آباد پور تحصیل بارسوئی ضلع کٹیہار بہار کی سرزمین میں علماء حق اہل سنت و جماعت
(بریلوی) اور (وہابی) یعنی دیوبندی علماء کے مابین حق و باطل میں فرق و امتیاز
ڈالنے والی ایک چشم کشا تحریری مناظرہ کی روداد بنام
قہرِ خداوندی، بر گردنِ دیوبندی
یعنی
مُناظرۂ آباد پور
مؤرخہ 1984ء
ترتیب و تہذیب
محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری
پیشکش
حضرت علامہ مولانا محمد مسیح الرحمن رضوی
ناشر
تحریکِ فیضانِ لوح و قلم
جگناتھ پور (بیلوا) آباد پور بارسوئی کٹیہار بہار 855102

آباد پور تحصیل بارسوئی ضلع کٹیہار بہار کی سرزمین میں علماء حق اہل سنت وجماعت (بریلوی) اور (وہابی) یعنی دیوبندی علماء کے مابین حق وباطل میں فرق وامتیاز ڈالنے والی ایک چشم کشا تحریری مناظرہ کی روداد بنام

قہر خداوندی بر گردن دیوبندی یعنی

{ترتیب وتہذیب}
محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری

{پیشکش}
حضرت علامہ مولانا محمد مسیح الرحمن رضوی

ناشر
تحریک فیضان لوح وقلم جگناتھ پور (بیلوا) آباد پور بارسوئی کٹیہار بہار 855102

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

نام کتاب:........................ مناظرۂ آباد پور

مناظر اہل سنت :............ حضرت علامہ مفتی محمد ظہور حسن رضوی آباد پوری

دیوبندی وکیل:.................. زین الدین عرف جھانٹو آباد پوری

برقعہ پوش دیوبندی مناظر:- مولانا عبدالرحیم

مصلح وابتدائیہ:............ حضرت علامہ مفتی محمد لطیف الرحمن رضوی دام ظلہ

کمپیوزنگ وترتیب وتہذیب: محمد ساجد رضا قادری رضوی

صفحات: 104

سن اشاعت:................ باراول 2022

تعداد:............................ 1100

قیمت:............................

مطبع:............................ سنی پبلی کشنز دریا گنج نئی دہلی۔110002

ناشر:............................ شعبۂ نشر واشاعت تحریک فیضان لوح وقلم جگناتھ پور (بیلوا) آباد پور بارسوئی کٹیہار بہار

{ملنے کے پتے}

قادری بک ڈپو کشیدہ ہاٹ منگل بازار بنگال

دارالعلوم مظہر اسلام بیلوا بارسوئی کٹیہار بہار

انجمن اشاعت شرعیہ، قاضی ٹولہ، آباد پور، کٹیہار بہار

سنی پبلی کشنز دریا گنج نئی دہلی۔110002

مرتب سے رابطہ

Email: Mdsajidreza2@gmail.com.mob7970960753

permanent address

Jagannathpur.po:sankola.ps:abadpur:viaa:barsoi.

Dist:ktihar.bihar.pin 855102

tahrek:faizane lawoho qalam:Jagannathpur.katihar.bihar

مقدمہ

{آباد پور تاریخ کے جھروکے سے}

آباد پور، تحصیل بارسوئی ضلع کٹیہار بہار کی ایک قدیم بستی ہے، اور قدیم دریائے مہانندہ کے ساحل پر آباد ہے، بوچانن ہملٹن نے اپنی مرتبہ رپورٹ 1808/10ء میں آباد پور کا تذکرہ کیا ہے، اس وقت یہ مقام کھروا تھانہ کے تحت تھا، خرید وفروخت اور تجارت کیلئے مرکزی حیثیت رکھتی تھی، اور 1770ء کے قبل ہی سے یہاں پر ایک عظیم الشان ہاٹ بازار لگا کرتا تھا، اس عظیم الشان ہاٹ کے باقیات آج بھی موجود ہیں، اور بازار سے متصل ہی تھانہ کوتوالی بھی واقع ہے، جس کی بنیاد 1982ء میں پڑی تھی۔

آباد پور تھانہ علاقہ اور بارسوئی سب ڈویژن کے صدر مقام کو قدرتی طور پر چاروں طرف سے ندیوں نے گھیر رکھا ہے، شمس سراج عفیف نے،، تاریخ فیروز شاہی،، میں بنگال کی ایسی بناوٹ کی سرزمین کو،، جزیرہ،، لکھا ہے، جہاں پر امرائے سلطنت اپنی سعی وکوشش سے حکمراں ہوتے تھے، چنانچہ اس جزیرے میں چند ایسے مقامات ہیں جو نہایت تاریخی حیثیت کا حامل ہیں، ممدوحہ مقام سے ڈھائی تین کلومیٹر مغرب میں ایک مقام،، بیلوا،، نامی آباد ہے، یہاں پر مہابھارت کے زمانے کی اینٹیں جو کہ اسکوائر میں ہوتی تھیں، کھدائی کے دوران کثرت سے برآمد ہوتی ہیں، اور حال ہی میں یہاں پر کھدائی کے دوران دسویں یا گیارہویں صدی عیسوی کی چند مجسمے بھی نکلیں ہیں، جس سے اس مقام کا تاریخی ہونا واضح ہوتا ہے، اور اسی بیلوا سے محض آٹھ کلومیٹر دوری پر سب ڈویژن کا صدر مقام،، بارسوئی،، آباد ہے، یہ مقام بھی دریائے مہانندہ کے کنارے پر آباد ہے، نہایت ہی قدیم تاریخی حیثیت کا حامل راجا مہار جاؤں کے مسند نشیں مقام بارہویں صدی تک رہی ہے، جیسا کہ مؤرخ محمد قاسم فرشتہ کے اس اقتباس سے روشن ہے۔

بختیار لکھنوتی کے ساتھ ساتھ بنگالہ کے بہت سے پرگنوں پر بھی قبضہ
کرلیا، اس کے علاوہ جاج نگر، بہار، دیوکوٹ، اور بارسوئی میں اپنے
نام کا خطبہ وسکہ جاری کیا۔

تاریخ فرشتہ جلد دوم ص ۸۴۲

چنانچہ اس جزیرہ میں مسلمانوں کی آمد 1204ء میں ہوگئی تھی، اختیار الدین محمد بختیار خلجی نے بارسوئی اور دیوکوٹ کا ناظم علی مردان خلجی کو بنایا، اور دیگر مملکت کی فتح کے لئے آگے نکل گئے، علی مردان نے حکومت کی باگڈور سنبھالنے کے بعد تمام دیہی و بلاد میں مدارس ومکاتب کے جال بچھا دیئے، انگریزوں کی آمد سے قبل تک اس جزیرہ سمیت پورے ملک بنگالہ کی تعلیمی حالت قابل دیدنی تھی، کیونکہ ہر گلی ومحلہ میں مکاتب ومدارس کا جال بچھے ہوئے تھے، اہالیان بنگال کی علمی قابلیت آسمان ثریا کو چھو رہی تھی، انگریزوں کی آمد سے قبل صرف سیمانچل سمیت ولایت بنگالہ میں اسی 80 ہزار مدرسے تھے، جنہیں انگریزوں نے حرف غلط کی طرح مٹا دیا تھا، جس کی بدولت علماء ومشائخ کے وجود مسعود بھی نابود ہونے کے قریب تھے۔

مذہبی حالات:

سیمانچل کے اس قطعہ بارسوئی سب ڈویژن میں مسلمان بارہویں صدی عیسوی ہی میں تشریف لا چکے تھے، تب سے سولہویں صدی عیسوی تک اس جزیرہ پر صرف مسلمانان اہل سنت کا پرچم تنہا فضا میں پھریرہ لیتا رہا ہے، پھر اہل تشیع کی آمد بابر کے زمانے میں ہوگئی، تب سے مسلمانان بارسوئی دو فریق میں بٹ گئے تھے، لیکن ایک تیسرا فریق 1970ء میں نجد عرب کے وہابیت کی شاخ،، دیوبندیت،، نے قدم رکھا، اور جس نے اہل عشق وعرفان کی عقیدت واحترام اور ایمان واعتقاد کے زریں محل کو زمیں بوس کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کا اٹھا نہ رکھا، اس وقت اس جزیرہ نما علاقہ کے مسلمانوں کی دینی رہنمائی امامت وخطابت، کفن دفن، میلاد و فاتحہ وغیرہ کی ذمہ داری بیرونی علماء ومشائخ بخوبی نبھاتے رہے، علاقائی علماء ومشائخ کا وجود نہ کے برابر تھا، البتہ رحمن پور بارسوئی میں علامہ حفیظ الدین لطیفی کے نام سے ایک چراغ روشن تھا، جس کی لو ہر

قریہ وبستی میں پھیلی ہوئی تھی، لیکن ان کے گزرنے کے بعد وہابیت کی بادسموم سے بستیوں کی بستیاں خزاں رسیدہ ہوچکی تھیں، آباد پور اور اس سے ملحقہ بستیاں تو پوری طرح وہابیت کی تارکول میں رنگ گئی تھیں، لیکن قدرت نے وہابیت کی انسداد کے لئے انہیں خزاں رسیدہ بستیوں سے چند شخصیات کی تعمیر فرمادی، گویا کہ پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے، ضیغم ملت ناشر مسلک اہل سنت حضرت العلام مفتی محمد طفیل احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ناظم دارالعلوم منظر اسلام بچپاری آباد پور، ضیغم اہل سنت پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت عالم باعمل صوفی با صفا حضرت العلام مولانا مفتی محمد لطیف الرحمن رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور شہہ نشیں مسند افتا مفکر ملت ضیغم اہل سنت پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد ظہور حسن رضوی دامت برکاتہم العالیہ، تینوں بزرگوار ہمارے اکابر ہیں، اس جزیرہ نما علاقہ میں ان کی قربانیاں اور دینی خدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے، بلکہ کہنے والے یہاں تک کہتے ہیں کہ اس علاقہ میں سنیوں کا وجود و بقا انہیں حضرات کی مرہون منت ہے، ورنہ وہابیت تو سنیت کو نگل ہی چکی تھی، اللہ تعالیٰ ان سب کی عمر اور علم وفضل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

روداد مناظرہ کا سراغ

آج سے تقریباً چار سال پیشتر کی بات ہے محسن اہل سنت حضرت مولانا محمد مسیح الرحمن رضوی صاحب مدظلہ العالی ایک مرتبہ عاجز راقم الحروف کے ساتھ علاقہ میں اہل سنت کی ترویج و اشاعت کے موضوع پر گفتگو فرما رہے تھے، وہاں پر اور بھی چند علماء موجود تھے، اثنائے گفتگو ایک تحریری مناظرہ کا تذکرہ چھیڑ دیا، مگر توجہ مرتکز نہ ہوسکی، پھر کچھ عرصہ بعد جب اس مناظرے کا خیال دل میں آیا، اور غور کیا تو تجسس بڑھی، اتنی بڑھی گویا کہ فرہاد کے راتوں کی نیندیں اڑ گئیں، اور شیریں کی تلاش میں صحرا نوردی کی ٹھان لی، اس مناظرے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو ہوئے تقریباً 35 پینتیسواں برس گزر گیا، اس حیثیت سے اسے تاریخی اہمیت بھی حاصل ہوگئی، اور دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مناظر اہل سنت کی اس وقت عمر کوئی خاص نہیں تھی، طالب علمی کا زمانہ تھا، اور یوں بھی طالب علمی کے زمانے میں مناظرہ کرنا معمولی بات نہیں ہوتی، وہ بھی تقریری کی

بجائے تحریری مناظرہ، ایسی خصوصیت زمانے میں چند گنے چنے اشخاص ہی میں اللہ جل شانہ ودیعت فرماتا ہے، اور انہیں میں سے ایک ہمارے مناظر اہل سنت دام ظلہ ہیں، بحمدہ تعالیٰ آج وہ بچہ طالب علم نہیں رہا بلکہ عالم دین اور مفتی شرع متین بن گئے ہیں، اور متعدد مناظرے بھی فرما چکے ہیں، جس کی روئداد آپ بنگلہ زبان کی ،، مناظرار پھلاَ پھل ،، نامی کتاب میں پڑھ سکتے ہیں، لہذا آپ عمر ڈھلنے کے باوجود آج بھی پوری توانائی کے ساتھ صحت مند ہیں، البتہ گاہے بگاہے عوارض جسمانیہ بھی لاحق ہوجاتی ہیں۔

غرض محسن اہل سنت سے مشورہ کیا اور ایک دن اچانک حضرت مناظر اہل سنت کے دردولت پر حاضر ہوگیا، مفتی صاحب قبلہ گھر پر موجود تھے، سلام وکلام کے بعد خبرو خیریت کی پوچھ تاچھ کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا، تو محسن اہل سنت نے آنے کی غرض وغایت بیان فرمائی، اور مناظرہ کا حال دریافت کیا تو پتہ چلا کہ حضرت مفتی صاحب جیسے اس کارنامے کو نذر نسیاں ہی کر چکے تھے، یاد دلانے پر کافی دیر بعد خیال آیا، اس دوران ہم نے جو کچھ دلوں میں کاغذات کی نسبت سوچا تھا، دریافت کرنے پر واقعی مایوسی کی کالی گھٹا چھانے لگی، لیکن مایوسی کی اندھیر نگری میں امید کی ایک کرن پھوٹی، اورصوفی باصفا عالم باعمل ضیغم اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد لطیف الرحمن رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی جانب رہنمائی فرمائی، یہاں سے ایک ہی کلومیٹر کے فاصلے پر حضرت ضیغم اہل سنت کا دولت خانہ ہے، حضرت مفتی صاحب سے رخصت ہوا اور بائک اسٹارٹ کرکے چند ہی منٹ میں ہم ضیغم اہل سنت کے مکان پر تھے، علیک سلیک کے بعد چند لمحے سکوت کے گزرے، اس دوران دل امید وبیم کی کشمکش میں مبتلا ہوگیا، محسن اہل سنت کے چہرے کو دیکھا ان کی نگاہیں بھی ضیغم اہل سنت ہی کے چہرے کا طواف کررہی تھی، خیر اللہ اللہ کرکے سکوت ٹوٹا اور مژدہ جان فزاء باد صبا بن کر کانوں کے پردے سے ٹکرائی،، اس کی قلمی کاپی میرے پاس ہے اور الماری میں بند ہے، کنجی مل نہیں رہی ہے، مل جائے گی تو ہم نکال کر رکھ دیں گے،، سن کر جان میں جان آئی، نامیدی کی گھٹا چھٹ گئی، اگرچہ ہاتھ نہ آئی مگر وثوق سے معلوم ہوا کہ رکارڈ محفوظ ہیں، دل کی تسلی کے لئے اتنا ہی کافی تھا، بعد فجر ہی ہم چلے گئے تھے، اس لئے پہلے چائے وائے سے فجرانہ کیا، اور رخصت ہوگئے، قریب چھ مہینے بعد

کاپی ہاتھ آئی، اسے کمپیوزنگ کیا، اور پرنٹ نکال کر بغرض اصلاح حضرت ضیغم اہل سنت کے حوالے کردیا، آپ نے اسے ملاحظہ فرما کر مناظر اہلسنت کے حوالے فرمایا، مگر وہ کمپیوز شدہ کاپی کہیں لاپرواہی کا شکار ہوگئی، اسی طرح دوسال کا عرصہ بیت گیا، پھر تقاضہ کیا تو حضرت ضیغم اہل سنت نے اپنے حصے کا کام،،ابتدائیہ،، لکھ کر حقیر کے حوالہ فرمادیا۔

خیر اس مناظرہ کی خاص بات یہ ہے کہ حضرت مناظر اہل سنت نے عہد طالب علمی ہی میں مسلک کی حفاظت وصیانت پر کمر کس لی تھی، اور بدمذہبوں کے اعتراضات کے شافی بخش جوابات دینے لگے تھے، اس دور میں زبانی طور پر جواب دینا تو کسی قدر آسان ہے مگر تحریری مناظرہ کرنا اور عالمانہ جواب دینا بڑے دل گردے کی بات ہے، جی ہاں 1984ء کے زمانے میں جبکہ ابھی ہمارے مناظر اہلسنت جماعت خامسہ کا طالب علم تھے، اسی عہد طالب علمی کی ایک حسین یادگار تحریری مناظرہ کی شکل میں آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے۔

اور دوسری بات آپ اس میں یہ بھی دیکھیں گے کہ مناظر اہل سنت کے بار بار اصرار پر بھی دیوبندی وکلاء نے اپنے مناظرین کے نام کو پردہ خفا میں رکھا، اس لئے اس مناظرہ کو،، پردہ پوش مناظرہ،، بھی کہہ لیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور جب کسی ذرائع سے نام معلوم کیا، اور مناظر اہل سنت نے اس کا اظہار فرمادیا تو مدمقابل میدان ہی سے نو دو گیارہ ہو گئے۔

نیز آپ اسے مطالعہ فرمائیں گے تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس میں املاء کی غلطیاں دونوں جانب سے وقوع پذیر ہوئی تھیں، جنہیں حقیر نے بعینہ رکھ چھوڑا ہے، البتہ برائیکٹ میں ان کی اصلاح کردی گئی ہے، کیونکہ ایک طالب علم سے املا کی غلطی ہونا ناممکن نہیں ہے ،لیکن وہیں پر مدمقابل دیوبندی علماء کا املاء میں خطا کرنا یقیناً باعث تعجب ہے، نہ صرف املاء میں اغلاط بلکہ فکر وخیال کی پسماندگی، خدا اور رسول خدا کے تئیں ان کے گستاخانہ عبارات اور فکر واعتقاد کی زبوحالی بھی قابل صد افسوس ہے، مگر مناظر اہل سنت کی نکیر دیکھ کر تحسین وآفرین کئے بغیر آپ نہیں رہ سکتے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس طالب علم کا شریعت میں حزم واحتیاط بھی قابل دیدنی ہے، جس کا اندازہ مطالعہ کے دوران قارئین با تمکین پر

بخوبی واضح ہو جائے گا۔

اگر چہ یہ مناظرہ بڑی خاموشی کے ساتھ ہوئی تھی، مگر اس کے اثر سے ایک گھرانہ جو پہلے دیوبندیت اختیار کر چکا تھا، اور اپنے ہونہار بچوں کو دیوبندی مدرسوں میں پڑھا رہے تھے، ان کے اعتقادات وتفکرات کی گندگی کو دیکھ کر سنیت کے دامن میں پناہ گزیں ہو گئے تھے، اور اپنے بچوں کو دیوبندی مدرسے سے نکال کر اہل سنت کے مدرسوں میں ڈال دیا، آج وہ بچے بھی نہ صرف تنومند اور صحت مند ہو گئے ہیں بلکہ علمی وعملی طور پر اہل سنت کے موقر علماء میں شامل ہوتے ہیں، اور دینی ومسلکی خدمات کے حوالے سے علاقے میں اپنا ایک مقام رکھتے ہیں۔

الغرض اخیر میں محسن اہلسنت حضرت مولانا مسیح الرحمن رضوی کا تہہ دل سے قوم کو شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ آپ کی بدولت یہ نابود ہوتا ہوا کارنامہ نہ صرف کرم خوردگی سے بچا بلکہ شائع ہو کر منظر عام پر آیا، اور ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ ہو گیا۔

فقط والسلام

اسیر اولیا واتقیا
محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری

ابتدائیہ

از؛ قلم فیض رقم: عالم علوم مشرقیہ، فاضل اجل اسلامیہ، رہبر راہ شریعت، واقف اسرار راہ سلوک طریقت، مخزن علوم وحکمت، صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد لطیف الرحمن رضوی دامت برکاتہم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عام طور سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ ،،سنی دیوبندی،، اختلاف چند امور کے جواز وعدم جواز تک محدود ہے ____ لیکن حقیقت حال کیا ہے، اس کا اعتراف خود دیوبندی جماعت کا نقیب ومناظر اعظم مولوی منظور سنبھلی اپنی کتاب،، فیصلہ کن مناظرہ ص 5 میں لکھتا ہے۔

> شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ میلاد وقیام، عرس وقوالی، فاتحہ وتیجہ، دسواں وبیسواں، چالیسواں وبرسی وغیرہ رسوم کے جائز وناجائز اور بدعت وغیر بدعت ہونے کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی اختلاف ہے یہی دراصل ،،دیوبندی وبریلوی اختلاف ہے،، مگر یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے۔

پھر اصل اختلاف کیا ہے؟ ____ تو دیوبندی وبریلوی دونوں فریق کو تسلیم ہے کہ وہ اختلاف تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، فتاویٰ رشیدیہ، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی عبارتیں اور تکذیب باری (تعالیٰ) کا فتویٰ ہے، جن پر علماء اہل سنت کے یہ اعتراضات ہیں، کہ ان میں ضروریات دین کا انکار اور اللہ رب العلمین ونبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صریح اور شدید توہین ہے، مثلاً (الف) یہ،، حفظ الایمان ،، ہے، جس کا مصنف دیوبندی وہابی جماعت کے بہت بڑے عالم مولوی اشرف علی تھانوی ہیں، اس میں انہوں نے حضور سرور دوعالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور

درندوں کے برابر مانا ہے ــــــــ اسی تھانوی جی کا یہ رسالہ ،،الامداد،، ہے جس میں انہوں نے اپنا کلمہ ،،لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشرَفُ عَلِیْ رَسُولُ اللّٰہِ،، ــــــــ اور اپنا درود ،،اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَشرَفُ عَلِی ،، پڑھنے کو صحیح ودرست بتایا ہے ــــــــ (ب) یہ ،،تحذیرالناس ،، ہے جس کا مصنف خودساختہ بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی ہیں، اس میں انہوں نے حضور سرورِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا ہے ــــــ پھر اسی میں ہے ،،امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں ــــــــ (ج) یہ ،،الجُہدُ المُقِل ،، ہے جس کا مصنف اسیر مالٹا مولوی محمود الحسن دیوبندی ہے، اس میں انہوں نے اللہ تعالی کو جھوٹا لکھا ہے ــــــ پھر یہ بھی لکھا کہ ،، جو گندے اور گھنونے کام بندہ کرسکتا ہے وہ خدا بھی کرسکتا ہے ۔(مَعَاذَاللّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ) ــــــــ (د) یہ بانی دیوبندیت ووہابیت مولوی اسماعیل دہلوی ہیں ،جس کی کتاب ،،صراط مستقیم ،، میں ہے ،،نماز میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف خیال لے جانے سے نمازی مشرک ہوجاتا ہے،، ــــــــ پھر لکھتا ہے ،،نماز میں نبی کا خیال زنا کے خیال اور گدھے ،بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بھی بدتر ہے،، ــــــــ ،،رسالہ یکروزی ،، میں لکھتا ہے،،خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے ــــ ،،تقویۃ الایمان،، میں لکھتا ہے،،محمد یا علی جس کا نام ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں،، ــــــ ،، ہر مخلوق چھوٹا ہو (جیسے عام بندے) یا بڑا (جیسے انبیاء واولیائ) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے،، ــــــــ ،،جو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قیامت کے دن اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا ہے، وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے،، ــــــ

''حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے بڑے بھائی ہیں ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں،، ــــ ،،حضور علیہ السلام مرکر مٹی میں مل گئے'' (یعنی نیست ونابود ہوگئے)۔

(ہ) مولوی رشید احمد گنگوہی کی مصدقہ کتاب یہ ،،براہین قاطعہ ،، ہے ،جس میں ان کے شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے ،،آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وسعت علم ،شیطان اور ملک الموت کے مقابلہ میں کم ہے ،، ــــــــ پھر اسی میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کرتے ہوئے یہ اہانت آمیز جملہ لکھا ہے ،،، مجھ کو دیوار کے پیچھے

کا بھی علم نہیں ہے،،؟______

الحاصل ___ مذکورہ کتابوں کی یہ وہ عبارتیں ہیں جن پر نہ جانے کتنے مناظرے ہو چکے ہیں،اور ہر مناظرے کی مجلس میں انہی کے مناظر علماء کے سامنے وہ اہانت آمیز عبارتیں صفحہ اور سطر کی نشاندہی کے ساتھ پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی رہی ہیں،مگر ان کے علماء نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کتابیں ہمارے اکابر کی تصنیف نہیں ہیں ___یا یہ عبارتیں ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں ___ بلکہ ان عبارتوں کی صفائی میں اکابر علماء دیوبند نے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیا ___ تاویلات کی دنیا سجادی گئی ___ مطالب ومعانی بیان کرنے میں قلم کی روشنائی خشک ہو کر رہ گئی ___ پھر کئی ایک منصوبے کے تحت نہ جانے کتنے بے ڈھنگے پالن حقانی جیسے لوگوں کو میدان میں اتارا گیا تاکہ وہ میلا دو فاتحہ وغیرہ جیسے فروعی مسائل کی بحثوں میں الجھا کر اختلافات کی بنیادی کڑیوں کو پیوند خاک کردے ___ مگر یہ سارے منصوبے خاک ہو کر رہ گئے اور ان کفری عبارتوں کو آج تک بے غبار ثابت نہ کر سکے اور نہ ہی صبح قیامت تک ثابت کر سکیں گے،___ اس لئے ان کفری عبارات کی بنا پر اکابر دیوبند اور ان کے جملہ مؤیدین کی ہم تکفیر کرتے ہیں،کرتے رہیں گے ___ ورنہ پوری دنیائے دیوبندیت کو آج بھی چیلنج ہے کہ اگر تم میں جرات وہمت ہو تو جس طرح لاکھوں لاکھ کے مجمع میں ہم اپنے عقائد کا اعلان کرتے ہیں تم بھی عوام کی بھری محفل میں اس کا اعلان کرو کہ رسول خدا گاؤں کے زمین دار اور چودھری جیسے ہیں ___ رسول خدا مر کر مٹی میں مل گئے ___ ان کا رتبہ بڑے بھائی جیسا ہے ___ انہیں پیٹھ پیچھے کی خبر نہیں ___ ان کا علم جانور، پاگل جیسا ہے ___ شیطان کا علم ان کے علم سے زیادہ ہے ___ محمد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم آخری نبی نہیں ___ ہاں!واقعی اگر جرات ہے تو کہو۔کلمہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ نہیں ___ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَشرَف عَلِیٌّ رَسُوْلُ اللہ۔ ہے ___ اسی طرح درود۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّد نہیں بلکہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا اَشرَف عَلِیٍّ ہے ___ مگر ناظرین کرام!وہ لوگ ایسا ہرگز ہرگز نہیں کر سکیں گے ___ کیوں؟اولاً ___ حضور ملک العلماء علامہ سید ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ الباری کی مایہ ناز تصنیف،،الصرو د الثلاثہ،،کی روشنی میں ملاحظہ کیجئے۔فرماتے ہیں 1292ھ سے 1325ھ تک کامل 33/سال مذکورہ کتابوں کے انہی عبارتوں کے

رد میں صدہا تصانیف شائع ہوئیں۔کثیر تعداد میں رسالے شائع کرکےانہیں ان کے پاس بذریعہ ڈاک بھیجا گیا،مگران (اکابرین دیوبند) کے کانوں پرجوں تک نہ رینگی نہ کوئی نتیجہ برآمد ہوا۔ بالآخرانہیں جب مناظرہ کی دعوت دی گئی تو گنگوہی صاحب نے لکھ بھیجا،، مناظرہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر مجھے فرصت ملی،،_____

1333ھ میں مدرسہ اہل سنت وجماعت (موجودہ نام دارالعلوم منظراسلام) بریلی شریف کے چند طلبا چند سوالات لیکر بغرض مباحثہ مولوی اشرفعلی کے یہاں تھانہ بھون پہنچے تو تھانوی صاحب مضطرب ہوگئے۔کہنے لگے،،معاف کیجئے آپ جیتے میں ہارا۔میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہوں،میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں،،_____ یعنی کاروبار ہستی کا سارا نظام درہم برہم کیوں نہ ہوجائے ہم اپنی غلطی کا اعتراف نہیں کریں گے۔

ثانیاً____ اکابرعلماء دیوبند میں سے کچھ نے ان مذکورہ کتابوں سے زبانی اور تحریری طور پر اپنی اپنی بیزاری کا اظہار کردیا ہے جسکو تھانوی صاحب اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں۔

> جس وقت مولانا نانوتوی صاحب نے تحذیرالناس لکھی کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی ،بجز مولانا عبدالحئی کے۔ (الافاضات الیومیہ جلد4ص580)

ارواح ثلاثہ ص261 میں ہے۔

> نانوتوی صاحب ایک بار ریاست رامپور تشریف لے گئے تو اپنے کو ایک ملازم کی حیثیت سے ظاہر کیا اور اپنا فرضی نام ،،خورشید حسن ،،نامی بتایا۔ایک نہایت ہی غیر معروف سرائے کی چھت پر ایک کمرہ میں مقیم ہوئے۔یہ وہ زمانہ تھا کہ تحذیرالناس کے خلاف اہل بدعات میں ایک شور برپا تھا،مولانا کی تکفیر تک ہورہی تھی،،۔

_____ اسی طرح براہین قاطعہ کے شائع ہوتے ہی ایک عام بے چینی اور شورش پیدا ہوگئی،اس وقت مولوی خلیل احمد انبٹھوی پنجاب ریاست کے بھاولپور حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ کے مدرسہ میں تقیہ کئے ہوئے سنی بنے ہوئے تھے،مگر جب براہین قاطعہ کی اطلاع مولانا قصوری کو ہوئی تو وہ بھاول پور جاکر اولاً انبیٹھی صاحب کو سمجھایا مگر

جب وہ نہ مانے تو اسی براہین قاطعہ کے گمراہ کن مضامین پر بھاول پور ہی میں نواب محمد صادق عباسی کی نگرانی میں مولانا غلام دستگیر اور انبیٹھی کے درمیان شوال 1306ھ میں ایک تحریری مناظرہ ہوا، جس میں انبیٹھی صاحب کو کراڑی شکست ہوئی۔ مناظرہ کا حکم چاچڑاں شریف کے شیخ المشائخ مولانا غلام فرید صاحب نے یہ فیصلہ سنایا،، یہ یعنی خلیل احمد انبیٹھی مع اپنے معاونین کے وہابی ہیں اور اہل سنت سے خارج ہیں (تقدیس الوکیل ص 14)____ پھر اس تاریخی مناظرہ میں دیوبندیوں کی کراڑی شکست کے بعد انبھٹوی صاحب کو ریاست سے ہی نکال دیا گیا_____!!

تاریخ شاہد ہے کہ وہابی، دیوبندی اور غیر مقلد جماعتوں کے امام الطائفہ مولانا اسماعیل دہلوی نے صرف اور صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی نیت سے،،تقویۃ الایمان،، لکھی۔ جس کا اقراری بیان،، ارواح ثلاثہ، ص 81 میں یوں مرقوم ہے____

''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ آگئے ہیں، اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے، مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور پیدا ہوگی، گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے،،

پھر اسی دیوبندی جماعت کا ایک محقق مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی کی رائے بھی سماعت کر لیجئے، لکھتے ہیں_____

''افسوس ہے کہ کتاب،، تقویۃ الایمان،، جس کی وجہ سے مسلمانان ہندو پاک جنکی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے، اور تقریباً نوے 90 فیصد حنفی المسلک ہیں دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی ایک امام، ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں،،

(انوار الباری جلد 11 ص 107)

ناظرین کرام! ذہن میں بار کا احساس نہ ہوں تو ایک اور شہادت پیش خدمت کر دوں ____ تھانوی صاحب کا کلمہ اور درود سے متعلق رسالہ الامداد کا حوالہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں ____ یہاں تھانوی صاحب کے اس تسلی بخش جواب پر فاضل دیوبند

مولوی سعید اکبر آبادی، مدیر برہان کی تنقید ملاحظہ کر لیجئے۔

''اپنے معاملات میں تاویل وتوجیہہ اور اغماض ومسامحت کرنے کی مولانا (اشرف علی تھانوی) میں جو خو(عادت) تھی اس کا اندازہ ایک واقعہ سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ کسی مرید نے مولانا کو لکھا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ہر چند کلمہ تشہد صحیح صحیح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار ہوتا یہ ہے کہ **لاالٰہ الااللہ** کے بعد **اشرف علی رسول اللہ** منہ سے نکل جاتا ہے____ ظاہر ہے اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمہ کفر ہے، شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکہ ہے، تم فوراً توبہ کرو اور استغفار پڑھو لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ تم کو مجھ سے غایت محبت ہے اور یہ سب اسی کا نتیجہ وثمرہ ہے،،

(برہان دہلی، فروری 52ء بحوالہ خون کے آنسو)

مذکورہ بالا مندرجات کی طرح بے شمار مندرجات ہیں کہ ان پر اگر علماء اہل سنت کی طرف سے کچھ لکھا جاتا تو تھانوی، نانوتوی، گنگوہی وغیرھم کے متبعین یہ کہہ کر شور وغوغا کرتے، چیخ وپکار اٹھاتے کہ دیکھو ان سنی مولویوں کا صرف یہی ایک کام رہ گیا ہے کہ ہم لوگوں کی کتابوں کی تغلیط کرتے ہیں____ مگر رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ والرضوان کی مایہ ناز تصنیف،،زلزلہ،، کے مطالعہ سے متاثر ہو کر دیوبندی گھرانے کا ایک بھیدی مولانا عامر عثمانی فاضل دیوبند نے بہت پہلے ہی اپنے اکابرین کے منہ پر زوردار طمانچہ رسید کر دیا ہے جس کے کرب سے دیوبندیت اب تک سسک رہی ہے____ تبصرہ کا یہ حصہ پڑھئے کس قدر حقیقی تاثر میں ڈوبا ہوا ہے۔

''ہم اپنا دیانتدارانہ فرض سمجھتے ہیں کہ حق کو حق کہیں اور حق یہی ہے کہ متعدد علماء دیوبند پر تضاد پسندی کا جو الزام اس کتاب (زلزلہ) میں دلائل وشہادت کے ساتھ عائد کیا گیا ہے وہ اٹل ہے،، تجلی کا ڈاک نمبر بابت ماہ ستمبر 1972ء)____ پھر لکھتے ہیں______

،،مصنف (علامہ ارشدالقادری) بار بار پوچھتے ہیں کہ علماء دیوبند
کے اس تضاد کا کیا جواب ہے، انصاف تو یہ ہے کہ اس کا جواب
مولانا منظور نعمانی یا مولانا طیب صاحب کو دینا چاہئے، مگر وہ کبھی نہ
دیں گے، کیونکہ جو اعتراض ایک ناقابل تردید صداقت کی حیثیت
رکھتا ہو اس کا جواب دیا بھی کیا جا سکتا ہے،، پھر لکھتے ہیں ـــــــــ
،،بات تلخ ہے مگر سو فیصدی درست کہ دیوبندی مکتب فکر کے خمیر میں
بھی اندھی تقلید اور مسلکی تعصّبات کی اچھی خاصی مقدار گندھی ہوئی
ہے،، اب ذرا تبصرہ نگار کے قلم کا یہ تیور دیکھئے ـــــــــ
''ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے کہ تقویۃ الایمان
،فتاویٰ رشیدیہ، فتاویٰ امدادیہ، بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں
کو چوراہے پر رکھ کر آگ لگا دی جائے ـــــــــ اور صاف اعلان
کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن وسنت کے خلاف ہیں''

محترم قارئین! ـــــــــ علماء دیوبند کی تضاد بیانی اور ان کی دورنگی چال کے لئے صاحب فکر و نظر اور ارباب بصیرت کو اب مزید شہادت کی ضرورت محسوس نہ ہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ـــــــــ اور دیوبندی قوم کے لئے عامر عثمانی کا یہ اقدام ایک لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے جس نے دیوبندیت کو بیچ چوراہے پر ننگ و عار کر دیا ہے؟

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

----------؛مناظرہ کا سبب؛----------

{پس منظر}

آج سے تقریباً 35 / سال قبل ماہ شعبان سن 1404ء میں آبادپور شاہ پارہ جامع مسجد کے آگے اراکین مسجد نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا، جس میں بحیثیت مقرر حضرت مولانا مفتی محمد طفیل احمد رضوی، حضرت علامہ مفتی ظہور حسن صاحب رضوی اور فقیر راقم

الحروف (محمد لطیف الرحمن رضوی) مدعو تھے ـــــــ بعد نماز عشاء جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مقدس سے ہوا، پھر کئی ایک نعتیہ کلام کے بعد فقیر راقم الحروف کی دس 10 منٹ تمہیدی خطاب ہوا، بعدہ شیر رضویت مبلغ مسلک اعلی حضرت ، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی محمد طفیل احمد صاحب رضوی علیہ الرحمہ الباری، مہتمم دار العلوم جہانگیریہ منظر اسلام بچپاری کا خطاب شروع ہوا، سیرت رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو گفتگو کا موضوع بنایا مگر کچھ ہی دیر میں عقائد اہل سنت کے ساتھ دیوبندیوں کے عقائد پر اپنی گفتگو کو موڑ دیا اور مسلسل دو گھنٹے تک دلائل و براہین کے ساتھ ان پر ایسی بصیرت افروز ، وہابیت سوز تقریر فرمایا کہ سامعین ان کے وسعت معلومات و علمی فضل و کمال اور پر اثر زور خطابت سے حد درجہ محظوظ ہوتے رہے۔ الحاصل۔ درج ذیل اشعار کے ساتھ آپ کا بیان تمام ہوا ؎

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
طوفاں سے ڈرنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

اس کے بعد فاضل معقولات و منقولات مناظر اہل سنت حضرت مفتی محمد ظہور حسن صاحب قبلہ دام ظلہ علینا مائک پر تشریف لائے ، ابھی آپ نے خطبہ کا آغاز کیا ہی تھا کہ دیوبندی مولویوں کی طرف سے جناب عبد المنان صاحب (V.L.W) مدار گاچھی ایک پرچہ لیکر سیدھے اسٹیج پر آئے اور حضرت مفتی صاحب قبلہ کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے ،، بکواس نہیں معقول جواب چاہئے ،، کہکر اسٹیج کے ایک کونے میں بیٹھ گئے ـــــ حمد وصلوٰۃ کے بعد حضرت مفتی صاحب قبلہ نے فرمایا حضرات ! ابھی آپ برادر محترم حضرت مولانا طفیل احمد صاحب رضوی کی گرجدار آواز میں دلوں کو موہ لینے والی تقریر سماعت کر رہے تھے، پھر آپ حضرات بخوبی یہ بھی احساس کر رہے ہیں کہ پنڈال کے کنارے کھڑے شور وغوغا کرنے والے یہ مولوی حضرات برادر محترم کی مدلل تقریر سے کافی خائف و خاسر نظر آرہے ہیں ـــــ میں ان حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ بڑے اطمنان سے بیٹھ کر میری گفتگو کو سماعت کیجئے ، اگر آپ حق اور باطل کو سمجھنے کی نیت سے آئے ہوئے ہیں ـــــ ورنہ سن لیا جائے کہ آپ کے شور وغوغا سے اہل حق ، ہم اہل

سنت و جماعت ملنے والے نہیں ہیں ـــــ حضرات! میرے ہاتھ میں آپ یہ پرچہ دیکھ رہے ہیں؟ ـــــ یہ وہی آوارہ مولویوں کی طرف سے آیا ہے، اس میں لکھا ہے،،عرس میں عورتوں کا میلہ لگانا، صاحب مزار کو سجدہ کرنا، چادر چڑھانا قرآن و حدیث سے ثابت کیجئے،، ـــــ

محترم حضرات! سوال آپ نے سن لیا، اب ٹھنڈے دل سے جواب بھی سن لیجئے۔ V.L.W صاحب آپ میرے سامنے بیٹھئے، ہاں! دھیان دیجئے ـــــ اولاً میں واضح کردوں کہ دیوبندیوں سے ہمارا بنیادی اختلاف عرس میں عورتوں کی حاضری یا میلہ، چادر و فاتحہ اور میلاد و سلام نہیں ہے، نہ اس کی بنیاد پر ہم انہیں کافر و مرتد کہتے ہیں، بلکہ دیوبندیوں کا جرم و پاپ یہ ہے کہ وہ محبوب خدا روحی فداہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توہین کا مجرم ہے اور دیوبندیت اسی کوڑھ اور کینسر کا دوسرا نام ہے، کیا ان مولویوں کو شرم و غیرت نہیں آتی کہ ہم ان کے اکابر کی کفری عبارات کو چیلنج کرتے ہیں اور وہ ہمارے عوام کی بعض معمولی لغزشوں پر ماتم کر رہے ہیں۔ اعراس میں عوام کی لغزشیں نظر آتی ہیں تو اس کی اصلاح کرو، جیسا کہ ہم تحریر و تقریر ہر طرح سے کرتے ہیں ـــــ اور سنو! ہم اپنے عقیدہ کی ایک کھلی ہوئی کتاب ہیں، ہم سے جو بحث کرنی ہو ہماری عبارات پر محاسبہ و مواخذہ کرو، خود اپنے کالے کرتوت کو ہماری عوام کے سر تھوپنے کی کوشش مت کرو ـــــ ہاں! اگر سینے میں دم اور کلیجہ میں خون باقی ہے اور واقعی قوم کی اصلاح کا درد رکھتے ہو تو تھانوی، نانوتوی اور گنگوہی وغیرہ نے اپنی اپنی کتابوں میں جن کفریات کی قئے کی ہے پہلے اس سے ان کا دامن صاف کرو کہ جب عقیدہ ہی صحیح نہ ہوگا تو گاؤں گاؤں، گلی گلی گھوم کر عمل صالح کی تلقین کا کیا حاصل؟ ـــــ پھر تفصیل کے ساتھ حفظ الایمان، تحذیر الناس، تقویۃ الایمان، براہین قاطعہ وغیرہ کتابوں کی عبارتیں پڑھ پڑھ کر سنائی اور دعوے کے ساتھ فرمایا کہ کتابیں میرے گھر میں موجود ہیں، میں سب کو دعوت دیتا ہوں کہ کبھی بھی آ کر من و عن یہ عبارتیں دیکھ سکتے ہیں، ـــــ پھر صلوٰۃ و سلام اور حضرت کی رقت انگیز دعا پر رات کے ڈیڑھ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن علی الصباح جناب عبدالمنان صاحب حضرت مفتی محمد ظہور حسن صاحب کے گھر شاہ پارہ آ پہنچے۔ اتفاق سے میں (راقم الحروف) بعد فجر ہی پہنچا ہوا تھا ـــــ پھر عبدالمنان صاحب کی آمد کو دیکھ کر مفتی صاحب قبلہ کے جملہ برادران و دیگر

اشخاص بھی وہاں حاضر ہوگئے،سلام ومصافحہ کے بعد رات جلسہ کی کامیابی پر گفتگو کرتے ہوئے اولاً ان کتابوں کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت مفتی صاحب قبلہ کی اجازت سے میں {فقیرلطیف الرحمن رضوی} الماری سے کتابیں نکال کران کی عبارتوں کو کھول کھول کر ان کے سامنے رکھا،انہوں نے خود پڑھا،سمجھا،پھر کاغذ کے ایک ٹکڑے میں کتابوں کا نام،صفحہ سطر لکھنے کے بعد تاثراتی انداز میں بڑے جذبے سے کہنے لگا۔

''ھیئت،،صورت وشکل لباس اسلامی میں دیکھ کر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ایک بھاری بھرکم خوبیوں کا متحمل انسان مسجد کے گوشے میں رات کی تاریکی یادن کے اجالے میں اتنا بڑا جرم کرسکتا ہے ـــ ـــــ کاش! آج اسلامی حکومت ہوتی تو عدالت میں ان مجرموں کی گردنیں اڑادینے کا مقدمہ پہلے میں دائر کرتا ـــــــ

''پھر باربار استغفار وکلمہ شریف کا ورد کرتے ہوئے حضرت مفتی ظہورحسن صاحب کا ہاتھ پکڑ کر عرض کرنے لگا۔''

میرے دو بچے سہارنپور میں ہیں اسی تعطیل رمضان میں وہاں سے لاکر آپ کے حوالہ کردوں گا،بعد رمضان کسی مناسب جگہ رکھ کر اچھی تعلیم دلوادیجئے،میں اپنے بچوں کو بہترین حافظ،عمدہ قاری اور مولانا دیکھنا چاہتا ہوں،،

ـــــــ پھر اپنے گھر مدار گاچھی میں دوسرے ہی ہفتہ بڑے اہتمام کے ساتھ میلاد شریف کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل تیار ہوگیا،جس کا اعلان بذریعہ ڈھول آباد پور مارکیٹ میں کرایا گیا ـــــــ اعلان سنتے ہی دیوبندی حضرات آتش غضب میں جل بھن گئے،بلکہ سننے میں آیا کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے صاف اعلان کردیا کہ ان تینوں (طفیل احمد،ظہورحسن،لطیف الرحمن) کو مارڈالو اس کے لئے جتنا خرچ ہوگا ہم کریں گے ـــــــ

بہرحال! متعینہ تاریخ میں بعد مغرب ہم تینوں کے علاوہ مولانا مسیح الرحمن صاحب رکتھار،مولانا شمیم القادری نیاٹولہ بیلوا اور مولانا غلام ربانی صاحب نلسر،مدار گاچھی پہونچ گئے،پروگرام کے لئے عبدالمنان صاحب کا وسیع کھلیان میں شامیانہ لگایا

گیا تھا، پھر ہمارے پیچھے پیچھے شاہ پارہ، مسٹری ٹولہ اور پرمانک ٹولہ سے کافی تعداد میں عوام بھی شریک ہوگئے تھے، جو اسٹیج کے چاروں طرف جمے بیٹھے تھے،______ بعد نماز عشاء مولانا شمیم القادری کی تلاوت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا، اور مولانا غلام ربانی صاحب رضوی کے مختصر نعتیہ کلام کے بعد فقیر راقم الحروف نے موسم کا خیال کرتے ہوئے حضرت مناظر اہل سنت مفتی محمد طفیل احمد صاحب رضوی کو مختصر تعارف کے ساتھ مائک کے حوالہ کر دیا______ حضرت کی تقریر ابھی دس منٹ بھی نہ ہو پائی تھی کہ باہر ہو ہلہ شروع ہوگیا، تراجم قرآن پر گفتگو کرتے ہوئے دیوبندیوں کو للکار کر فرمایا، دیوبندی مولویو! یہ دیکھو تمہاری جماعت کا سرغنہ مولوی اشرف علی تھانوی قرآن مجید کا ترجمہ کرتے ہوئے نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم کو گنہ گار لکھا ہے۔ اٹھاؤ قرآن پاک کا 26/ واں پارہ سورہ فتح کی شروع آیت۔ **اِنَّافَتَحنَالَکَ فَتحًا مُّبِینًا ۔لِّیَغفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَاتَاَخَّرَ۔**

انگریزی حکومت کی طرف سے ماہانہ چھ سو روپئے بھتہ پانے والا تھانوی جی آیت کریمہ کا ترجمہ لکھتے ہیں_____، اے نبی ہم نے تمہیں فتح دی تا کہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دے____ استغفر اللہ!______ حضرات! آپ انصاف سے بولئے، کیا اللہ کے نبی محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم گنہ گار تھے؟______ پھر ایسے گنہگار کہ قبل ولادت ہی گناہ کر چکے تھے، جبکہ آیت کریمہ میں،، لک،، فرمایا گیا ہے___ ___ ابھی آپ آیت کریمہ کی تشریح کرنا ہی چاہ رہے تھے کہ اسی مدار گاچھی کے کوئی کمپاؤنڈر کا لڑکا اسٹیج کے قریب آیا اور دور سے تھانوی جی کا ترجمہ والا قرآن پاک ٹیبل پر پھینک کر،، دکھاؤ یہ ترجمہ کہاں ہے،، کہکر بھاگنا ہی چاہ رہا تھا کہ حضرت مفتی ظہور حسن صاحب قبلہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فوراً مائک پر آگئے۔ پھر فرمایا حضرات! آپ نے اپنی آنکھوں سے اس گستاخ قرآن کو دیکھا؟____ کتنی بے حرمتی سے اللہ کے اس مقدس کلام کو پھینک کر بھاگا جا رہا تھا ___ حضرت مولانا طفیل احمد صاحب نے تھانوی جی کا ترجمہ جو بیان کیا وہ صحیح ہے یا غلط میں اسے بھی دیکھا رہا ہوں آپ حضرات بھی دیکھ لیں اور سارے دیوبندی مولوی جو مقامی ہیں اور جو کرایہ پر آئے ہوئے ہیں______ پھر تھانوی جی کا ترجمہ پڑھ کر سامعین کو سنایا گیا تو بعینہ وہی ترجمہ تھا جو مولانا طفیل احمد صاحب بیان کر رہے تھے،_____ بس پھر کیا تھا دیوبندی حضرات اپنی ذلت کو چھپانے

کے لئے ہجوم کے ساتھ پوری طاقت سے اسٹیج کے قریب آ کر پہلے شامیانہ کو گرادیا پھر کھونٹی وغیرہ کو بھی اکھاڑ کر پھینک دیا۔ادھر عبدالمنان صاحب کا بڑا لڑکا محمد انصار عالم اسی کھونٹی سے نہ جانے کتنے دیوبندیوں کی پیٹھ داغ ڈالا_____یعنی قریب تھا کہ دونوں طرف سے لڑائی شروع ہوجاتی کہ فوراً صلوٰۃ وسلام پڑھنا شروع کردیا گیا،جس سے شیاطین بھاگ نکلے پھر حضرت مفتی محمد ظہور حسن صاحب کی رقت انگیز دعا پر جلسہ ختم ہوا_____اب اس کے بعد کا سفر روداد کی شکل میں حاضر خدمت ہے اسے پڑھئے اور دیکھئے کہ اکیلے تنہا جماعت خامسہ کا ایک طالب علم (مفتی ظہور حسن) درجن بھر علماء دیوبند کے مقابلے میں پہاڑ کے چٹان کی طرح قائم رہ کر اپنے بے پناہ علم،نا قابل تردید دلائل سے کس طرح ان کے پرخچے اڑا کر رکھ دیتے ہیں۔

محمد لطیف الرحمن رضوی
آباد پور پرمانک ٹولہ
5/اکتوبر 2020ء

{مناظر اہل سنت کی پہلی تحریر}

نَحمَدُہٗ وَنُصَلّیِ عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیم ط

جناب جمشید علی وظہیر الدین ومحمد ایوب ومحمد یوسف ومطیع الرحمن صاحبان

ماھو المسنون۔۔۔ گزشتہ رات عبدالمنان صاحب مدارگاچھی کے گھر جلسہ سیرت النبی علیہ السلام میں ہمارے عالم نے درمیان تقریر میں مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق فرمایا کہ عرب وعجم کے علمائے کرام نے ان کی عبارت کفریہ کی وجہ سے ان پر کفر کا فتویٰ دیا ہے، اور مولوی اشرفعلی تھانوی نے قرآن مجید کا ترجمہ کرتے ہوئے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کو خطاء کار اور گنہگار کہا ہے، اس پر آپ لوگوں نے رات ہی میں بے موقع بات اڑائی اور صاف انکار کر بیٹھے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور محمود الحسن دیوبندی نے اس قسم کی باتیں کہیں نہیں لکھی ہیں۔

اور ہمارا دعویٰ اپنی جگہ صحیح ہے جس کا ثبوت ہمارے عالم مناظرہ میں دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں، لہذا اگر آپ لوگ اس قول کی مخالفت کرتے ہیں، تو آپ لوگوں پر لازم ہے کہ اشرفعلی کا مومن ہونا ثابت کریں اور انہوں نے اپنے ترجمہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کو خطا کار یا گنہگار نہیں کہا ہے، ثبوت دیں۔

اس بات کا فیصلہ کرنے کیلئے آپ حضرات کب وقت دیتے ہیں، اور مناظرہ گاہ کہاں ہونا چاہئے؟ آپ اپنی طرف سے جن عالم کو چاہیں مناظر بنا سکتے ہیں، اور ہم اہل سنت وجماعت کی طرف سے ہم خود منتخب کرلیں گے، آپ اپنی طرف کے لوگوں کے ذمہ دار ہیں کہ کوئی درمیان مناظرہ کسی قسم کے فساد اور جھگڑا نہیں کریں گے، اور ہم اپنی طرف کی ذمہ داری لیتے ہیں، امید ہے آپ جلد اسکی تحریری اطلاع بھیجیں گے۔

فقط

محمد ظہور حسن رضوی

31 مئی 1984ء

{دیوبندی مناظر کی پہلی جوابی تحریر}

جناب مولوی ظہور حسن صاحب ________ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
صد افسوس کہ حَفِظْتَ شَیْأً غَابَتْ عَنْکَ اَشْیَاءُ کا مصداق بن گئے، علماء حق کی عبارت بے غبار کو قطع وبرید کے بعد کفر کا جامہ پہنا کر مولوی احمد رضا خان نے جو من گھڑت معنی مستنبط کر کے علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کی تھی، اور ان حضرات سے کفر کا فتویٰ لیا تھا، اصلی عبارات کا مطلب سمجھنے سے وہ حضرات قاصر تھے، جس کی بنا پر بعض محتاط علماء نے برتقدیر صحت سوال کفر کا فتویٰ لگایا تھا، اس کے بعد ایک محقق عالم نے استفسار کیا کہ ایک ہندوستانی شخص نے آکر تمہاری نسبت بہت برے برے عقائد منسوب کئے ہیں، ہم اردو زبان سے نابلد ہونے کی بنا پر کما حقہ مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں، لہذا ان عبارات کا مطلب بعینہ عربی میں ظاہر کر کے بھیجو، چنانچہ مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بعینہ مطالب عربی میں ارقام فرما کر علماء کے دستخط اور مواہیر ثبت کر کے پیش کیا، جمیع علمائے حرمین شریفین اور مصروشام نے اتفاق کیا کہ بے شک یہی عقائد ہمارے اور مشائخ اہل سنت والجماعت کے ہیں، اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والے مبتدع ہیں، چنانچہ یہ فتویٰ علمائے عرب وحجاز ومصروشام وغیرہ مہروں سے مزین ہو کر مہند کے نام شائع ہو چکا ہے، مزید برآں حضرت علامہ سید احمد مفتی آستانہ نبویہ نے دو رسالوں میں ایک **تثقیف الکلام** دوسرا **غایت المامول** میں خان صاحب بریلوی کا رد بلیغ کیا ہے، تمام علمائے مدینہ کی ان پر مہریں ثبت ہیں اور انہوں نے تقاریظ بھی لکھیں ہیں، اور فاضل مجدد البدعات کو بری طرح یاد کیا ہے، ملاحظہ ہو۔ **رجوم المذنبینن علی رؤس الشیاطین**، حالانکہ یہ حضرات وہی علماء ہیں جو ازیں قبل اردو زبان سے ناواقفیت کے بنا پر صرف غلط بیانی کی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگا چکے تھے، الغرض حسام الحرمین دو وجہوں سے قابل اعتبار نہیں۔ اور اس میں اظہار امر واقعی وہ عقائد اقراری مسلمہ کا بیان نہیں کیا گیا

تھا، بلکہ ان کے خلاف خود علمائے حق کی تصریحات موجود ہیں، اور ویسے خبیث عقائد رکھنے والوں کو اپنی کتابوں میں خود ان حضرات نے کافر گردانا ہے، چنانچہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں،، میں نے یہ خبیث مضمون (جو حسام الحرمین میں میری طرف منسوب ہے) کسی کتاب میں نہیں لکھا، اور لکھنا تو در کنار میرے قلب میں بھی اس قسم کا خطرہ نہیں گزرا، جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃ یا اشارہ یہ بات کہے میں اس کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے، نصوص قطعیہ کی، میرا اور میرے جمیع بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے **اَفۡضَلُ الۡمَخۡلُوۡقَاتُ فِیۡ جَمِیۡعِ الۡکَمَالَاتِ الۡعِلۡمِیَۃۡ وَ الۡعَمَلِیَۃۡ** ہونے کے باب مین یہ ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

اور اشرفعلی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ کے متعلق کلام کرنے سے پہلے میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ فتح میں کیا ترجمہ کیا ہے، جو ترجمہ مقبول خاص وعام ہے، بلکہ دوسرے تراجم کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اگر خدانا خواستہ اس ترجمہ پر بھی آپ کا اشکال ہے تو ولی اللّٰہی خوشہ چیں ہونے کے ناطے اس اشکال کو رفع فرمائیں، رفع اشکال کے وقت جو توجیہہ آپ وہاں اختیار کریں گے ممکن ہے کہ اسی توجیہہ سے تھانوی صاحب پر کیا ہوا اشکال خود بخود مرتفع ہوجائے، **فعین الرضا من کل عیب کلیله ولکن عین الخط تبدی المساوی**۔ فقط والسلام

جمشید علی وغیرہ۔ مدار گاچھی آبادپور!

.............................{نوٹ}.............................

خیال رہے مناظرہ گاہ عبدالمنان صاحب مدار گاچھی کے بیٹھک میں ہوگا جس مقام پر آپ اور آپ کے علماء کی مجلس ہوتی تھی، آپ اپنی طرف سے جن عالم کو مناظرہ کے لئے منتخب کریں ہم کو منظور ہے، ہم اپنا مناظر انتخاب کرلیں گے، تاریخ اور وقت خود آپ متعین کر کے تحریری اطلاع جلدی دینے کی کوشش کریں، تا کہ بروقت ہمارے عالم آپ کا جواب دے سکے، ہم کو مذکورہ جگہ منظور ہے، صرف وقت اور تاریخ کی اطلاع ضرور بضرور جلد نوازیں۔ جمشید علی وغیرہ

{مناظر اہل سنت کی دوسری تحریر}

786/92

نحمدہ و نصل علی رسولہ الکریم

جناب جمشید علی و زین الدین صاحبان و مولویان وہابیان____________

السلام علی من اتبع الاسلام

کئی دن گزرے میری تحریر کے بعد مکر وفریب سے پر آپ حضرات کی ایک تحریر آئی ،جس میں مجھے حَفِظتَ شَیئاً وَ غَابَت عَنکَ اَشیَاءُ کا مصداق ٹھہرایا گیا ہے، حالانکہ خود آپ کی تحریر قَدمَا حَفِظتَ شَئیاً کے مترادف ہے، یا اپنے اکابرین کی سنت پر چلتے ہوئے دھوکہ دینا مقصود ہے، مگر مجھے معلوم ہے کہ آپ حضرات نے وہی اپنے پرانے دھرم گروؤں کی چال اپنائی ہے، جس کا جواب بار ہا ہمارے علماء نے مناظروں میں دے دیا ہے اور اپنے رسالوں میں ان کذابیوں کا پردہ فاش کر دیا ہے، آپ کے جماعت کی یہ عادت رہی ہے کہ اپنی کفری عبارتوں و عقیدوں پر پردہ ڈالنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے اور جھوٹ وفریب سے کام لیتے ہیں، پھر بھی کھلے کفر پر توبہ نہ کر کے علمائے عرب وعجم کے سامنے حقیقت کے برخلاف سنیوں کا سا اپنا عقیدہ ظاہر کر کے ان کو دھوکے میں رکھ کر اپنے موافق فتاویٰ حاصل کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے، مگر ہر بار کی طرح اس بار بھی آپ کا حقیقی مکروہ چہرہ سب کے سامنے عیاں کر دیتا ہوں_____ آج بھی اگر آپ کا دعویٰ ہے کہ علمائے اہل سنت نے آپ کے اکابرین کی کتابیں مثلاً حفظ الایمان ، براہین قاطعہ ،تحذیر الناس، تقویۃ الایمان ،صراط مستقیم، الامداد اور رسالہ یکروزی کی عبارتوں کو قطع و برید کر کے کفر کا جامہ پہنا کر علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کی ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ حاصل کر لیا ہے تو آیئے ایک بار پھر دیکھ لیجئے کہ یہ کتابیں چھپی نہیں چھپی ہوئی ہیں ، دستیاب بھی ہیں، اور ہمارے حسام الحرمین بھی موجود ہے، جس پر علمائے عرب وعجم کے دستخط کے ساتھ آپ کے اکابرین پر کفر کا فتویٰ چھپا ہوا ہے____

ہاں !ایک کھلے میدان میں فریقین جمع ہو جائیں۔اور بھرے مجمع میں دونوں طرف کے کتابوں کی عبارتیں دکھائی جائیں۔پھر جن کی بات اصل کے مطابق ہواس کے حق میں فیصلہ صادر ہوجائے۔ دوسرا جھوٹا ٹھہرے ــــ مولویو! کیا منظور ہے؟ اگر ہاں !تو رضا مندی کی تحریر دے دیجئے۔اسی میدان مناظرہ میں آپ کی حقیقت کھول کر سب کے سامنے دکھادی جائے گی۔اور حسام الحرمین الشریفین کا ہر طرح سے قابل اعتبار ہونا بھی ثابت ہوجائے گا۔نیز تھانوی جی کا یہ جھوٹا دعویٰ،،میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا،،ــــــــ ،،جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں،،بھی طشت از بام ہوجائے گا۔

ہاں !یہ بھی آشکارا ہوجائے گا کہ علمائے حرمین شریفین کو کس طرح دھوکہ میں رکھ کر ،،المہند ،، پر کتنے فرضی وغیر عربی اور اپنے ہم خیال مولویوں کے دستخط،مہریں اور تقاریظ جمع کر لئے گئے ہیں۔

(1)ــــــــ سب سے اہم بات یہ ہے کہ،،المہند ،،نامی کتاب بالکل جعلی ،جھوٹی ،بناوٹی،فرضی اور مصنوعی ہے،جس میں آپ کی جماعت کا سب سے بڑا کذاب خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنے اکابر کے کفریہ عبارتوں کو نقل ہی نہیں کیا ہے۔اگر سینے میں دم ہے تو دیکھ لیجئے،،المہند ،،میں تھانوی جی کا کلام یوں نقل کیا گیا ہے،ــــــــ

> ''پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہوتو ہم اس سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے،یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب،کوئی غیب کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگر چہ تھوڑا سا ہو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے،،ـ

مولویو! تھانوی جی کی ،،حفظ الایمان ،،میں دکھاؤ کہ یہ جعلی عبارت اس میں کہاں ہے؟انبیٹھی جی کو اصل عبارت میں کوئی کفر یا توہین نظر نہیں آئی تو اصل عبارت پیش کرنے میں کیا چیز مانع رہی،ــــــــ معلوم ہوگیا کہ اس کی اصل ہی میں خطا ہے اور

دیوبندی حضرات ہی اسے کفروتوہین جانتے ہیں،اسی لئے اصل عبارت پیش نہیں کی گئی۔ورنہ ،،المہند ،،جس کا حوالہ آپ نے دیاہے اسے ،،حفظ الایمان،،میں بعینہ دکھادیجئے، ہرگز ہرگز دکھانہیں سکتے ــــــــ حفظ الایمان ص 8 کی اصل عبارت یوں ہے۔

،،آپ کی ذات مقدسہ پرعلم غیب کاحکم کیاجانا،،۔۔۔۔،،اگربعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیاتخصیص ایساعلم غیب توزیدوعمروبلکہ ہرصبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے،،

دونوں کی عبارتوں کوغور سے دیکھ لیجئے اورانبیٹھی جی کی بےایمانی ملاحظہ کرلیجئے ـــ تھانوی جی نے حفظ الایمان میں لکھا،،علم غیب کاحکم کیاجانا،،اورانبیٹھی نے ،،المہند ،،میں بدل کرلکھا،،علم غیب کااطلاق،، ــــــ اوردوسری اخیر کی عبارت سے لفظ ،،ایسا،،ہی ہضم کرگیا۔جس میں حضور صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کےعلم غیب کوبچوں، پاگلوں،جانوروں اور چارپایوں کےعلم غیب کےایسا(مثل)بتایاجس پرحسام الحرمین میں کافرومرتدہونے کافتویٰ پایا ـــ اوراب رہاعلم غیب کاحکم ،،اور،،علم غیب کااطلاق،،توحکم واطلاق میں بہت بڑافرق ہے، جسے سمجھ پانا آپ جیسے نادان وکیل کا کام نہیں ـــ ـــ خلیل احمد انبیٹھوی نے ،،حکم،،کی جگہ،،اطلاق،،کیوں لکھامجھ سے سنئے۔

حکم ؛ـــ ایک چیز کے لئے کسی چیز کا ثابت ہونا ـــ اس کوحکم کہتے ہیں۔

اطلاق:ــــ ایک چیز کیلئے کسی لفظ کابولنا ــــــ اسے اطلاق کہتے ہیں۔حکم واطلاق کبھی دونوں جمع ہوجاتے ہیں ـــ اور کبھی حکم توصحیح ہوتاہے مگر اطلاق صحیح نہیں ،جیسے ہرمسلمان جانتاہے کہ حضور صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کے لئے عزت وجلالت یعنی بزرگی ضرور ثابت ہے جواس کاانکارکرےکافرہےمگر یوں بولنامُحَمَّد عَزَّ وَجَلَّ یہ جائزنہیں۔نبی صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم پرعزت وجلالت کاحکم توصحیح ہے مگرعزوجل کااطلاق درست نہیں ـــ یونہی انبیاءومرسلین علیھم الصلوٰۃ والتسلیم پرجس طرح اللہ رب العزت کی رحمت ہے کسی دوسری مخلوق پرنہیں،مگر حضرت آدم رحمۃ اللہ علیہ،حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

یا حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بولنا ہرگز ہرگز درست نہیں۔یعنی انبیاء کرام پر رحمت کا حکم تو یقیناً ہے مگر رحمۃ اللہ علیہ کا اطلاق درست نہیں ______ اور زَارِع کا معنی ہے کھیتی اگانے والا۔بے شک کھیتی اگانے والا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اَللّٰہُ زَارِع کہنا درست نہیں ______ شریعت مطہرہ میں ان جیسی سیکڑوں مثالیں ہیں جن میں حکم صحیح ہے مگر مصلحتہً اطلاق کو منع کر دیا ہے۔تو حضور سرور دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات اقدس پر،،علم غیب،،کا حکم ضرور یقیناً صحیح اور حق ہے مگر،،**عالم الغیب**،،کا لفظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بولنا منع ہے،کیونکہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے شریعت نے خاص کر دیا ______

ہاں!اس کا ہم معنی لفظ حضور کیلئے بالکل درست ہے۔مثلاً عالم الاسرار،مطلع علی الغیوب،عالم ما کان وما یکون۔یعنی حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام چھپی جو کچھ ہوا،ہو رہا ہے یا ہوگا سب کچھ جانتے ہیں۔یعنی ،،علم غیب ،،کا حکم صحیح ہے،،**عالم الغیب**،،کا اطلاق صحیح نہیں۔مطلب یہ ہے کہ تھانوی جی مطلقاً علم غیب کے حکم کا منکر ہے جو کفر ہے ______

اور انبیٹھوی جی نے،،المہند،،میں علم غیب کے اطلاق کا سوال کیا تو جواب اس کے مطابق آیا ______ اور حسام الحرمین الشریفین میں تھانوی جی کی اصل عبارت،،علم غیب کے حکم،،کا سوال پیش ہوا تو جواب کفر کا آیا ______ یہ ہے،،المہند،،کی دغابازی اور حسام الحرمین کی سچائی۔

(2)دیو بندی دھرم کے گرو گھنٹال مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب،،تحذیرا لناس،،کے صفحہ 3 پر لکھا ہے۔

،،عوام کے خیال میں رسول اللہ(صلعم)کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں،مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں،،

اس عبارت میں صاف عیاں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آخری نبی ہونا سمجھدار لوگوں کے نزدیک صحیح نہیں ______ پھر ص 14 پر لکھا ہے۔

،، بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو پھر بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے،،

اور ص28 پر لکھا ہے۔

،، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جب بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا،،

______ مولویو!______ دیکھ لو نانوتوی جی نے ان تینوں عبارتوں میں حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد بھی نئے نبی ہونے کو جائز بتایا ہے، اور یہی وہ عبارتیں ہیں، جو من عن مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علماء و مفتیان عظام کے سامنے پیش ہوئیں تو ان سب حضرات نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ قاسم نانوتوی کافر و مرتد ہیں۔ جو انہیں کافر نہ جانیں وہ بھی کافر ہیں______

اب سارے مولوی سر جوڑ کر بیٹھیں اور مجھے دکھائیں کہ ،، المہند ،، میں تحذیر الناس کی مذکورہ عبارتیں کہاں کہاں ہیں۔ میں پورے چیلنج کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ،، المہند ،، میں یہ تینوں عبارتیں کہیں نہیں ہیں، نہ عربی میں، نہ فارسی میں اور نہ اردو میں۔ کیونکہ انبیٹھو ی جی نے مذکورہ تینوں عبارتوں کو اپنی جیب نہانی میں غائب کر لیا ہے اور نانوتوی جی کے تینوں کفر کو نگل کر فی نار جہنم جا چکے ہیں۔

پھر فریب اور کذب بیانی میں سینہ زوری کا یہ عالم کہ المہند میں اپنے دیوبندیوں کا مسلم عقیدہ کے برعکس سنیوں کا سا عقیدہ گڑھ کر علمائے عرب کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کی اور لکھا۔

،، ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاتم النبین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں،، ______ اور لکھا،، حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے،،

دیکھ لیجئے ! المہند میں انبیٹھی جی نے نانوتوی کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے کس قدر فریب اور کذب بیانی سے کام لیا ہے، (1) اپنا عقیدہ تحذیر الناس کے خلاف بتایا

(2) تحذیر الناس کی اصلی کفری عبارتیں پیش نہیں کیں (3) یہ نئی عبارت لکھی کہ یہ تحذیر الناس کی عبارت کا خلاصہ ہے ــــــــــ حالانکہ مذکورہ عبارت تحذیر الناس میں بالکل نہیں (4)۔۔تحذیر الناس اور المہند کی عبارتیں بالکل جداگانہ ہیں۔(5)۔۔المہند نے تحذیر الناس کی عبارت پر کفر کا فتویٰ دے دیا۔

(3) ــــــــــ براہین قاطعہ میں گنگوہی اور انبیٹھی جی نے خدا کے جھوٹ بولنے کو ممکن لکھا ہے۔لیکن علمائے حرمین شریفین کو دھوکے میں رکھنے کے لئے اس بارے میں اپنے اور اپنے اکابرین کے اصل عقیدے کو چھپا کر،،المہند،، میں چوبیسواں سوال گڑھا۔

،،کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے؟ ــــــــــ ،،تمہارے وہابی دھرم کے مطابق تو اس کا سیدھا جواب یہی تھا کہ ہاں! بے شک ہم اور ہمارے بڑے اس کا یقین رکھتے ہیں کہ بے شک خدا کے کلام میں جھوٹ ممکن ہے،دیکھو ہمارے دھرم گرو اسماعیل دہلوی کی کتاب،،رسالہ یکروزی،،اور ہماری کتاب ،،براہین قاطعہ،، ــــــــــ مگر کمال ڈھٹائی سے انبیٹھی جی نے جواب یوں لکھا۔

> ،،ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا،یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے،اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر،ملحد،زندیق ہے کہ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں،،

دیکھ لیجئے صاحب!انبیٹھی جی نے المہند میں براہین قاطعہ اور رسالہ یکروزی سے کسی کی عبارت پیش نہیں کی ہے،بلکہ اپنا عقیدہ اپنی ان کتابوں کے خلاف بتایا۔ان کی عبارتوں پر کافر و ملحد اور زندیق ہونے کا فتویٰ بھی چسپاں کر دیا ــــــــــ لہذا واضح ہو گیا کہ المہند میں ہر جگہ اپنی کتابوں میں لکھے عقیدے کے خلاف اہل سنت و جماعت کے عین مطابق عقیدے کا سوال گڑھا اور اسی کے مطابق خود جواب لکھ کر علمائے حرمین کو اپنے اصل عقیدے سے دھوکے میں رکھا پھر ان سے دستخط و مہریں حاصل کیں۔اس پر بھی حسام

الحرمین میں جن جن کے دستخط تھے ان سے نہیں صرف دھوکے سے دوایک کا ہی ،،المہند ،،
میں دستخط دکھاپائے باقی غیر عرب اپنے ہم خیال ہندی مولویوں کے فرضی دستخط اتار لئے
______ ایسا کیوں؟ ______ تواس فریب کاری کی وجہ یہ ہے کہ انبیٹھی جی خوب
جانتے تھے کہ عرب ممالک جیسے ہی ہمارے اصل عقیدے سے آگاہ ہوجائیں گے توفتویٰ
وہی آئے گا جوحسام الحرمین میں ہے کہ،،ایسے لوگ کافرومرتد ہیں،،______

آپ نے لکھا ہے کہ،،احمد رضانے ہماری عبارتیں بدل کراس میں کفری معنی
کا جامہ پہنا کرغلط فتویٰ منگایا ہے،،

آپ حضرات اگراس دعوے میں سچے ہیں تو پھر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، کتابیں
آج بھی دستیاب ہیں فریقین کی تمام کتابوں کی متنازع عبارتیں ملاکر دیکھ لیجئے، چڑھتے
سورج کی طرح روشن ہوجائے گا کہ دھوکہ دھری اورفریب کاری اور مکاری کرنے میں
دیوبندی جماعت کتنی بلندی پر ہے ____ پھر دیر کیوں؟ تیار ہوجایئے تا کہ دونوں طرف
کی کتابیں دیکھی جائیں اور جن کی بات اسلامی نکلے اس کے حق میں فیصلہ ہوجائے۔____
ہاں! تواس پرصاف صاف تحریر دے دیجئے______

میرا سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سی وجہ تھی کہ خلیل احمد ابیٹھوی نے ،،المہند ،، پر
علمائے عرب کی تائیدی مہر حاصل کرنے کیلئے اپنی کتابوں کی بعینہ اصل کفری عبارتیں نہ
لکھی بلکہ ان سے الگ تھلگ جداگانہ عبارتوں کے فرضی سوالات اوران کے خودساختہ
جوابات اور غیر عربی ہندی علماء بلکہ ہم عقیدہ علماء کے دستخط لئے گئے۔؟ کسی نے سچ کہا
ہے۔ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

چنانچہ مناظروں میں جب بھی اہل سنت کی طرف سے اس پر مطالبے ہوئے،
دیوبندی مناظر کی طرف سے آج تک کہیں بھی کوئی جواب نہ بن پڑا بلکہ جواب کے نام
پرآئیں بائیں شائیں کرکے مناظرہ سے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھا______ ہاں!
اگراب بھی آپ اورآپ کے مولویوں کومنہ کی کھانی ہے توبسم اللہ یہ خادم اہل سنت اس کے
لئے بالکل تیار ہے۔

(4) امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی،،تقویۃ الایمان،،ص55 مطبع مجیدی پر لکھا ہے۔

،،انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ وہ بڑا بھائی ہے ،سواس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء امام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندہ عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ،ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم ہے ،ہم ان کے چھوٹے ہیں،،

اس عبارت میں اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو صاف صاف بڑا بھائی کہا ہے اور بڑے بھائی کی سی تعظیم کرنی چاہئے ،لکھا ہے______ لیکن انبیٹھوی جی نے ،،المہند ،، میں اسی کے بارے سترھواں سوال کا جواب یوں لکھا ہے۔

،،ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی بھی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا۔ جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے، کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے گزشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واھیہ کے خلاف مصرح ہے،،

دیکھ لیجئے صاحب! انبیٹھی جی نے تقویۃ الایمان کے کفریات کو اسلام بنانے کے لئے کتنے فریب سے کام لیا ہے کہ تقویۃ الایمان کی اصل عبارت علمائے عرب کے سامنے پیش کرنے کی جرات ہی نہ کر سکے بلکہ اہل سنت کا عقیدہ ظاہر کر کے تائید حاصل کرنے میں ہی عافیت جانا______ ایسے جھوٹے فریبی کو کس نہاں خانہ میں رکھا جائے۔

(5) خود انبیٹھی اور اس کا گرو گنگوہی نے براہین قاطعہ کے ص51 پر لکھا ہے۔

،،شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی

وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے
ایک شرک ثابت کرتا ہے،،

یعنی تمام روئے زمین کا علم شیطان کے لئے قرآن وحدیث سے ثابت اور حضور صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کے علم کے لئے کوئی آیت یا حدیث نہیں اور کوئی مانے بھی تو مشرک !____ یہی وہ عبارت ملعونہ ہے جس پر علمائے حرمین شریفین نے ،،حسام الحرمین،، میں کفر وارتداد کا فتویٰ صادر کیا ہے____ مگر آپ پوری ،،المہند ،، پڑھ جایئے ،،براہین قاطعہ،، کی اس عبارت کا کہیں کچھ پتہ نہ ملے گا، بلکہ وہی عیاری ومکاری سے کام لیکر انیسواں جواب لکھا۔

،، نبی کریم علیہ السلام کا علم حِکَم واسرار کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے، اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں،____ جو کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے،،

دیکھ لیجئے یہاں بھی کس طرح کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے علمائے حرمین طیبین کی آنکھوں میں پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی اور چھپی ہوئی کتاب وعبارت کا برملا انکار کر کے ایک نئی عبارت گڑھی گئی، جس کے الفاظ ومعانی کسی کا وجود،، براہین قاطعہ،، میں نہیں ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ علمائے حرمین شریفین کے سامنے اصل کتاب اور اس کی اصل عبارت کیوں نہیں پیش کی گئی؟ اس میں راز کیا ہے؟____ یہی نہ کہ اگر اصلیت سامنے آگئی تو پھر وہی امام احمد رضا کی ،،حسام الحرمین،، جیسا ہی جواب کافر ومرتد ہونے کا آئے گا تو پھر ہماری عیاری مکاری اور کذب بیانی کی محنت کا فائدہ ہی کیا ہوگا_____

غرض پوری کتاب ،،المہند،، جھوٹ وفریب کا ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے، مگر اس قدر عیاری، فریب دہی اور کذب بیانی کے بعد بھی ،،المہند،، کا مصنف خلیل احمد

انبیٹھوی کو حرمین شریفین سے کچھ زیادہ تائیدی مہریں نہیں مل پائیں تو مجبوراً اپنے ہی جماعت کے دیوبندی مولویوں کے نام سے تقریظیں لکھ کر ان کے ترجمے چھاپ دیئے۔ پھر بھی بات وہی ہے کہ ؟

المہند نقل میں ہے کچھ نہ کم　　آنچہ آدم می کند بوزینہ ہم

(6) آپ کی تحریر سے لگتا ہے کہ آپ حضرات نے اب تک ،،المہند ،، کا نام ہی سنا ہوگا، پڑھی نہ ہوگی، دیکھ لیجئے، اس میں آپ کی جماعت کے ہی چوبیس 24/مولویوں کے نام درج ہیں۔ محمود الحسن، احمد حسن، عزیز الرحمن، اشرفعلی تھانوی، محمد حسن، حبیب الرحمن، نانوتوی کا لخت جگر محمد احمد، غلام رسول (مدرس دیوبند) کفایت اللہ شاہجہاں پوری، عاشق الٰہی میرٹھی، ضیاء الحق، محمد قاسم (مدرسین امینیہ) عبدالرحیم رائے پوری، وغیرہ وغیرہ 24/ چنے ہوئے دیوبندی وہابی مولویوں کے نام کی تقریظیں موجود ہیں۔

______ مکہ معظّمہ مفتی حنفیہ کے دستخط المہند پر نہیں، جبکہ حسام الحرمین میں ان کی تقریظ مع دستخط موجود ہے۔ اس طرح مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی ثم مہاجر مکی علیہ الرحمہ کا دستخط حسام الحرمین میں ہے ______ المہند میں نہیں۔ اس لئے کہ یہ اردو عربی دونوں زبان سے واقف تھے اور آپ کے عقائد کفریہ سے بھی آگاہ ______ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے اکثر مدرسین آپ دیوبندیوں کے عقائد باطلہ سے آگاہ تھے، اسی لئے ،،المہند ،، میں کسی کے دستخط نہیں۔ جبکہ حسام الحرمین میں ہے ______ اسی ،،المہند ،، کے ص 68 سے ص 72 تک مفتی برزنجی سید احمد صاحب جن کے رسالہ کا آپ نے نام لیا ہے، ان کا رسالہ ،، **کمال التثقیف و التقویم** ،، کے شروع کا کچھ اور آخر کا کچھ حصہ نقل کر کے پورا رسالہ ہضم کر جانے کے بعد تین جگہ الگ الگ کلام نقل کر کے یہ ظاہر کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے کہ سید احمد صاحب نے المہند میں تصدیق لکھی ہے۔ **لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم** ______ یہ واضح رہے کہ حضرت سید احمد صاحب کے اس رسالے میں کل تئیس 23/ مہریں تھیں، اور ان تمام مہروں کو انبیٹھی کذاب نے اپنی کتاب ،،المہند ،، میں اتار لایا ہے تا کہ لوگ سمجھیں کہ یہ سارے لوگ المہند کی تصدیق کر رہے ہیں۔

،،المہند ،،کتاب پر مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ کی کل اکتیس مہریں ہیں،ان میں دو مفتی مالکیہ اوران کے بھائی کے نام کی فرضی ــــــــــ اورایک برزنجی کی ان کے رسالہ سے اتاری گئی،اور اس کی ہی 23/تئیس مہریں ہیں۔نہ کہ ،،المہند ،، پر بلکہ المہند پر صرف تین ہی مہریں ہیں۔اوراسے بھی دھوکہ دیکر لی گئی ہیں۔

یہی وہ المہند ہےجس پرآپ کواورآپ کے جملہ برادری کوناز وغرور ہےاوراسی پر ساری اچھل کود۔مگر ہم نے اس کی ساری مکاری ،دغابازی،عیاری،چالاکی،جھوٹائی، کور باطنی ،ہٹ دھرمی ،دھوکہ بازی اورغداری کا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوڑ کرر کھ دیا۔ جسے کوئی بھی دیانت دار دیکھتے ہی سمجھ جائے گا کہ دیوبندی برادری کے خدا کا جھوٹ بولنا جب ممکن ہےتوایسے خداکے بندوں کا جھوٹ بولناضرور واجب ہوگا۔تا کہ اپنے معبود وبندہ کارشتہ صحیح قائم رہے ورنہ دونوں کا جھوٹ برابر درجے کاصرف ممکن ہی ہوتواس کامعبوداس سے ناراض ہوجاتے ــــــــ پھرمزید کی خواہش ہوتواسے بھی میدان مناظرہ میں کھول کر دکھادیاجائے گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔تو بہت آسانی سے حاضرین کوسمجھ میں آجائے گا کہ،،المہند ،،کاکوئی صفحہ ایسانہیں جوجھوٹ،فریب اوردھوکہ سے خالی ہو۔

ہاں! آپ نے شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کےقرآنی ترجمے کی بات چھیڑی ہے۔اصل ترجمہ کی خبرآپ کونہیں جسےآپ جیسےفریبی لوگوں نے گھٹابڑھا کر نئے سرے سے چھاپاہےتاکہ اپنے ساتھ انہیں بھی شریک کیاجاسکے۔نعوذباللہ ــــــ وہ آپ کے بزرگ کب ہیں؟ وہ تو ہم میں سے ہیں ورنہ ان کی کسی کتاب سے دکھادیجئے کہ آپ لوگوں جیسے گندےعقائدان کی کتاب میں بھی ہیں۔کوئی ایک بھی حوالہ پیش کردیجئے!اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز ہرگز آپ دکھانہ سکیں گے۔پھران کےخوشہ چیں ہونے کادعویٰ ؟شرم آنی چاہئے۔

اورسنیئے! مناظرہ کوئی شادی بیاہ کی محفل نہیں کہ کسی کے گھر میں ہو۔یہ توحق وباطل کافیصلہ ہے کھلے میدان میں ہوناچاہئے۔عبدالمنان کا گھرہی کیوں؟اس میں کتنے لوگ جان سکیں گے کہ کون جیتا کون ہارا۔کون حق پر ہےاورکون باطل پر۔یہ توشرم چھپانے کی بات رہی۔مناظرہ ہمیشہ کھلے میدان میں ہواکرتاہے،ایساہی ہوگااس لئے کوئی کھلی

جگہ طئے ہوتا کہ پوری عوام جان جائیں اور اس کا فائدہ سب کو پہنچ سکے۔مناظر کا انتخاب تو آسان ہے اور تاریخ کا تعین بھی کوئی مشکل امر نہیں۔ہاں! بڑی جگہ کا انتخاب ہو۔امید ہے کہ اس بار واضح اور صاف تحریر بھیج کر ہمیں مطمئن کریں گے تا کہ آگے کی کاروائی فریقین کے لئے آسان ہو۔

فقط

محمد ظہور حسن رضوی

آباد پور۔شاہ پارہ

16 / جون 1984ء

❑❑❑

{دیوبندی مناظر کی دوسری جوابی تحریر}

۷۸۶

پیارے مذہب کے ٹھکیدار!

تمہارا خط ملا اور پڑھ کر مجھے اس بات سے آگاہی ہوئی کہ تم فخر و ریاکاری سے بھرپور ہو، حدیث میں آتا ہے کہ فخر وغرور اور ریاکاری کرنے والوں کی عبادت بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی، کیونکہ تم نے اپنے خط کے نوٹ میں یہ درج فرمایا ہے کہ بحث و مباحثہ کے لئے ہم پلہ کا ہونا لازمی ہے، اس سے تمہاری ریاکاری خود بخود چھلکنے لگتی ہے، اس کے علاوہ ایک بات اور لکھتے ہو کہ عبارت سلیس اردو میں ہونی چاہیے؟ نتیجتاً عبارت کے سمجھنے سے تم قاصر ہو۔ ارے بھئی یہ تو وہی ہوا،، ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا،، رضاخانیوں کو وہ عقل کہاں جو ہماری باتوں کو سمجھ سکے یہی وجہ ہے کہ اِس کا سر اس کا دم جوڑ کر ترجمہ کے مفہوم کو غلط قرار دینے میں بڑا ناز و فخر و سمجھتا ہے۔

شراب کیف کو جام شراب کیا جانے   شباب کیا ہے اسے عہد شباب کیا جانے

اور پھر الٹے اللہ سے دیوبندیوں کیلئے ہدایت چاہتے ہیں، میں تو یہ کہوں گا کہ اللہ رضاخانیوں کو راہ راست پر آنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

مناظرہ سے کچھ نہیں ہونے کو پیارے، مناظرہ کوئی پل صراط نہیں ہے جس سے کوئی پار کر جنت میں داخل ہو جائے، یہ تو امن و چین کا دشمن ہے، اس سے بات بنتی نہیں بلکہ بگڑ جاتی ہے اور پھر جب بات بگڑ جاتی ہے تو ساری ذمہ داری اور ساری جواب دہی ویسے بے ہنر عالم کے سر ہوا کرتی ہے، جو سیرت النبی کا جلسہ جگہ جگہ منعقد فرماتے ہیں، نبی کی سیرت اور قرآن و حدیث کی باتوں کو جاہل عالم لوگ لوگوں کے بیچ پہونچانے کے بجائے ویسی باتوں کو لیکر مائک میں گلا پھاڑتے رہتے ہیں، جسکی قیمت ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، کوا کھاؤ یا نہ کھاؤ، قیام کرو یا نہ کرو، عالم الغیب جانوں یا نہیں جانو، بڑا بھائی کہو یا چھوٹا بھائی وغیرہ وغیرہ، یہ ساری چیزیں ہم کریں تو بھی کوئی پرواہ نہیں، اور نہیں کریں

توبھی کوئی پرواہ نہیں، یہ سارے کے سارے خرافات ہیں، چاہے تمہارے نزدیک یہ ساری باتیں جنت کی کنجی کیوں نہیں ہو،لیکن یاد رکھو پیارے گالی گلوج سے کام بنتا نہیں بلکہ بگڑتا ہے،اس سے عالم کی علم کا پتہ چل جاتا ہے، یہ سائنس کا زمانہ ہے لوگ کہاں سے کہاں پرواز کر بیٹھا ہے مگر تم بے وقوف ایسے ہو کہ ابھی تک طعام وقیام کی ہی باتیں کرتے رہتے ہو،انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے لہذا پہلے انسانیت سیکھو،انسان کو حق کی باتوں سے آراستہ وپیراستہ کرو،حق تو یہ ہے کہ نماز پڑھو،روزہ رکھوزکوۃ دواور حج کرو،ان ہی باتوں پر اسلام کا دارومدار ہے،ان چیزوں کو مسلمان بھائیوں تک پہچاؤاورانہی اللہ اور ان کے رسول کے بتلائے ہوئے راستوں پر چلنا سیکھاؤیہی تمہاری ذمہ داری ہے، کیوں کہ تم عالم لوگ نائب رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہے جاتے ہو،اورآخرت میں تم عالموں کی سب سے پہلے ان چیزوں سے متعلق پوچھ گچھ ہوگی،لہذا اس کی بھی تیاری کرو انگریزی پالسی کو ترک کرو، انگریز تو دیس سے چلا گیا،لیکن اب بھی تمہارے جیسے کٹھ ملا کو گھوڑے کا ٹٹو بنا کر اپنی پالسی یہاں چھوڑ کر گیا ہے،تا کہ مسلمان بھائی تا قیامت کبھی بھی امن وچین کی زندگی نہیں گزار سکے، ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہے فساد برپا کرتے رہے،اور یہ کم بخت رضا خاں لوگ آج یہ انگریزوں کا ہتھ کنڈھ بن کر طرح طرح کا فسادات جہاں تہاں کروا رہا ہے،لیکن یاد رکھو ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہے،قیامت میں حساب کتاب دینا ہے، مذہب کا ٹھیکہ تم نے نہیں لے رکھا ہے تم تو صرف امت محمدیہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک معمولی فرد ہو یہ فرض صرف تمہارے اوپر نازل نہیں ہوئی، بلکہ ہر امت کا یہ فرض ہے کہ وہ دین کی باتوں کو پرچار کرے،تبلیغ کرے، برے کاموں سے روکے اور اچھے کاموں کو بتلائے،____ تم سلام کرو یا نہ کرو،تم کلام کرو یا نہ کرو،تم ہمارے بیچ بیٹھو یا نہ بیٹھواس سے ہم کو افسوس نہیں ہے،اور نہ ہی ہمارے خدا کو اس کا غم وملال ہے، ہمارا خدا تو ہر جگہ حاضر وناظر ہے،وہ تو سب کی خبر جانتا ہے،ہاں اللہ ورسول تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہے کہ تمہاری فتویٰ بازی سے ہماری سزا ہو جائے گی،وہ تو غفوالرحیم ہے، ہماری صورت نہیں سیرت تو ہے،تمہاری صورت تو ہے سیرت نہیں،لہذا ہم دونوں تو ہم پلہ ہیں۔تو اب سنو مسلمان وہی ہے جو اپنے نفس کو مار سکے،جوخود تکلیف اٹھا کر اور مصائب جھیل کر

دوسروں کو آرام پہونچائے گرتوں کو سنبھالنا گرتے ہوئے کو اٹھانا، بے بسوں کو مدد کرنا اور بے کسوں کو گلے لگانا مسلمان کا اخلاقی فرض، صرف نماز پڑھ لینے اور روزہ رکھ لینے سے ہی کوئی مسلمان نہیں ہوجایا کرتا، اگر اس طرح کا انسان اپنے کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ مسلمان کے نام پر ایک بدنما داغ ہے، جس طرح مذہب کی پیروی دل سے ہوتی ہے، اور اس کے لئے وقت تعین کیا رہتا ہے، جیسا کہ نماز کو ہی لیا جائے، اگر اس کو وقت پر نہ ادا کیا جائے تو اس کی ادائیگی نہیں ہوتی ہے، بلکہ یہ دکھلاوا کا ہوتا ہے اور دکھلاوا کا عبادت گناہ عظیم ہے، افسوس تو اس بات کا ہے کہ ایک چغل خور اپنے کو معلم یا مولوی سمجھتا ہے دوسروں کو ہدایات کرتے ہیں، اور اپنے اقدام کو ثابت قدم نہیں رکھتے استقلال کے بجائے دروغ بیانی سے کام لیتے ہیں، محبت کے آڑ میں نفرت کی بیج بوتے رہتے ہیں، دوسروں کے رہن سہن کھانے پینے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے غرض کہ ہر چیزوں میں چہ میگوئیاں کرتے رہتے ہیں ـــــــ

مشہور مفکر ڈاکٹر نپولین نے لکھا ہے۔ میری زندگی کے تجربات کا نچوڑ یہ ہے کہ آپ کسی دوسرے آدمی کو اپنے اعمال افعال اور الفاظ کے ذریعہ وہ کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے جس میں آپ کو خود اعتماد اور بھروسہ نہ ہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ اگر آپ اپنے ضمیر کو دھوکہ دیتے رہیں گے تو رفتہ رفتہ بے حس ہوتا چلا جائے گا اور بہت جلد آپ کو یہ معلوم ہوگا جیسے آپ کی (آپ کے) ضمیر کی آواز کہیں کھوگئی، جس طرح وہ گھڑی جس میں الرام (الارم Alarm) لگانا بھول جاتے ہیں، آپ کو سونے سے اٹھانے میں ناکام رہتی ہے، اسی طرح آپ کی (کا) ضمیر ہے، اگر اس کی پوری طرح نگہداشت نہ کی جائے تو وہ آپ کی رہنمائی کے قابل نہ رہتا، اس طرح سرمایہ زندگی لٹ جاتی ہے اور اس کی یاد بھی تاریکیوں میں گم ہوجاتی ہے ـــــــ انسان سے زندگی میں اتنی فروگذاشتیں ہوتی ہیں جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا، لیکن کچھ فروگذاشتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا خمیازہ ساری زندگی بھگتنا پڑتا ہے، انسان سے جب کبھی غلطی سرزد ہوجاتی ہے تو انسان انسان کو معاف کر دیتا ہے، کبھی کبھی خداوند قدوس بھی انسان کو معاف کر دیتا ہے، لیکن انسان کی بھول اسے معاف نہیں کرتا اس کی سزا اسے بھگتنی پڑتی ہے، آپ جیسے انسان نما حیوان دوسروں کی

خامیاں تلاش کرنے میں مشغول رہتے ہیں، اپنی خامیاں پر کبھی نظر بھی نہیں دالتے، اپنے گریباں میں کبھی منھ ڈالکر بھی نہیں دیکھتے کہ میں کیا ہوں۔ عقلمند ہمیشہ معتدل چال چلتا ہے لیکن احمق ہر وقت اور ہر حال میں مکروتزویر کا دام وام بچھانے کی فکر میں لگا رہتا ہے، سیکھنے والوں نے جانوروں سے روحانیت کا درس سیکھ لیا لیکن حیف ان پر جو افسانوں سے کچھ بھی نہیں سیکھ سکا۔

محترم انسانیت نور کا ایک ایسا دریا ہے جو ازل کی وادیوں سے لیکر ابدی کی راہوں تک بہتا ہے، تو لیجئے حضرت آپ جیسے نیک افعال اسنان (انسان) کے متعلق ایک کہانی یاد آ گئی، پہلے ذرا گوشہ نشیں ہو جائیں اور پھر صبر و استقلال سے ذھن (ذہن) نشیں فرمائیں، کہتے ہیں کہ یہ انسان خدا کی بہترین اور بے مثال تخلیق ہے اسے بنانے کے لئے خداوند کریم نے نہ جانے کیا کیا پاپڑ بیلے ہوں گے۔کون کون سی مشکلات کا سامنا کیا ہوگا، کیا کیا ساز و سامان اسے اکٹھے کرنے پڑے ہوں گے۔اس کے وجود کا ماڈل تیار کرنے کے لئے اپنی قیمتی وقت کے کتنے کارآمد لمحے برباد کئے ہوں گے۔۔اور اپنے شعور کی تمام تر طاقت کو صرف کرنے کے بعد اس کا یہ عزیز ترین بیٹا جب عالم وجود میں آیا ہوگا تو خدا کو کتنی مسرت ہوئی ہوگی خوشی سے جھوم اٹھا ہوگا____ ہوسکتا اسے اپنی اس بے پناہ خوشی کا اظہار کرنے کیلیئے،، جنت،، میں کسی بہت بڑی دعوت کا اہتمام کرنا پڑا ہو____ !بچارے (بیچارے) فرشتے بھی خدا کی اس نئی تخلیق کے سامنے خود کو کتنا کمتر اور ہیچ سمجھتے ہوں گے اس بات کا تو صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔دعوت کے بعد جب حضرت انسان کا تعارف خدائے پاک خود اپنی زبان مبارک سے کر رہا ہوگا تو یقیناً نظام قدرت نے ایک ہلکی سی کپکپی محسوس کی ہوگی اس نئی تخلیق کیلیئے خدا کو کتنی مبارک بادیں ملی ہوں گی کتنی تعریف کے پل باندھے گئے ہوں گے اور شاعرانہ طبیعت رکھنے والے فرشتوں نے اس انسان کے لئے کیا کیا قصیدہ گوئی کی ہوگی، جنت میں کتنا ہنگامہ ہوا ہوگا، کتنے دنوں تک چرچہ چلا ہوگا کتنی مدت تک تذکرے ہوتے رہے ہوں گے، یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے______ بہرحال یہ بات بالکل درست ہے کہ انسان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدا کو بہت کچھ کرنا پڑا ہوگا۔

! یہ بھی سنا جاتا ہے کہ جس انسان کو بنا کر خالق ارض وسما پھولا نہ سماتا تھا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کا ایک نشان بھی ابھر نہ سکا، اب دیکھئے بچارے (بیچارے) خدا کو کتنی پریشانی ہوئی ہوگی، کہتے ہیں کہ اس انسان کے لبوں پر تبسم دیکھنے کیلئے زندگی کو رنگین بنانے والی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھواشیاء تخلیق کی گئیں، لیکن یہ انسان خوش نہ ہوا مجبوراً خدا نے عورت کا وجود ترشا، (تراشا) تب کہیں جا کر اس کم بخت کے چہرے پر مسرت ناچی اور خدا کی جان میں جان آئی۔ اور پھر اپنے گستاخانہ کردار کی وجہ سے انسان کو جنت سے نکلنا پڑا تو بچارے خدا کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔

دھات اور پتھر کے زمانے سے لیکر سائنس کے اس جدید ترین دور تک بے پناہ ترقی کی منزلیں طئے کرتا ہوا یہی حضرت انسان کہاں سے کہاں تک پہونچ گیا ہے، اور اپنی خالیق (خالق) کو کتنی تسکین پہونچا رہا ہے، اس کا اندازہ لگانے کے لئے آپ اپنے اردگرد کے حالات کا جائزہ لیں۔ اپنے محلے بستی گاؤں شہر کے چیدہ چیدہ چلتے پرزے لوگوں کے اندرونی زندگی کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ خوشنما لباس زیب تن کئے یہ درندے معصوم شکل وصورت رکھنے والے یہ بھیڑئے دیوتاؤں کے لباس والے یہ راکشش (راکِسس) اپنے دامان زندگی کو کس قدر خون آلودہ کئے ہوئے ہیں، شیر شیر کو نہیں کھاتا، سانپ سانپ کو نہں ڈستا، بچھو بچھو کے ڈنک سے نہیں مرتا، بھیڑئے بھیڑئے سے نہیں لڑتی، شہد کی مکھی شہد کی مکھی کو نہیں کاٹتی، جونک جونک سے نہیں چمٹتی لیکن حضرت انسان۔۔۔۔ انسان کا خون پیتا ہے، انسان کا گلا کانٹتا ہے، انسان کی عزت لوٹتا ہے، اس کی آبرو ریزی کرتا ہے، جذبات سے کھیلتا ہے، خوشیاں چھین لیتا ہے، مسکراہٹیں نوچ لیتا ہے، اس کے حقوق پائمال کر دیتا ہے۔ جی ہاں یہی انسان۔۔ انسان مجبوریوں سے اکثر فائدہ اٹھاتا ہے، اس کی بے بسی سے ہر وقت مذاق کرتا ہے، بیچارگی پر آوازیں کستا ہے، معصومیت کا تمسخر اڑاتا ہے، انسانیت کا دعویدار یہی انسان !! اپنے باپ کو قتل کرسکتا ہے، اپنی پیاری ماں کا گلا بھی گھونٹ سکتا ہے۔ اپنی معصوم بہن اور لاڈلی بیٹی کی عزت پر ڈاکہ بھی ڈال سکتا ہے، اپنے پڑوسی کو تباہ و برباد کرسکتا ہے، اپنے دوست کے پنٹھ (پیٹھ) میں چھڑا بھی گھونپ (گھونپ) سکتا ہے، ذخیرہ اندوزی کر کے اپنے ہم وطنوں کو بھوکوں مار سکتا

ہے،اور پکڑے جانے پر رشوت دیکر بے قصور اور بے لاگ ثابت ہونے کی مہارت بھی رکھتاہے۔اور ترقی پسندی کا علمبردار یہ انسان!!!روٹی کیلئے بلبلانے اور بھوک سے تڑپتے ہوئے کسی انسان کو دیکھ کراس پر ترس کھانے کے(کی) بجائے غصہ کھانے میں فخرمحسوس کرتا ہے،سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے کسی مفلس کو دیکھ کرنفرت سے منھ پھیر کر چل دینے میں اپنی شان سمجھتا ہے،کسی غریب عورتوں کے چیتھڑوں میں جھانکتے ہوئے گورے گورے جسم کو اپنی ہوس زدہ نگاہوں کا نشانہ بناتے ہوئے خود کو یوسف ثانی سمجھتا ہے،کسی دوشیزہ کے خوبصورت چہرے کو تیزاب سے جھلس(جھلسا) کر عاشق اعظم ہونے کا دعویٰ کیا کرتا ہے،چلچلاتی دھوپ اور تپتی ریت پر کسی معصوم بچے کو ننگے پاؤں چلتا دیکھ کراس کے دل میں ٹیس تک بھی پیدانہیں ہوتی۔اور یہی فرشتہ سیرت انسان ـــــــــ چہچہاتے پرندوں کو چوکڑی بھرتے ہرنوں دودھ دینے والے جانوروں کو تیتروں کو بٹیروں کو چوہوں بلیوں کتوں کو کیڑوں مکوڑوں کو مچھلیوں کو مینڈکوں کو مرغوں کوغرض کہ ہرجاندار کو کھا جاتے ہیں،لذت محسوس کیا کرتے ہیں،اوراس رحم دل انسان سے چرند پناہ مانگتے ہیں،پرند پناہ مانگتے ہیں،درند پناہ مانگتے ہیں،چوپائے پناہ مانگتے ہیں،ہمسائے پناہ مانگتے ہیں اپنے اور پرائے بھی پناہ مانگتے ہیں ـــــــ !اور آج کے اسی حضرت انسان کو انسان سے بو آتی ہے۔اور ـــــ یہی انسان راہزن بھی ہے قاتل بھی ہے،عصمت فروش بھی ہے اور آبرو ریزی کرنے والا وحشی اور درندہ بھی ہے اور شرافت کا پتلہ یہی انسان ـــــ دھوکے باز ہے،پتے باز ہے،قمار باز ہے بیٹر باز ہے کبوتر باز ہے ڈرے باز ہے،نظر باز ہے اور نہ جانے کیا کیا باز ہے۔ یہ انسان جب لیڈر بنتا ہے تو قومی یکجہتی میں دراڑیں ڈالدیا کرتا ہے،فرقہ وارانہ فساد،مذہبی جنون کا سیلاب خوبصورت عمارتیں اور سرکاری بسیں نذر آتش،خون خرابہ اور خانہ جنگی اس کی تقریروں کا حاصل ہوا کرتا ہے،اور جب یہی انسان حکمراں ہوتا ہے ـــــ تو وطن کی تقدیر اپنی اپنی تحریروں سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا اپنا فرض اولیں سمجھتا ہے،مخالفوں کو بے غیر قصور جیل،طلبائ(طلبہ) پر اندھا دھند لاٹھی چارج اور ٹیر گیس امن کے نام پر پرامن مظاہرین پر بے تحاشا گولیوں کی بوچھار۔ جھوٹے مقدمات بھی ہوتا ہے،اس کا سیواہ(شیوہ)اور یہی نیک انسان جب سرمایہ دار ہوتا ہے تو

کالا دھن اس کے تہہ خانے میں قوم کی عزت اس کے ایر کنڈیشنڈ بستر پر مزدوروں کا خون،اس کے ہونٹوں پر اور سرکاری افسر اس کی،، پاکٹ،، میں ہوا کرتا ہے۔اور یہی انسان جب محافظ قانون بنتا ہے تو عوام کے جان و مال عزت و ناموس سخت خطرے میں ہوتے ہیں،اور صاحب ایمان یہ انسان!!!

جب کسی مونسپلٹی (میونسپلٹی) کا سکریٹری کسی مارکیٹ کمیٹی کا پردھان یا کسی نیم دھارمک سنستھا کا خزانچی ہوتا ہے تو شہر کی صفائی یا دیہاتی لوگوں کی بھلائی یا تقسیم اشیاء میں یکسانیت اخراجات کا صحیح بل بنانے کے (کی) بجائے قومی سرمایہ کو ہڑپ کرنے میں زیادہ کمال دکھاتا ہے۔اور جب یہ انسپکٹر فوڈ اینڈ سول سپلائز ہوتا ہے تو اکثر اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا سگنل دیدیا کرتا ہے۔اور جب یہ حضرت انکم ٹیکس وصول کرنے پر تعینات ہوجائے تو زیادہ تر ٹیکس سرکاری خزانے میں جانے کے (کی) بجائے اس کم بخت کے جیب میں خود بخود پہنچنے لگتے ہیں۔امن کا نعرہ بلند کرنے والا یہ انسان ! امن کا دشمن ہے،انصاف کا قاتل اور اخلاق کا بہتری ہے۔جیو اور جینے دو کا نعرہ بلند کرنے والا یہی انسان۔آج جنگ کے لئے سرگرم،حسین وادیوں کو ویران کرنے کے درپے،سنسار کو ہم ہستی سے مٹا دینے کے لئے کوشاں۔چاند اور ستاروں کو جھلس دینے کے لئے بیتاب ہے ــــــ ہیروشیما کی تباہی اور بربادی ناگاساکی میں بےقصور انسانوں کی لاشوں کے انبار۔ویت نام میں مدت سے گولہ باری۔کشمیر میں آئے دن بلاوجہ دھائیں دھائیں۔سیالکوٹ برئی۔کھیم کرن اور ڈوگرائی کے مورچوں پر تلف ہوجانے والی انسانی زندگیاں اس کے کارناموں کی (کے) منہ پر بولتی تصویر ہیں ــــــ یہ انسان !۔ وشواس گھات کا پتلہ۔بےحیائی کا مجسمہ۔قتل و غارت کا بت۔جراثیم کا اینچو (اسٹیچو) اور درندگی کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔یہ دیوتا نما انسان۔شریفانہ لباس میں اپنی عیاری کو۔ سادھو کے بھیس میں بدمعاشی کو پرہیزگاری کے سوانگ (سوانگ) میں اپنے عیبوں کو چھپانا خوب جانتا ہے ــــــ! بڑی بلا ہے یہ کم بخت ــــــ خواہش زر میں یہ جیب کاٹ سکتا ہے۔فریب دے سکتا ہے اور قتل بھی کرسکتا ہے ــــــ کیوں حضرت؟ آج کے اس انسانوں کی کرتوتوں پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد کیا کوئی انسان ہونے کا دعویٰ

کرنے کی جرات کرسکتا ہے اور اس بھلے مانس کو اگر کچھ عرصہ اور اسی طرح اپنی معنی مانیاں (من مانیاں) کارستانیاں۔ ریشہ دوایاں (دوانیاں)۔ بدعنوانیاں بے ایمانیاں اور بے پناہ شیطانیاں کرنے کا موقع ملتا رہا تو یقیناً وہ دن دور نہیں جب خدا کی خدائی بھی سخت خطرے میں ہوگی اور عین ممکن ہے خدا کی مایہ ناز تخلیق خدا کے خلاف گھراؤ کر کے زبردستی اس کی خدائی اختیارات چھین کر خود خدا ہونے کا اعلان کر دے۔

تو لیجئے محترم۔اب آدم ذاتی کا بیان ختم شد اب آپ بتائیں کیا خیال ہے۔کہیں مار پیٹ کا ارادہ تو نہیں۔خیر اچھا۔اب آپ کی خیریت کیسی ہے۔کسی کا تحفہ قبول فرمائیں؟

کسی کا بھیجا ہوا یہ تحفے　　گلے سے اس کو لگا کے رکھنا
لگے نہ نظر آپ کو نظر کسی کی　　نظر سے اس کو بچا کے رکھنا
تیری بھی دھڑکنیں ہیں اس میں شامل　　ہزار شکوے ہیں لیکن ائے دل

تو اب اجازت دیں۔　　خدا حافظ

دستخط

محمد زین الدین

❑❑❑

{مناظر اہل سنت کی تیسری تحریر}

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مدت گزری جواب نہ آیا۔،آیا تو،،بے جوڑ مضمون پایا۔نٹ نے نٹنی کو نٹ بدھیاں میں لایا۔نتیجہ دیکھا نتھنی اترا۔نتھنے پھولایا۔للا کوللو نہ رہا۔مطالبہ تھا،،انہیں باتوں کو کسی اچھے جانکار سے صحیح لکھوا کر بھیجو،،تہمت دیا تو،،عبارت سلیس اردو،،میں مانگی گئی۔سمجھا گیا۔ہائے رے سلیس اردو نہ املا درست نہ الفاظ صحیح نہ موقع استعمال کا پتہ نہ بے جوڑ ہونے کی خبر۔پھر ترتیبی بے خطر۔علامت تذکیر چھوڑا تانیث جوڑا۔تانیث آزاد ہوئی تذکیر سمایا۔اندھا دھند شعر گوئی۔عبارت کیا چھلکتے گمرہی۔مگر اب بھی آپ پر میرا رن ہے پھر بھی آپ کو اسے جواب سمجھنے کی دھن ہے۔یہ آپ کے پیشواؤں کی پرانی دَین ہے۔سمجھ میں آیا آپ بے چین ہیں۔نہ آیت کا ٹھکانہ دیا۔نہ حدیث کا نشانہ پایا۔فقط عجز کی جھنجھلاہٹ سوار۔بدحواسیوں کا انبار۔اگر چہ،،جواب جاہلاں باشد خموشی،،کی تلوار دم بریدن کو کافی تھا،اور **هَل یستوِی الّذِینَ یَعلَمُونَ وَ الّذِینَ لَا یَعلَمُونَ** ط کی ڈھال ایمان مومن کو شر عدو کیلئے شافی تھا،آپ سے حرف شکایت ہی کیا۔**لَستُ متفرغاً للجهل و السباب**۔یہ خرافاتی تحفہ آپ کو مبارک ہو اس پر آپ کو ناز ہے،ان خرافات کی مجھے فرصت کہاں۔ہاں مگر ہاں۔**اتماماً للحجة و هضما لِنَفسِهٖ** آخری مخاطبہ ہے جبکہ مکر و دجل سے لازم آپ کو توبہ ہے۔

دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستم گر ؎ کچھ تجھ کو مزہ میرے آزار میں آئے

اولاً۔کیا اس خط میں وہی باتیں ہیں جس کو آپ نے پہلے پوچھا تھا اور میں نے اسی کو صحیح لکھوا کر بھیجنے کی ہدایت کی تھی،اگر ہاں تو نشان دہی کیجئے؟ شباب کہنہ در جام نو۔ ابتدا کی تو کہا۔،،تم فخر و ریا کاری سے بھر پور ہو،،آپ کے نزدیک فخر و ریا کاری کا کیا مفہوم ہے،اگر علمائے کرام و مشائخ عظام کے کسی تسلیم شدہ اصول کو بتانا اور اس پر

عمل کرنا،آپ کی پانچ دھاری عقل میں فخر وریا کاری ہےتو پھرعلمائے کرام کی باتوں پرعمل کرنے کی کیاصورت ہوسکتی ہے،کیاعلمائے کرام نےفخر وغرور کاسبق سکھایایافخر وغرور سے دور رہنے کی تعلیم دی،جوفخر وغرور کادرس دے تمام بڑی بڑی شخصیتوں نے انہیں بڑے بڑے القاب سے کیوں یاد کیا۔ان کے بتائے اصول سے سند لائے۔کہئے؟اس اصول کو بتانے والے یاعمل کرنے والے کی عبادت بارگاہ یزدی میں مقبول نہیں ہوتی (جیسا کہ آپ نے لکھا ہے)توجن عظیم ہستیوں نے اسے مرتب کیا،جن عقلاء نے اسے بلا چوں و چرا تسلیم کیااورعمل جاری رکھاوہ لوگ فاخرور یا کار ہوئے یانہیں؟فاخرور یا کار ہوئے توان کی عبادت قبول ہوگی یانہیں؟آپ نے ان علمائے حق کو ریا کار اور ان کی عبادت کو نا مقبول بتا کر ان سے اپنا رشتہ منقطع کرلیا یانہیں،اورعلمائے حق سے قطع تعلق کرنے والا شیطان کا پیرو ہے یانہیں۔

اور فاخرور یا کاری نہیں تو کیا وجہ ہے کہ جن لوگوں نے اس کو مرتب کر کے اس پر عمل کیااورعمل کی اجازت دی وہ لوگ فاخرور یا کار نہیں اور ہم صرف عمل کرنے ہی سے ریا کار ہو گئے اس صورت میں ترجیح بلا مرجح لازم آئی یانہیں اور ترجیح بلامرجح باطل ہے یا نہیں؟باطل پر عامل اوراس کی ہدایت کرنے والا باطل ہے یانہیں؟کچھ ضرور بولئے؟

آپ نے لکھا کہ،،حدیث میں آتا ہے کہ فخر وغروراور ریا کاری کرنے والوں کی عبادت بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوتی کیوں کہ تم نے اپنے خط کے نوٹ میں یہ درج فرمایا ہے،،آخر یہ کس حدیث کا ترجمہ ہے،متن حدیث کی عربی عبارت کس بلا سے جان چھڑانے کے لئے ذات شریف نے نقل نہ کیا۔کیا آپ اپنی ہی طرح دوسرے کوبھی حدیث وعربی سے کورے سمجھتے ہیں اس کی عربی متن جلدی بھیجئے؟

اس کے بعد رقم طراز ہیں،،ایک بات اور لکھتے ہو کہ عبارت سلیس اردو میں ہونی چاہئے،،یہ آپ کا سفید جھوٹ ہے یانہیں؟ہم نے لکھا تھا صحیح لکھوا کر بھیجو،اور یہ بھی آپ کی سمجھ کا قصور ہے کہ غلط عبارت لکھ کر کہیں کہ،،عبارت کے سمجھنے سے تم قاصر ہو،،یہ آپ پر صحبت کا اثر ہے________

یہ خوب رہی،،رضا خانیوں کو وہ عقل کہاں جو ہماری باتوں کو سمجھ سکے یہی وجہ ہے

کہ اس کا سر اس کا دم جوڑ کر ترجمہ کا مفہوم کو غلط قرار دینے میں بڑا ناز وفخر سمجھتا ہے،، سچ بتایئے کہ قرآن کریم کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے آپ کے اردو کی غلط عبارت اور آپ کی باتوں کا سمجھنا لازم ہے،جس کی وجہ سے آپ قرآن کریم کے ترجمہ کو سمجھنے کا معیار ایسی باتوں کو بتا رہے ہیں ـــــــــ کیا اس کے لئے مفسرین کرام کی تفسیریں کافی نہیں اور آپ دیوبندیوں سے پہلے کے مسلمانوں نے صحیح سمجھا تھا یا غلط؟ــــ اس گلفشانی کو دیکھئے ،،مناظرہ سے کچھ نہیں ہونے کو پیارے،، حالانکہ شرح فقہ اکبر میں ہے۔**قال فخر الاسلام۔قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفقو رائی و رائیہ علی ان من قال بخلق القرآن فھو کافر**۔امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔اس میں امام ابو یوسف فرمارہے ہیں کہ میں نے امام اعظم سے مناظرہ کیا اور خلق قرآن کے مسئلہ میں دونوں کی رائے متفق بھی ہوگئی۔معاملہ الجھا نہیں بلکہ الجھا ہوا سلجھ گیا، بتایئے مناظرہ سے فائدہ ہوا یا نہیں مناظرہ سے بات بگڑ گئی یا بنی، بلکہ اسی سے تو جواز کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ درمختار میں اس کے جائز ہونے پر مکمل ایک بحث ہی ہے۔

اے ثنا خوان بہاراں تجھے معلوم بھی ہے چاک دل چاک جگر چاک قبا ہیں کتنے

آپ لکھتے ہیں،، یہ تو امن وچین کا دشمن ہے اس سے بات بنتی نہیں بلکہ بگڑ جاتی ہے،، آپ کے شاہ اسحٰق صاحب نے ایک پادری سے مناظرہ ٹھانی، اس وقت مولوی فرید الدین صاحب اور مولوی محمد یعقوب صاحب دونوں نے شاہ صاحب سے عرض کیا آپ مناظرہ نہ فرمائیں آپ ہم کو اپنا وکیل بنائیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس نے مجھ کو ہی دعوت دی ہے میں ہی مناظرہ کرون گا۔(ارواح ثلثٰہ ص113)

آپ کے شاہ صاحب امن وچین کے خلاف مناظرہ پر اصرار کیوں کیا، اور آپ کے دونوں مولویان نے امن وچین کا دشمن کیوں بننا چاہا، آپ کے شاہ صاحب نے بقول آپ کے بات کیوں بگاڑ دی، اس کے علاوہ منظور سنبھلی نے بار بار مناظرہ کرکے حق بات

کو کیوں بگاڑا۔۔۔۔۔۔ہاں اب کھلا کہ اس دن آپ لوگ عبدالمنان کے گھر آدھی رات کو اچانک امن وچین کے خلاف مناظرہ کے لئے پیر کی دھول سر پر اڑارہے تھے،آپ بول تو گئے مگر سمجھے نہیں،اب

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تم ہو مسیحا تم ہی سمجھ لو میں کیا جانوں درد کدھر ہے

عبارت،،کوا کھاؤ یا نہ کھاؤ،قیام کرو یا نہ کرو،عالم الغیب جانو یا نہیں جانو،بڑا بھائی کہو یا چھوٹا بھائی وغیرہ وغیرہ یہ ساری چیزیں ہم کریں تو بھی کوئی پرواہ نہیں اور نہیں کریں تو بھی کوئی پرواہ نہیں،یہ سارے کے سارے خرافات ہیں،،۔۔۔۔۔۔جی ہاں ہم یہی کہتے ہیں کہ ہم کوا نہ کھائیں،حلوہ کھائیں، قیام کریں،سرکار کو عالم غیب مانیں،بڑا بھائی نہ کہیں تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ۔۔۔۔اور۔۔۔۔ آپ کا کوا کھانا قیام نہ کرنا،عالم غیب نہ ماننا،بڑا بھائی کہنا یہ آپ کے خرافات ہیں اوران خرافات کی کوئی پرواہ نہیں۔

جناب من!مانا کہ جب برابر ہی ہوا تو دونوں خرافات کیسے ہو گئے،یہ تو ایسے ہی ہوا جیسے کہا جائے آپ مومن بھی رہے پھر بھی کوئی پرواہ نہیں کافر بن جائے تو بھی کوئی پرواہ نہیں مگر دونوں کے دونوں منافقت۔۔۔۔۔۔ کچھ تو سمجھ کر کہے ہوتے۔آپ بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔

آپ کہتے ہیں،،پیارے گالی گلوج سے کام بنتا نہیں بلکہ بگڑتا ہے،،بالکل درست سولہ آنے صحیح،مگر ایک سطر بعد یہ کیا لکھتے ہیں،،تم ایسے بیوقوف ہو،ایسے ہو،کہیں لکھتے ہیں،،رضاخانیوں کو وہ عقل کہاں،گھوڑے کا ٹٹو،اللہ ورسول تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہے،کہیں لکھتے ہیں،تم مولانا کو عقل وتمیز ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ،بتائیے جناب یہ سب گالیاں دیکر آپ نے کام کیوں بگاڑا۔میرا یہ قول سوفی صد صحیح ہوگا،تم بولتے ہو مگر سمجھتے نہیں۔کیا کسی بھی میری تحریر میں میں نے آپ کو گالیاں دی ہے تو بتائیے،ورنہ **لَعنةَ اللهِ عَلَى الكَاذِبِينَ**۔ہم نے گالی نہ دی کام بنایا۔آپ نے گالی دی کام بگاڑا۔صحیح ہے میرے مذہب میں ایمان کو سنوارنے کی تعلیم ہے اور آپ کا مذہب آپ کو بگاڑنے کی تعلیم دیتا

ہے، جتنی گالی دے چکے اور جتنی دیں گے سب آپ کو مبارک، گنتی کیجئے۔ ہم پڑھتے ہیں۔ اِنَّمَا یُوَفّٰی الصَّابِرُونَ اَجرَھُم بِغَیرِ حِسَاب ____ ذرا یہ بھی بتایئے؟ آپ نے مجھے کہیں ناسمجھ اور کہیں بے وقوف لکھا تو ایسا لکھنا آپ کے فخر وغرور کا پتہ دیتا ہے یا نہیں اور پھر آپ کی عبادت قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ ڈوب مرنے کی بات ہے شرم کو آواز دو، کہاں ہے شرم۔

عبارت،، یہ کم بخت رضاخانی لوگ آج یہ انگریزوں کا ہتھکنڈہ (1ے) بن کر طرح طرح کے فسادات جہاں تہاں کروا رہا ہے، ____ انصاف کو آواز دو۔ جانبین کی تحریریں سامنے لاؤ پھر دیکھو کس میں انگریزوں کی سنت ہے، کس نے اردو استعمال کرتے ہوئے زیادہ انگریزی لفظ استعمال میں لائے ہیں۔ یہ لیجئے!۔ آپ کے امام ربانی (مولوی رشید احمد گنگوہی) کہتے ہیں۔

،، میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے،، (تذکرۃ الرشید اول ص ۸۰)

ہتھکنڈا ہی نہیں بلکہ انگریز کو مالک ومختار بھی مان رہے ہیں۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ہندوستان میں فسادات کی جڑ آپ کے مولویان وہابیہ ہیں! __ مگر آپ کو

1ے (نوٹ:۔ اور رہی بات انگریزوں کے ہتھکنڈہ بننے کی تو علمائے دیوبند خود اپنی تاریخ سے نابلد ہے، یا تجاہل عارفانہ سے عیاری کی بلندی پر فائز ہیں، اگر اپنی جماعت کی تاریخ کا تھوڑا سا بھی مطالعہ کر لیا ہوتا تو اس طرح کے بودہ اور بے سروپا الزام کبھی عائد نہیں کرتے، دیوبندیت کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ میں آج تک کسی جانکار عالم کی ہمت نہیں ہو پائی کہ وہ اہل سنت پر انگریز نوازی کا الزام ثابت کر سکے، جبکہ علمائے دیوبند قدم قدم پر انگریز نوازی اور اس کی کفش برداری کے ملبے میں دبے لپٹے ملیں گے، اور انہیں کی انگریز نوازی نے انگریز سامراج کو استقرار و استحکام بخشا، ان باتوں کا اعتراف خود علمائے دیوبند نے اپنی تصنیفات وتالیفات میں کیا ہے، یہاں اس کا نمونہ ہمارے مناظر صاحب نے پیش کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ محمد ساجد رضا قادری)

کچھ خبر نہیں اگر کچھ معلوم نہ تھا تو خواہ مخواہ کاغذ سیاہ کر کے آپ کو کیا فائدہ ہوا، اس میری تحریر کو سب وہابیہ ملکر سمجھ کر پڑھو، تمہاری حقیقت اب حجاب میں نہیں ہے، ہٹ دھرمی سے کام چلتا نہیں ہے ___ آپ لکھتے ہیں،، اور نہ ہی ہمارے خدا کو اس کا غم و ملال ہے،، خدا کی شان میں غم و ملال کا لفظ لکھتے ہوئے آپ کی زبان وایمان کو ملال نہ ہوا، تھوڑے سے مضمون میں ہوش اڑ گئے نہ جانے قلم کی لغزش ہے یا دل کا متفقہ ___ اتنا تک خیال نہ رہا کہ غم و ملال کا لحوق مادی اشیاء سے ہوتا ہے، جو حادث و فانی ہوا کرتی ہے، وَلٰکِنَّ اللہَ قَدِیم۔ یہاں آپ نے تو،، خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے،، لکھ کر اپنے ایمان کا جنازہ نکال لیا، ___ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر شئی کو محیط ہر شئی پر شہید ہر شئی کو جاننے والا ہر شئی کو دیکھنے والا ہر شئی کی سننے والا ہے، لیکن زمان و مکان وجہت سے وجوباً قطعاً و یقیناً پاک و منزہ ہے، بدیہات ایمانیہ وضروریات دینیہ میں سے ہے، کہ زمان ومکان وجہت کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا تو جس طرح اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہی زمان و مکان کے بغیر ہمیشہ موجود تھا، ان چیزوں کو پیدا کرنے کے بعد بھی یوں ہی جگہ وقت وسمت سے پاک ہے، فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ یَکفَرُ بِاِثبَاتِ اِلیٰ مَکَانِ للہِ تَعَالیٰ فَلَو قَالَ از خدا صحیح مکان خالی نیست یکفر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے جگہ اور مکان ثابت کرنے سے کافر ہو جائے گا، تو اگر کہے گا خدا سے کوئی جگہ کوئی مکان خالی نہیں، خدا ہر جگہ موجود ہے، تو وہ کافر ہو جائے گا وَالعَیَاذُ بِاللہِ تَعَالیٰ ___ اللہ عزوجل بے شک شہید وبصیر ہے مگر جن اسماء کے معانی حقیقۃً اللہ تعالیٰ کے لئے کسی استحالہ وعیب ومنقصت پر مشتمل ہوں تو ان کو مجازی معنیٰ کی طرف پھیر کر بھی اللہ تعالیٰ کے لئے بولنا جائز نہیں، جب تک وہ اسماء قرآن عظیم یا حدیث متواتر میں وارد نہ ہوں، اس کی دلیل خود اللہ عزوجل کا ارشاد جلیل ہے، فرماتا ہے۔ وَلِلہِ الاَسمَآءِ الحُسنیٰ فَادعُوہُ بِھَا وَذَرُوا الَّذِینَ یُلحِدُونَ فِی اَسمَآئِہٖ سَیُجزَونَ مَا کَانُوا یَعمَلُونَ ط۔ یعنی۔ اللہ ہی کے ہیں بہت سے اچھے نام تو اسے ان سے پکارو اور انہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں اور جلد اپنا کیا پائیں گے ___

البتہ قرآن کریم ومتواتر حدیث میں اس قسم کے اسماء وصفات وافعال استعمال ہوئے ہیں وہ از قبیل متشابہات ہیں۔ جمہور ائمہ سلف رحمھم اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے

کہ امنا به کل من عند ربنا (اس مسئلہ کا تفصیلی بیان مدلل تبیان قوارع علی المجسمة الفجار میں دیکھیں) اپنی طرف سے کچھ نہ کہیں، اب بولئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر کا لفظ قرآن کریم یا حدیث متواتر میں کہاں استعمال کیا گیا ہے، پتہ دیجئے؟ آپ کو کس نے استعمال کی اجازت دی کہ آپ نے استعمال کیا۔ بتائے یہ قرآن کریم اور حدیث متواتر کی مخالفت ہوئی یا نہیں، قرآن و حدیث کی مخالفت کرنے والا ایمان سے خارج ہے یا نہیں؟______ آخر آپ اتنے بدحواس کیوں ہو گئے تھے، اگر قرآن وحدیث پر نظر نہ تھی یا اس کے قریب آئے کہ ہوش اڑے تو صاف اقرار کرتے نحن لاتعلمون اور اولوالالباب کے دروازہ پر دستک دیتے

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے　　کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

آپ لکھتے ہیں،، اللہ و رسول تمہارے طرح بے وقوف نہیں ہے،، یعنی تم زیادہ اللہ و رسول کم۔ توبہ توبہ مثال و مثل لہ کا استعمال دیکھئے آپ نے اللہ و رسول کو بے وقوف مانا یا نہیں بر تقدیر اول آپ کافر ہوئے یا نہیں؟ ہر بے وقوف دوسرے کو بے وقوف سمجھتا ہے ____ نہ جانے آپ کو کب سے نشے کی عادت پڑی ہے، دوسرے کو بے وقوف بناتے ہوئے خود بے وقوف بنے، چاہ کن را چاہ درپیش______

کفر و گمراہیت کی برہنہ تصویر

اس کا پتہ نہ پوچھ بس بڑھے چلو　　ہوگا کسی گلی میں تو فتنہ اٹھا ہوا

انسان کی پوری کہانی آپ کو یاد نہیں جناب، ضرور آپ نے کچھ کھویا ہے، یاد دلاتا ہوں، سنئے اور سر دھنئے،، خدا نہ جانے کیا کیا پاپڑ بیلے ہوں گے،، توبہ توبہ! خدا کی عظیم وجلیل شان میں پاپڑ بیلنے کا لفظ۔ تف! ایسی عقل و دانائی پر______ کون کون مشکلات کا سامنا کیا ہوگا۔ ہزار بار توبہ، خدائے قدیر کو مشکلات کا سامنا۔ سامنا ہی کا لفظ کیا کم تھا لیکن مشکل نے آپ کو مشکل میں ڈالا۔ اس میں صراحۃً اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَئیٍ قَدِیر کا انکار ہے، عاجز و مختار میں کیا فرق ہے، اور عاجز مان کر بھی کوئی مومن رہ جائے تو آخر ایمان کس چیز کا نام ہے۔ لیس کمثله شئی کا کیا مفہوم ہے، شرح فقہ اکبر میں شرح النوی کے

حوالہ سے ہے، قَالَ نعیم بن حماد من شبہ اللّٰہُ بِشَیْئٍ مِنْ خَلْقِہٖ فَقَدْ کَفَرَ وَمَا اَنْکَرَ مَا وَصَفَ اللّٰہُ بِہٖ بِنَفْسِہٖ فَقَدْ کَفَرَ ــــــــــــــ

کیا کیا ساز وسامان اسے اکٹھے کرنے پڑے ہوں گے، کارآمد لمحے برباد کئے ہوں گے، اپنے شعور کی تمام تر طاقت صرف کرنے کے بعد ــــــ برباد کئے ہوں گے ــــ شعور ــــ تمام تر طاقت صرف کرنا، مجبور اور عاجز مادی حادث کی شان ہے، قطعی خدا کی شان کے لائق نہیں ــــ اسے دیکھتے ہی کسی بھی مسلمان کا کان پھڑک اٹھے گا، مسلمان کا ہر ہر بچہ چیخ پڑے گا، کہ یہ کسی ایماندار کی بولی نہیں، کسی دیوانے مجنون دہریہ کا کلام ہے، میں نے پہلے ہی کہا تھا (کہ تم) میرے مخاطبہ کے لائق نہیں، اتنی بات تک نہیں سمجھتے، علمی مضامین پیش کرنا آپ کے لئے ایسا ہی ہلکی ہے جیسے بھینس کے سامنے بین بجانا، ــــــ شرح فقہ اکبر میں ہے۔ مَنْ وَصَفَ اللّٰہُ فَشَبَّہَ صِفَاتَہٗ بِصِفَاتِ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ فَھُوَ کَافِرٌ ــــــــــ

اور اس کا یہ عزیز ترین اور چہیتا بیٹا (انسان) و لاحول و لاقو الا باللہ ــــ صریح آیت لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ سے چھوڑا اور لَیْسَ لَہٗ مَمَاثِلاً وَمَجَانِسًا وَمُشَابِھًا وَمَوَانِسًا وفِیْہِ رَدٌّ عَلٰی کُفَّارٍ مَکَّۃَ حَیْثُ قَالُوْا الْمَلَائِکَۃُ بَنَاتُ اللّٰہِ وَعَلٰی الْیَھُوْدُ حَیْثُ قَالُوْا عُزَیْرٌ ابْنُ اللّٰہِ سے منہ موڑا، مثل کفار اور یہود و نصاریٰ ۔ ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　　آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا

خدا کو آپ نے لکھا۔ خوشی سے جھوم اٹھا ہوگا۔ کیا آپ نے گنگوہ کے خدا کو سمجھ رکھا تھا۔ خدا تو جسم سے پاک ہے، شرم کرو؟ جھومنے کا تعلق جسم اور مادے سے ہوتا ہے، خدائے پاک اپنی زبان مبارک سے۔ یقیناً نظام قدرت نے ہلکی سی کپکپی محسوس کی ہوگی۔ خالق ارض وسما پھولا نہ سما تا تھا، بیچارے خدا کو کتنی پریشانی ہوئی ہوگی۔ خدا کے لئے زبان۔ نظام قدرت کے کپکپی کا یقین۔ محسوس۔ بیچارے۔ پریشانی، تکلیف معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ــــــ معلوم ایسا ہوتا ہے، جیسے کسی مجبور محض انسان کا مرثیہ لکھنے بیٹھے ہیں، ڈرو خدائے پاک سے، اس بادشاہ غالب کی شان میں یہ الفاظ سن کر ذی ہوش مسلمان پکار

اٹھے گا، ہرگز کسی مومن کی زبان سے یہ کلام نہیں نکل سکتا، بلکہ کسی ازلی بدبخت نے اِسے چھیڑا ہے، نار جہنم نے اِسے گھیرا ہے، **لھم من فوقھم ظلل من النار۔مگر اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الاَلبَاب۔** نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں____ ڈوب مرو؟

لکھتے ہیں:۔ مجبوراً خدا_____ خدا کی جان میں جان آئی۔اس مجبور ومقہور دیوانے نے یہ نہ سوچا۔اس حیؔ وقیوم کی شان میں۔جان کیا معنیٰ۔آج تک کسی غافل نے اِسے دل میں بھی نہ لایا، چہ جائے کہ بے دھڑک لکھ کر دوسروں کے ہاتھ بھیجنا۔پھر آپ کو **اولٰئکَ فِی ضَلَال مُبِین** نے گھیرا ہے،اور **اِنَّکَ مِن اَصحَابِ النَّارِ** کا پھیرا ہے____ ان پندرہ سطروں میں آپ کا وہ برا حال ہے، جو دیکھنے کے قابل ہے، یہ آپ کے باپ داداؤں کی پرانی ریت ہے،

کانٹوں کے انتقام کی شاید خبر نہ تھی پھولوں پہ ہاتھ ڈالنے والے اچھل پڑے

آپ کے قصے کا آخر:۔ صرف داغدر انسانوں کی فہرست نظر آئی____ صحیح ہے،**اَلْمَرْءُ یَقِیْسُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔**

آدمی اپنے ہی احوال پر کرتا ہے قیاس چور کو سب نظر آتے ہیں چور

ہم نے تو انسانوں ہی میں نبی، ولی، قطب، ابدال، غوث وخواجہ سب دیکھا____! آپ کے (رشید احمد) انسان کی صورت میں فرشتہ (تذکرۃ الرشید ص209 جلد دوم) کو چوہوں، کتوں، مینڈکوں کے بارے میں تو بتا نہیں سکتا، مگر کالا کالا کوا، بکرے کا کپورا کھاتے ضرور دیکھا ہے۔ممکن ہے آپ کی معلومات میں وہ بھی موجود ہو۔**فاتھم العذاب من حیث لا یشعرون**

جنوں کو خود نہیں معلوم اپنی کارفرمائی ہوا کیا آستینوں کو گریباں پہ کیا گزری

خیال رہے_____ جہاں بھی آپ کے خط کی عبارت نقل کی گئی ہے بعینہٖ نقل کی گئی ہے، اس میں اپنی طرف سے کچھ نہ جوڑا گیا نہ اس پر اپنی طرف سے کچھ کہا، بلکہ آپ کی باتوں پر جو چیز لازم آتی ہے اس کو میں نے الزاماً آپ سے پوچھا ہے لہٰذا اس سے قبل والے خطوط کے بھی جواب دیں اور اس کا بھی جواب دیکر اپنے اوپر سے الزام کو دور کریں۔اس کو خوب یاد رکھئے۔جواب تنقیح طلب چاہیئے؟ ورنہ اگر آپ نے پوری

برادری ملکر تمام مولویان وہابیہ کو اپنی پشت میں لیکر بھی میری صحیح باتوں کا صحیح جواب نہ دیا بلکہ کچھ نیا شگوفہ لکھ کر اسی پر فخر کیا یا مطلقاً جواب سے جان بچائی تو **هُوَ الخُسرَانُ المبِین**، آپ کے لئے طریق مفر تنگ **اِنَّکَ مَیِّتٌ وَاِنَّھم مَیِّتون** ــــــــ بہرحال آپ کا پیچھا نہ چھوٹے گا، اِدھر اُدھر کی ڈینگوں سے کام نہیں بنے گا، اٹھو، سب ملکر اٹھو، جواب دو جوڑ ملکر جواب دو، اپنے کئے ہوئے ہی کا جواب لاؤ، اپنی طرف سے کچھ پوچھنے میں تو آپ کو دم نہیں، اتنے ہی میں سب سو چکے، سوتے ہوئے کون چرواہا بےخبر رہے، بےحیائی چھوڑو، اب حیا سیکھو، ورنہ عوام تمہاری طرح وگنگوہی جی کی مانند دوپہر کے چمکتے سورج کا انکار کردے گی۔

تمہیں اپنے بناسپتی نبی کی قسم المدد یا عزازیل کا نعرہ لگا کر سب کو دیکھاؤ، پڑھو اور یہاں سے لیکر دیوبند تک، دیوبند سے لیکر نجد تک مدد چاہو، اور لکھو یا نہیں تو قسم کا کفارہ تمہارے اوپر رہا، ادا کرو جلد ادا کرو۔ ورنہ اسی کو لیکر قبر میں سوؤ گے، گرز پڑے گا، دھما کے آئیں گے، لوگ کان لگائیں گے، لعنت پڑیں گے، بیٹے چپکے فاتحہ پڑھیں گے، پھر بھی چھٹکارا نہ ہوگا، بعد کو ڈر کر ثواب پہونچاؤ گے، ڈرو! ابھی سے قبر کے عذاب سے خوف کھاؤ، حق کو پہچانو، سب این وآں سے منہ موڑو یہ لوگ تمہیں وہاں بچا نہ سکیں گے، وہاں وہی پیارے رسول (صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم) کام آئیں گے، خدا آسانی کرے گا، خوش قسمت کو اتنا ہی تھوڑا کافی ہے، بدقسمت ہمیشہ اس کے نافی ہے۔

{تصویر کا دوسرا رخ}

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا بس میں پہچان گیا تیری پہچان یہی ہے

سر اٹھاؤ میرے شروع کا مضمون دہراؤ پھر اسے دیکھو یہ ہے آپ کی سلیس اردو ــــ اس کا ذم، عالم کی علم، دکھلا و اعبادت، اپنی ضمیر، اپنی خالیق، داغ و غالب سے جو نہ ہوسکا تھا، جناب نے کر دکھایا ــــ یاد رکھئے، ضمیر بمعنیٰ قلب مذکر ہے، اور وہ ضمیر جو نحو وصرف میں غائب حاضر متکلم کا اسم ہے، وہ مؤنث استعمال ہے، اصل بات یہ ہے آپ

کا سیاہ ضمیر سفید سیاہ سب کو برابر جانتا ہے ــــــ ہر چیزوں، طرح طرح کا فسادات، لوگ پرواز کر بیٹھا، واحد وجمع کے استعمال میں امتیاز نہیں۔ جاہل عالم متضادین میں کون سی اضافت ہے، گھوڑے کا ٹٹو کون سا محاورہ ہے، جملے کے شروع میں،،تم،، اختتام میں فرمایا ،،لکھنا،، یہ آپ کی اردو دانی کا پتہ دیتا ہے۔ یہ چند نمونے ہیں ورنہ بے شمار اغلاط وخلاف محاورہ پر مشتمل ہے، یہ بھی آپ لوگوں کے پیشواؤں کی دین ہے کہ نبی کو اردو سکھاتے ہوئے کلام کو مؤنث استعمال کیا اور نبی کو معاذ اللہ چوہڑے چمار سے تشبیہ دیتے ہوئے مخلوق کو مذکر استعمال میں لایا۔ یہ ہمارے نبی سرکار دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کا معجزہ ہے کہ ان کو اردو سکھاتے ہوئے خود اردو میں غلطی کر بیٹھے۔ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا　　جو چیرا تو ایک قطرہ خون نہ نکلا

یہ آپ کے گمراہ کن خط کا جواب ہے، ان میں اگر کوئی جواب قابل قبول نہ ہوتو دلائل سے اس کی کاٹ کریں، پھر اس مرحلہ سے گزر کر میرے سوالات کا نمبر وار جواب دیں اور اگر جواب لکھنے میں پرانی عادت کے مطابق دھاندلی سے کام لیں گے اور کسی غیر متعلق بحث کا نیا سوال کھڑا کریں گے، اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ تیلی کے بیل اور رٹو طوطے۔ احیائے علم وخدمت دین کے بجائے کلمہ گویان اسلام میں فتنہ وفساد واختلاف کا فروغ چاہتے ہیں۔

فَالٰی اللہِ تَعَالٰی المُشتَکی الّٰھُمَّ(اللّٰھم) رَبُّ العِزَّ وَالھِدَایَ صَلِّ وَسَلّم بَارِک عَلٰی خَاتِمِ الاَنبِیاءِ سَیِدِنَا مُحَمَّدِ ن المُصطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَاَزوَاجِہٖ وَ عِترَتِہٖ وَابنَہ السَیّدِ الکَرِیمِ الغَوثِ الاَعظَمِ الجِیلَانِی اَجمَعِین وَآخِرُ دعوٰنَااَنِ الحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰالَمِین۔

فقط
محمد ظہور حسن رضوی
آباد پور، کٹیہار بہار
15/ جولائی 1984ء

❑❑❑

{دیوبندی مناظر کی تیسری جوابی تحریر}

786

اولوالالباب کے زمرہ میں اپنے آپ کوشمار کرنے والا کا ایک پرزہ موصول ہوا، واقعی دوسروں کو نااہل کہنے والاخود نااہل کا شکار بنا،سمجھ گئے پیارے،، کھٹاانگور کون کھائے،،تم اپنی عادت سے مجبور ہو، جسے اپنی غلطی کا احساس نہ ہو، جسے جھوٹ وسچ کی تمیز نہو،اس کا خدا حافظ۔

عبارت:______ زین الدین نے روٹی کھائی،،صحیح یا کھایا بھی؟ دونوں صحیح ہیں،کیا خوب واہ رے قواعد کے ماسٹر۔۔قاعدہ۔۔اگر علامت فاعل موجود ہواور علامت مفعول موجود نہوتوفعل مفعول کے مطابق ہوتا ہے،جیسے زید نے روٹی کھائی_____ اگر فاعل اور مفعول دونوں کی علامتیں موجود ہوں توفعل ہمیشہ واحد مذکر غائب ہوتا ہے جیسے ملکہ لونڈیوں کوطلب کیا۔

قاعدہ:۔ اگر مفعول کیلئے علامت مفعول مذکور نہ ہوتو فعل مفعول کے مطابق ہوتا ہے جیسے،حامد نے اپنی چھڑی سیدھی کی۔لہذا زین الدین نے روٹی کھایا،،کسی بھی قاعدہ سے صحیح نہیں_____ طرز نگارش کا صفحہ 141۔اورصفحہ 143 ملاحظہ فرماؤ۔

عبارت:۔اس عورت نے کہا،،صحیح ہے کیوں کہ یہاں مفعول نہیں ہے_____ اگر وہاں مفعول کا استعمال کیاجائےتواس عورت نے کہا،،کے بدلے اس عورت نے بات کہی،،ہوجائے گا۔اس لئے دھیدھرونے،،علامت تذکیر چھوڑا،تانیث جوڑا،،صحیح نہیں ہے۔ضمیر سے متعلق فیروز اللغات صفحہ 663 کا حوالہ تم نے دیا ہے،یہ فروز اللغات ہے،یافیروز اللغات،کیاعالم لوگ فیروز کوفروز لکھا کرتے ہیں۔

واہ رے خوب! تمہاری طنز وطنزاً کا کوئی جواب نہیں،جبکہ فیروز اللغات صفحہ 431وسعید اللغات صفحہ 733 میں بلاتفریق معانی مختلف مؤنث ہی لکھا ہے،اب ان لغات میں تطبیق دینا تمہارا فریضہ ہے،ہمارے لغات کی تغلیط اور ہمارے لغات کی صحت کا

دعویٰ بھی بلا دلیل باطل ہے، لہذا مجھ سے اس کی تطبیق سنو۔ بعض ادباء مطلقاً کلمہ ضمیر کومؤنث استعمال کرتے ہیں، اور بعض مذکر ومؤنث۔ تمہاری تفصیل کے مطابق رہ گئی بات کہ آخر میں نے تمہاری گرفت کیوں کرنی چاہی، سولوسنو کہ میں نے اپنے پاس کی فیروز اللغات وسعید اللغات ہی کے حوالہ سے ضمیر بمعنیٰ قلب کومؤنث استعمال کیا تھا، جس پر تم نے طوفان برپا کیا کہ استعمال صحیح نہیں ہے۔ خواہ مخواہ تغلیط اور تخطیہ پر آمادہ ہوگئے، ورنہ ابتداً ہماری طرف سے غلط قسم کا مواخذہ نہ تھا، **فدناهم كما دانو**،، اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی،، تو لو اب پھر سے محاورہ کوملاحظہ فرمالو_____ بھارے کا ٹٹو۔ کرایہ کا ٹٹو_____ صفحہ نمبر 134 فیروز اللغات صفحہ نمبر 173 سعید اللغات، مؤلفہ مولانا مولوی محمد منیر صاحب منیر صدیقی لکھنوی_____ ہاں سنا نہیں بلکہ اگر حدیث کی عربی عبارت یاد نہ ہوتو سنو۔،، **واضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلو والذهب**،، اب تو آفتاب نیمروز کی طرح آشکارا ہوگیا، تمہارے سامنے حدیث شریف وقرآن مجید کے مسائل کو پیش کرنا **وضع العلم عند غير الاهل** ہی ہے، جب ہی توقرآن وحدیث سے بالکل منھ موڑ کر خواہ مخواہ لفاظی کو اپنا پیشہ بنایا ہے۔

مبسملا و حامدا و مصليا۔ اللهم اهد القوم الضالين،، اللهم کا رسم الخط دیکھو یہ ہے تمہارے پرزہ میں_____ **الهم**_____ ہاں جناب من تم نے خوب سمجھا ہے، میں تم سے ناچنے کا فن سیکھنا چاہتا ہوں،، چونکہ یہ فن تمہاری خاندانی ہے۔

فقط

محمد زین الدین

22/ جولائی 1984ء

❑❑❑

{مناظر اہل سنت کی چوتھی تحریر}

786

{تیسری تاکید}

______الاھم فالاھم مباحث کے اصول موضوعہ ھے____

کئی دن تک اصل جواب کی انتظاری کی گئی، کئی تقاضے پر (جواب آیا تو دیکھا) بے موقع قاعدہ بیانی ہے یہ آپ کی قابلت کی نشانی ہے، بات محذوف میں تھی، قاعدے مذکور کے بیان ہوئے، کہاں کے قاعدے کہاں جوڑے، بار بار آپ کے سمجھائے مانگنے پر ہم نے خود کسی لفظ کے علم فاعل اصطلاحی (مبتدا خبر وغیرہ) وعلم مفعول اصطلاحی (مفعولات وتمیز وغیرہ) بننے کے وقت چند باتیں یاددھانی کے طور پر بیان کیا تھا، چونکہ جملے میں فاعل معہ علامت وعلامت مفعول دونوں محذوف تھے مگر اصل جہل کو کون سمجھائے، جو علامت فاعل مفعول مذکور کے قاعدے لائے وہ بھی ابتدائی بچوں کو پڑھائی جانے والی کتاب ہی تک تمام قاعدے محدود ہیں سمجھا جائے، اپنا حال آپ جانیں، کنویں کا مینڈک دریا کا حال کیا جانیں_____ بلکہ کنواں بیچا ہے کنویں کا پانی نہیں بیچا_____ آپ کب کے اصل موقف سے ہٹے، تمام تحریریں کسی ذی فہم سے دیکھا (دکھا) کر معلوم کریں، آبادپور سے بارسوئی تک کے اصاغر واکابر وہابیہ نے ملکر یا سہارنپور ہی سے منگا کر بھی جواب نہ دے سکے، ہاں مگر گھبرا کر ذاتیات پر اترے۔ اسم بامسمیٰ کے باوجود،، جھانٹو؟،، کبھی نہ کہا، تم سب کا رام لیلا تم سے زیادہ ہمیں معلوم ہے، اگر یہی بات تھی تو کیا گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی، تھانوی کی کفریات یا خود تم یا مقامی وہابیان ووہابیات کے حرمات و ذاتیات کو نہ پیش کئے جاسکتے تھے، ہمیں کیا نہیں معلوم تیری صبح وشام، اندھیرے اجالے سب میرے سامنے ہیں، ادھر بالکل نہ جاؤ ورنہ بہت جلد تم سب کی موت ہے، دونوں

ہاتھ سامنے سے پیچھے کو بندھ جائے گا، یاد ہے مجھے سب یاد ہے، مگر پھر بھی ہم نے اصول مباحث کے خلاف نہیں کیا ہے، اس لئے کہ **الا هم فالا هم** مباحث کے اصول موضوعہ ہے، _____ کیوں ایک ہی خط میں سب سوگئے ہو، لاؤ اقراری کفر (کا) جواب لاؤ، پھر آگے فروعات میں آؤ؟

ہاں ! ان دونوں مختصرلغات،، بلاتفریق معانی نہیں،، بلکہ اختصار کی وجہ سے وہاں صراحۃً بیان نہیں کئے گئے تھے،، جس کو میری حوالہ شدہ کتاب نے تصفیہ کر دیاہے،، یہ تیسرا نیا اڈیشن اضافوں کے ساتھ اور قدیم وجدید الفاظ بیان کئے گئے ہیں، اس میں پہلے کی تفصیل ہے۔ اس لئے اس کا یہاں تصفیہ کر دیا ہے، بلاسمجھے تطبیق کی توفیق نہیں، آپ نے میرا اگلا، تیسرا چھوڑ کر اپنے لئے تیسرے قسم کا یاد کیا۔
اور اسے ہی اپنی گرفت میں لایا_____ وہ بعض ادیب کون اور کس جگہ استعمال کئے ہیں، کس ڈر سے نہ پیش کیا گیا_____ سب تو تفریق کے ساتھ زبان میں لاتے ہیں، مگر مردہ ضمیرکوضمیر، ضمیر کی تمیز کہاں، آ۔ میرے ذمہ اہل تمیز کا حوالہ ہے_____ محاورہ مجاز اور معنیٰ میں تفریق نہ جاننے والا،، کرایہ کا گھوڑا، بھارے (بھاڑے) کا ٹٹو (محاورہ) کے معنیٰ کوکرایہ کا ٹٹو ہی لکھے گا، پکڑے جانے پر آئیں بائیں شائیں ہانکے گا_____ تقریباً دو ماہ سے مسلسل نچارہا ہوں، ناچتے ناچتے تم میں سے کسی کی کمرٹوٹی تو کسی کی چوڑیاں اتریں، کسی کے پیرا کھڑے تو گھنگروٹوٹے، کمر لے آئے کمرٹوٹی، چوڑیاں پہن کر آئے، چوڑیاں اتریں، کڑے بنے بیوہ ٹھہرے، پھرناچنا چاہتے ہو، نسخہ لوکمر سیدھی کرو؟ رجوع چاہتے ہو چوڑیاں پہنو، حلالہ کرو۔

نسخہ :۔ شجر ایمان کی جڑ، انصاف کی چھال، دیانت کی پتی، تخم وفاداری، حیا کا پھول سب کو برابر لیکر حق کی روشنی میں پورے تین دن تک سکھانے کے بعد سب کو یکجاملا کر **امنت باللہ** کی سیل میں یقین کا رس دیکر شجر **بسم اللہ** کے سائے میں کعبہ کی طرف

اے :۔ضمیر جو مطلقاً استعمال ہوتا ہے۔ ۱۲ ۲ے:۔کرایہ کا گھوڑا۔ بھاڑے کا ٹٹو کا معنیٰ ہے نہ کرایہ کا ٹٹو ۱۲۔۔ ۳ے:۔الکاف للتشبیہ ۱۲

رخ اور گنبد خضریٰ کی طرف دل لگا کر پئیں۔ پورا کورس چالیس دن۔!!

پرہیز:۔کفر ومنافقت______بے حیائی______بے امانت______

ترکیب حلالہ:۔ چالیس دن عدت کے بعد سچے عالم کا شاگرد بنیں، ساتھ رہ کر کتب دینیہ کا مطالعہ کریں، مفہوم کتب کے سمجھنے میں غلطی پر ڈنڈا کھائیں، وہاں ہٹا دینے کے بعد پھر چالیس دن تک دوسری عدت گزار کر رجوع کا خیال کریں______امید ہے اس بار ادھر اُدھر چھوڑ کر اصل جواب یا معافی نامہ بھیجو گے۔ ورنہ آج ہی بحمدہ تعالیٰ۔ **الیوم نختم علی افواھھم** کا ظہور ہے۔

فقط
محمد ظہور حسن رضوی
26/ جولائی 1984ئ
آباد پور

______{نوٹ}______

شروع سے لیکر اب تک تم لوگوں نے کوئی بات صحیح ونئی نہ کہی، کہاں کہاں سے کس کس میں نقل کئے ہو مجھے سب کا پتہ ہے، ہروقت جواب میری نوک قلم میں رہتا ہے۔اس سے حیران کیوں ہوتے ہو، چپ رہو، بدتمیزی نہ کرو، ورنہ اس کے بعد اسی طرف سے ایسی ایسی آگ آئے گی جس کی خبر کسی کو نہیں، نہ کوئی بوجھا (بجھا) سکو گے پھر سخت پچھتاوا ہوگا۔

❑❑❑

{دیوبندی مناظر کی چوتھی جوابی تحریر}

786

{رضاخانیوں کے نام حق کا پیغام}

بارہا محفلیں سجیں، ماضی حال اور مستقبل کے کئی پھیرے لگ چکے، رضاخانیوں کا تانتا بندھا، ہوش وحواس کھوگئے، عقل دنگ رہ گئی، پھر کتابوں و پرچوں کو چاٹتے چاٹتے آنجناب کی تحریر کئی دنوں کے بعد دستیاب ہوئی، واقعی تمہاری دانائی، بینائی گہرائی اور باریکی کا جواب نہیں، قبل ازیں میں نے ٹوٹی پھوٹی زبان میں کچھ باتوں کو جاننے کے خیال سے تمہیں خط ارسال کیا تھا، جس کا حاصل یہ تھا کہ تم نے ہماری عبارت سمجھی، کیسے سمجھ پاؤگے، ایرے غیرے ہو، عالم ہوتے تب تو ضرور سمجھتے،، دیسی مرغی ولایتی بولی،، جب تم چندلمحوں میں اپنی زبان کو بھول سکتے ہو، ترک کرسکتے ہو تو پھر یہ ریاکاری گھمنڈ وغرور نہیں تو اور کیا ہے، اس سے کیا تمہارے علم کا فخر ظاہر نہیں ہوتا ہے، اگرنہیں تو پھر مجھکو بہتر سے بہتر ین طریقے سے سمجھانے میں پہلوتہی نہیں کرتے۔ ہماری عبارت وزبان خواہ جیسی بھی ہو کیا تم نے اس کا مفہوم نہیں سمجھا تھا، یہ بالکل سفید جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے، تم نے جان بوجھ کر مجھے سمجھانے میں حیلہ بہانہ کیا، اس لئے کہ تمہارا مجھ سے بڑے اچھے جان کار ہونے کا دعویٰ باطل ہے، واقعی ایسا جانکار آباپور کی سرزمین میں پہلی بار پھلتے پھولتے میں نے دیکھا، ایسے عالم کو کس طرح کی ترازوں میں تولوں، بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ تم بے وزن و بے ہنر ہو، حقیقت میں تم بناپیندی کا لوٹا ہو، صرف لفاظی آتی ہے، اگر نہیں تو سنو، یہ لفاظی نہیں تو اور کیا ہے، تم نے لکھا ہے لکھنے والا نشے میں بے ہوش ہوکر تذکیروتانیث کی ٹانگ توڑدی ہے جو بے جوڑ اور بے ترتیب ہے، تو سنو! پیارے ادب کے معاملے میں بھی تم بہت پیچھے ہو، پہلے ادب کا گہرا مطالعہ کرو، نحو وصرف سے مناسبت تامہ پیدا کرو، پھر دوسروں کی غلطی پر نظر دوڑاؤ، مانا کہ یہ ابتدائی عشق ہے ـــ

لیکن۔:

عشق پرزور نہیں ہے یہ وہ آتش ہے غالب کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

تم نے اپنی عبارت میں لکھا ہے،علامت تذکیر چھوڑا،تانیث جوڑا،تانیث آزاد ہوئی تذکیر سمایا،،جبکہ کلمہ علامت مؤنث اور کلمہ تذکیروتانیث مؤنث،خبر ہی نہیں کہ روٹی کھایا یا روٹی کھائی،واہ رے تمہاری بھی سلیس اردو کا کوئی جواب نہیں،واقعی تمہاری ضمیر میری سلیس اردو کو پڑھ کر نہ جانے اتھاہ سمندر میں کتنے بار غوطہ لگا چکی ہوگی،کیونکہ ضمیر مؤنث ہے خواہ اس کا معنیٰ دل ہو یا صرف نحو کی اصطلاح والی ضمیر۔لغات اٹھا کر دیکھ لو،ہوسکتا ہے رضاخانیوں کی اسپیشل لغت ہو کیونکہ ان کی ہر چیز الگ ہوتی ہے۔دین الگ ہوتا ہے،درود الگ ہوتی ہے۔اگر نہیں تو ملاحظہ ہو۔وصایا شریف صفحہ 12

،،حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے،،

(الف) کیا سلف صالحین میں سے کسی ایک کی بھی ایسی وصیت ثبوت میں پیش کی جاسکتی ہے،جیسی وصیت تمہارے اعلیٰ حضرت نے کی ہے۔

(ب) ایسی وصیت کرنے والا شریعت مطہرہ کی اتباع کرنے والا سمجھا جائے گا یا اپنی خودساختہ شریعت جدیدہ مردودہ کی اتباع کرنے والا۔

(ج) ایسی وصیت جو اللہ کے حکم اور حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاد پاک کے خلاف ہو مسلمانوں کے لئے ایک انمول دستور العمل بن سکتی ہے یا نہیں یا اس کی پیروی مسلمانوں کے لئے جائز ہے یا ناجائز۔1؎

1؎ :۔،،میرا دین و مذہب،، پر اعتراض کرنے والے ذرا خود اپنے گھر کی خبر لیں،مولانا تقی الدین ندوی نے شیخ التبلیغ مولانا زکریا کاندھلوی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ہمارے اکابر حضرت (رشید احمد) گنگوہی و حضرت (قاسم) نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا،اس کو مضبوطی سے تھام لو،اب قاسم و رشید پیدا ہونے سے رہے،بس ان کی اتباع میں لگ جاؤ۔صحبتے با اولیاء ص ۱۲۵۔اس قدر صریح طور پر دین قائم کرنے کے اقرار کے باوجود دیوبندیت کو اسلامی مذہب کہنا علمائے دیوبند کا ظلم اور سفاکیت نہیں تو اور کیا ہے،ڈھٹائی کی آڑ میں حقیقت چھپانے کی کوشش کے باوجود ناکام و نامرادی ہی ہاتھ آتی ہے۔(محمد ساجد رضا قادری)

(د) کیا اتباع شریعت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ میں مسلمان حتی الامکان مکلف ہیں یا یہ فرائض میں جن سے نجات کی صورت بجز ادائیگی کے اور کوئی نہیں۔
(ذ) کیا کسی عالم مولوی یا پیر طریقت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی اولاد یا مریدین کو ان الفاظ میں وصیت کرے ـــــ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ کتاب وسنت اور اجماع امت کے خلاف فرمایا ہے، کیا اس کے ماننے والے اللہ ورسول کے خلاف نہیں کرتے ہیں ـــــ اب بتاؤ کافر تم ہو یا میں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کے احکام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاد پاک اور بزرگان امت کے اقوال جو احکام خداوندی اور فرمان نبوی کے مطابق ہوں وہی مسلمانوں کے لئے ایک انمول دستور العمل ہے۔

مندرجہ بالا عبارت کلام پاک کی کس آیۃ شریفہ کا ترجمہ ہے،، یا حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کس حدیث پاک (کا) ترجمہ ہے، یا ائمہ مجتہدین میں سے کس امام کا قول ہے۔ ؎

ابھی سے کس لئے رنگ اڑ رہا ہے ان کے چہرے کا
ابھی تو خیریت سے درمیان تک بات پہنچی ہے

اب درود کا حال سنو:۔ واہ رے فتنۂ عظیم عقیدہ۔

اللھم صل وسلم وبارک علی عبدالمصطفی مولانا احمد رضا وعلی ال احمد رضا ـــــ اللھم صل وسلم وبارک علی اچھے میاں وعلی ال اچھے میاں ـ(1)ـــ حیرت ہے کہ جو صحابی نہیں تابعی نہیں تبع تابعی نہیں ان کو یہ حق کیسے پہنچا جبکہ وہ حضرات جنہوں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں زندگیاں گزار دی ہوں یا جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھرانے کے ہو وہ تو اپنے کو اس قابل نہ سمجھیں تو پھر تمہارے اعلیٰ حضرت کا کیا پوچھنا ـــــ جبکہ تمام سنی علماء کا عقیدہ ہے کہ مستقل طور پر

(1) ایسا درود مذکورہ الفاظ کے ساتھ علمائے اہل سنت (بریلوی) کے کسی بھی تصنیف میں نہیں ہے اور نہ ہی صبح قیامت تک دکھا سکتے ہیں۔ ۱۲

درود شریف سوائے حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم کے کسی اور پر پڑھنا درست نہیں کیونکہ حکم ربانی ہے ______ یاایھاالذین آمنو اصلو اعلیہ و سلمو اتسلیما ______ تمہارے پاس سرمایہ علم کی کمی ہے، اوراللہ کے فضل وکرم سے ہمارے پاس اس کی کمی نہیں، ماشاء اللہ ____ کتنے تصانیف اب تک لکھ چکے ہو، اس کو گنے بھی ہو کبھی اور ہمارے یہاں تصانیف کا انبار ہے جو دنیا کے گوشے گوشے میں ڈھال اور دیوار بن کر کھڑی ہیں، اور بے حد مقبول ہیں، ان ڈھالوں کے سامنے تم آنہیں سکتے، ان دیواروں کو تم کبھی پھاند نہیں سکتے، تمہاری کوششیں فضول ہیں، ایسی طاقت کہاں تمکو اس لئے کئی جنم لینے کی درکار ہے پیارے ؂

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا ہے نہ بن اپنا تو بن

ریا کاری کرنے والوں کی عبادت بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی، کس حدیث کا ترجمہ ہے۔ تم نے اپنے خط میں درج فرمایا ہے، چھی چھی شرم ہونی چاہئے، بحث مباحثہ کے لئے قاعدے کے اعتبار سے ہم پلہ کا ہونا لازمی قرار دیتے ہو پھر ہم ہی سے پوچھتے ہو، تو لو کان کھول کر سن لو۔ قرآن وحدیث کی باتیں، پھر ترجمہ کر لو، اپنی ننگی عقل سے۔ واقعی رضاخانی لوگ عقل کے اندھے ہوتے ہیں۔۔ قرآن پاک کا سورہ ماعون کا ترجمہ ملاحظہ فرماؤ۔ حدیث پاک میں ہے ______

من سمع اللّٰہ بہ و من یر ائی یر ائی اللّٰہ بہ، ان یسیر الریاء شرک۔ من صلی یر ائی فقد اشرک، ومن صام یرائی فقداشرک، ومن تصدقیرائی فقد اشرک۔۔ قال رسول اللّٰہ الخوف علی امتی الشرک و الشوء الخفیۃ، قال قلت یارسول اللّٰہ الشرک امتک من بعدک قال نعم اما انھم لا یعبدو ن شمسا و لا قمراً و لا حجراً و لا وثنا ولکن یر اؤن باعمالھم قال رسول اللّٰہ ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الا صغر، قالوا یارسول اللّٰہ و ماالشرک الا صغر۔ قال الریائ۔۔ مشکوۃ شریف۔

مسلمان قوم کو بگاڑنے اور ڈبونے کی فکروسوچ میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہو، اور

عاشق رسول کا دعویٰ کرتے ہو، پہلے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت سے متعلق جانکار یاں حاصل کرو پھر فتویٰ بازی کرو، میں نے اس سے قبل بھی لکھا تھا کہ تمہارے فتویٰ بازی سے مجھے کچھ ہونے کو نہیں، اور آج بھی وہی کہتا ہوں، تم کوئی پیر دستگیر نہیں ہو، جو تمہارا دامن تھامیں گے۔ کتا بھوکے (بھونکے) ہزار ہاتھی چلے بازار، تم لاکھ چلاؤ، تمہارے چلانے اور چیخنے سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں ہے، کیونکہ تمہارے اولوالالباب نے اب تک دعوت حق کے لئے کبھی شہنشائی (شہنائی) نہیں بجائی ہے۔ بجائے بھی تو کیسے؟ ناچنے والے کو ناچنے کا فن معلوم ہوتا ہے، بجانے کا فن معلوم ہو تب تو______ واہ رے عقل کے دشمن! بہت بڑے بے وقوف ہو اس میں دورائے نہیں، تو سنو میں نے اللہ ورسول کو بے وقوف نہیں کہا ہے، میں نے تمہیں بیوقوف کہا ہے، جو نا قابل انکار ہے۔

نکتہ چیں ہے غم دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

ہاں جناب من ایک بات اور ____ مشکل کشا، روزی رساں، حاجت رواں، داتا، معاف کرنے والا، شفا بخش یہ سارے الفاظ کس ذات پاک کی صفات ہیں معلوم ہے؟ یہ اللہ کی صفتیں ہیں اور تم بے وقوف اللہ کی صفتوں کو تمہارے اعلی حضرت کے لئے استعمال کرتے ہو، کیا تم نے اپنے نفس پر ظلم نہیں ڈھایا اور الٹے کفر کا فتویٰ ہم ہی پر۔ ملاحظہ فرماؤ۔ نغمۃ الروح،، جو تمہاری کتاب ہے، مجھے یہ معلوم ہے تم اس سے بھی انکار کروگے، کیوں نہیں چوروں کو سارے نظر آتے ہیں چور______ واہ رے اولوالالباب کے زمرے میں اپنے آپ کو شمار کرنے والا یہ بھی ذرا بتلاؤ کہ،، نحن لا تعلمون،، کون سا صیغہ ہے تمہارا ارسال کردہ نامہ صفحہ نمبر ۴۔

اچھا صاحب،، خدا ہر جگہ موجود ہے،، کہنے والا کافر ہے۔ ہائے رے اپنے کو مومن کہنے والا مولوی تو پھر خدا ہر جگہ موجود نہیں ہے کیا اس کا کہنے والا مومن ہی رہے گا۔ توبہ توبہ۔ عبارت کو الٹنے پلٹنے میں خدا کی قسم تم بڑے ماہر نکلے، اسی لئے نہ لکھا تھا اس کا سر اس کی دم جوڑ کر ترجمہ کے مفہوم کو گڑبڑ کرنے میں بڑا ناز سمجھتے ہو، کیا میں نے اپنی عبارت میں موجود کا لفظ استعمال کیا ہے؟ جھوٹے مکار______ ایک مولوی کی ایسی تحریر۔ خدارا خوف

کھاؤ، ایمان کو درست کرو، ورنہ وہ دن دور نہیں جب تم قبر سے اٹھائے جاؤ گے اور ہنٹر کھاؤ گے۔

نیت خراب ہو تو بہانے ہزار ہیں
اور تو کہ بے مثل ہے بہانے بنانے میں

تم جیسے بد بخت، کم بخت شیطان نما مولویوں سے سچ مچ خدا بھی ناراض۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

سنو! حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،، کہ علم غیب وشنیدن فریاد ہرکس در ہر جا لوازم الوہیت است ایں ہر دو وصف خاصہ ذات پاک اوتعالیٰ است ہیچ مخلوق را حاصل نیست۔

اپنے عقیدہ کفریہ کی بھی خبر گیری کی ہے، اپنی گمراہ کن تفسیر پر بھی نظر ڈالی ہوگی، فرمان باری تعالیٰ۔ اِنَّا اَرسَلنَاکَ شَاهِدًاوَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا۔ کیا شاہد کے معنی سلف صالحین سے حاضر و ناظر منقول ہے، کیا یہ تفسیر بالرائی نہیں ہے، تفسیر بالرائی کرنے والے کا حشر کیا ہوگا کچھ معلوم بھی ہے، کیا شاہد کی تفسیر بخاری شریف وغیرہ کتب حدیث میں موجود نہیں، کیا نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کو حاضر و ناظر ماننا نصوص قطعیہ کے خلاف نہیں ہے، صرف لفاظی سے کام نہیں چلتا، حدیث وقرآن میں تمہارا مبلغ علم کیا ہے، اصل علم پر مخفی نہیں ذرا آیت قرآنیہ سے علمی اشکال کو رفع کرو، اسکے بعد زمرہ علماء میں اپنے آپ کو شمار کرکے بحث ومباحثہ کے لئے قلم اٹھانے کی جرات کرو۔ **وَالشَّمسُ تَجرِی لِمُستَقِرلَهَا ذٰلِکَ تَقدِيرُ العَزِيزِ العَلِيم**۔ صحیحین بخاری ومسلم شریف میں متعدصحابہ سے متعدد اسانید کے ساتھ منقول ہے نیز حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک روز آنحضرت صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کے ساتھ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں حاضر تھے، آپ نے ان کو خطاب کرکے سوال فرمایا، ابوذر تم جانتے ہو کہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ آفتاب چلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ عرش کے نیچے

پہنچ کر سجدہ کرتا ہے، پھر فرمایا کہ اس آیت میں مستقر سے یہی مراد ہے، **والشمس تجری لمستقر لھا**۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے **والشمس تجری لمستقر لھا** کی تفسیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا **مستقرھا تحت العرش** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو متعدد مقامات پر نقل کیا ہے، اور ابن ماجہ کے علاوہ تمام کتب ستہ میں یہ روایت موجود ہیں۔ اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آفتاب روزانہ تحت العرش پہنچ کر سجدہ کرتا ہے اور نئے دورے کی اجازت طلب کرتا ہے اجازت پا کر نیا دورہ شروع کرتا ہے۔ جس دن اس کو نیا دورہ کرنے کی اجازت نہیں ملے گی بلکہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی واپس جانے کا حکم ہوگا، یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی۔

مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مستقر سے مراد مستقر مکانی ہے، یعنی وہ جگہ جہاں آفتاب کی حرکت کا ایک دورہ پورا ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوا وہ مستقر تحت العرش ہے، اس صورت میں آیت شریفہ کا مطلب یہ ہوگا کہ ہر روز آفتاب ایک خاص مستقر کی طرف چلتا ہے، پھر وہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کر کے اگلے دورہ کی اجازت مانگتا ہے، اجازت ملنے پر دوسرا دورہ شروع کرتا ہے، مشاہدات وواقعات کی بنا پر جن سے صرف نظر نہیں ہوسکتا اشکالات پیش آتے ہیں۔

اول یہ کہ عرش رحمن کی جو کیفیت قرآن وحدیث سے مفہوم ہوتی ہے، وہ یہ کہ تمام زمینوں اور آسمانوں کے اوپر محیط ہے، یہ ارض وسماوات مع سیارات وانجم سب کے سب عرش کے اندر محصور ہیں اور عرش رحمن ان تمام کائنات سماویہ کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے، اس لحاظ سے آفتاب تو ہمیشہ ہر حال اور ہر وقت ہی زیر عرش ہے، پھر زیر عرش جانے کا کیا مطلب۔؟

دوم عام مشاہدہ ہے کہ آفتاب جب کسی ایک جگہ غروب ہوتا ہے تو وسری جگہ طلوع ہوتا ہے، اس لئے طلوع وغروب اس کا ہر وقت ہر حال میں جاری ہے، پھر بعد الغروب تحت العرش جانے اور سجدہ کرنے کا کیا مطلب۔؟

سوم یہ کہ اس حدیث پاک کے ظاہری الفاظ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب

اپنے مستقر پر پہنچ کر وقفہ کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کر کے اگلے دورہ کی اجازت مانگتا ہے۔ حالانکہ آفتاب کی حرکت میں کسی وقت بھی انقطاع نہ ہونا کھلا ہوا مشاہدہ ہے اور پھر چونکہ طلوع و غروب آفتاب کا مختلف مقامات کے اعتبار سے ہر وقت ہی ہوتا رہتا ہے، تو یہ وقفہ اور سکون بھی ہر وقت ہونا چاہئے۔ نتیجۃً آفتاب کو کبھی بھی متحرک نہ ہونا چاہئے ـــــــ ہاں صاحب ایک بات تو بھول ہی گیا تھا، تمہارے حاشیہ میں گھوڑے کا ٹٹو محاورہ کے متعلق پوچھا گیا ہے، محاورہ گھوڑے کا ٹٹو نہیں کرایہ کا ٹٹو ہے،، عینک لگا نظر ثانی کی ضرورت ہے! کیوں نہ ہو آخر عبارت چھوڑنا یا کتر بیونت کرنا آپ کا آبائی پیشہ ہی تو ہے۔

تمہارا طالب ہدایت

محمد زین الدین

15 اگست 1984ئ

❑❑❑

{مناظر اہل سنت کی پانچویں تحریر}

786

{جواب پرچہ رضاخانیوں کے نام حق کا پیغام}

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احقاق حق کوتوتو میں میں میں ڈھالنا، جواب نہ دینا، غیر متعلق بحث کا چھیڑنا آپ کا عجز وفرار ہے اور عجز کا عدم اقرار آپ پر قہاری مار ہے جو کسی عاقل کے نزدیک کسی قانون کی روسے نہ استحقاق جواب نہ قابل التفات، ہمارے سوالات کے جوابات سے یکسر فرار اور اپنی طرف سے سوالات کا اظہار اگر روا ٹھہرے تو کبھی مباحثہ ختم ہونے کا نام نہ لے، کوئی جاہل سے جاہل کسی امام اجل سے بند نہ ہوسکے، آخر مخالف بند تو یوں ہی ہوتا ہے کہ خصم کی بات کا جواب نہ دے سکے، جب بغیر جواب دیئے سوال جرم دینا جواب ٹھہرے تو نہ سوال متناہی نہ زبان مفلوج، پھر یہ سلسلہ کیونکر رکے، ہم نے آپ کے ہر ہر سوال پر قہر الٰہی ڈھائے آپ کے پرچے کے پرخچے اڑائے، پھر بھی بے حیائی سے باز نہ آئے، بار بار آپ سے اگلی تحریر کا جواب طلب کیا جارہا ہے، مگر آپ جواب کی بجائے نیا سوال کھڑا کر دیتے ہیں، اس سے حق کیسے واضح ہوسکے گا، نزع کیونکر دور ہوسکے گی، کئی تاکیدیں گئیں پھر بھی آپ اپنی حرکت مذمومہ سے باز نہیں آتے ــــــ وصایا شریف ص 12 کی عبارت پر آپ کو سوال نظر آیا، جواب کو آپ کی بینا آنکھ دیکھ نہیں پاتی، (اس مغالطہ کا جواب اسی صفحہ پر شائع ہو چکا ہے) اس لئے سرکار اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کی بے غبار عبارت (میرا دین و مذہب) کو اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا جدید مذہب قرار دیا ہے۔؟ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

پھر یہ کہ اس عبارت کا دندان شکن جواب ہمارے علمائے کرام نے بارہا دے دیا ہے، پھر اسی سوال کو خواہ مخواہ وقت برباد کرنے کے لئے کیوں پیش کرتے ہیں، آپ کو

یہ بھی خبر نہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ نکرین قبر میں آ کر تین سوال کریں گے، جن میں درمیانی سوال یہ ہوگا۔ مَادِینُکَ۔تمہارا دین کیا ہے۔اس کا جواب ہر سنی صحیح العقیدہ مسلمان یہ دے گا کہ، دِینِیَ الاِسلَام،میرا دین اسلام ہے۔اسی کو اعلیٰ حضرت یوں ارشاد فرماتے ہیں،میرا دین و مذہب (سچا اسلام) جو میری تصانیف سے ظاہر ہے،اس پر مضبوطی سے قائم رہنا اس سے غافل ہو کر بد مذہبوں کی تصانیف پڑھ کر ان کے جدید و باطل مذہب کو اختیار نہ کر لینا۔آج آپ اور تمام وہابیوں دیوبندیوں نے اسی دین و مذہب (سچا اسلام) کو بریلوی عقیدہ مشہور کیا ہے۔ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جن مذہب وعقیدے کو بریلوی کہا جا رہا ہے، یہی قدیم مذہب و قدیم عقیدہ ہے۔ ۲؎ صحابہ و تابعین و سلف صالحین کا یہی عقیدہ تھا جو سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنی تصانیف میں ظاہر فرمایا ہے،اور اس (اسلام) کے علاوہ جتنے ہیں سب باطل و جدید قرآن و حدیث کے خلاف ہے______ جس عبارت پر آپ کو مغالطہ ہو رہا ہے واضح ہو گیا،لہذا آپ کے پانچوں سوالات خود بخود رفع ہو گئے۔

آچھا جانے دیجئے:___ آپ سے پوچھتا ہوں،آپ کا دین و مذہب کیا ہے؟اگر آپ خاموش رہیں گے تو بے دین ٹھہریں گے،اگر آپ جواب دیں گے میرا دین و مذہب اسلام ہے تو آپ کے قول سے آپ کا یہ سچا دین اور اپنی خود ساختہ شریعت جدیدہ مردوہ ہے یا نہیں؟نہیں تو کیوں؟اگر ہاں تو کیا جواب؟اور یہ جواب دینے والا شریعت کا متبع سمجھا جائے گا؟کیا یہ جو بقول آپ کے اللہ کے حکم اور رسول صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّم کے ارشاد پاک کے خلاف ہو،مسلمانوں کیلئے ایک انمول دستور العمل بن سکتا ہے یا نہیں؟اور ایسا جواب مسلمانوں کیلئے جائز ہے یا ناجائز؟کیا کسی عالم یا مولوی یا جاہل کو یہ حق حاصل

۲؎ جیسا کہ مؤرخ وہابیہ شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں۔بانس بریلی میں ۱۲۷۲ھ میں ایک عالم پیدا ہوئے،مولوی احمد رضا خان نام۔انہوں نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔موج کوثر ص ۷۰۔اس اقتباس سے بریلویت کا پرانا مذہب ہونا،اور دیوبندیت کا نیا دین و مذہب ہونا عالم آشکارا ہو گیا۔محمد ساجد رضا قادری

ہے کہ اس سوال کا ایسا جواب دیں؟ **ماجوابکم فھو جوابنا**_______ اور نمبر (د) کا سوال بقول آپ کے بھی عائد نہ ہوگا یہ آپ نے بدحواسی کی دھن میں بکا ہے____ نیز آپ خموش نہ رہیں نہ جواب میں اسلام کہیں، بلکہ اس کے علاوہ کسی اور مذہب کو جواب میں لائیں، توسن لیجئے،، **اِنَّ الدِّینَ عِندَاللهِ الاِسلَام**۔ اس صورت میں بھی آپ کو مفر نہیں بلکہ بے دینی سے بدمذہبی کی طرف آئے، جو بھی صورت اختیار فرمائیں گے (بقول آپ کے) کتاب وسنت اور اجماع امت کے خلاف ہوگا، اور آپ اللہ ورسول کے خلاف کریں گے،:______ فتویٰ آپ کے ذمہ رہا۔ سمجھ میں آیا اندھادھند الزام نہیں دیا جاتا، ہم ہمیشہ آپ پر بموقع الزام دیتے ہیں______ وہ درود جس کا الزام ہم پر ہے انہیں لفظوں کے ساتھ ہمارے کس محتاط عالم نے لکھا ہے یا پڑھا یا پڑھنے کی اجازت دی مجلس بلاؤ، کتاب لاؤ وہی درود پڑھو۔ ورنہ **لعنة الله علی الکاذبین**______ جناب گھر کی خبر لو آپ کے تھانوی جی کے کلمے کو پڑھنے کے بعد ان کے مرید نے ان پر درود پڑھا۔ **اللھم صلے علی سیدنا و مولانا اشرف علی** (رسالہ الامداد ماہ صفر 1336ھ ص ۳۵) اپنے اوپر کا الزام مجھ پر تہمت دیکر دفع کرنے میں آپ کو حیا چاہئے_____ اسی کیلئے آباد پور کی ہماری پہلی کانفرنس میں تیسرے سال علامہ انتخاب قدیری صاحب مرادآبادی دو دن تک اسٹیج میں بلاتے رہے اس وقت کس خوف سے بھاگ نکلے تھے۔____ آپ لکھتے ہیں،، ہمارے (آپ کے) یہاں تصانیف کا انبار ہے،، کیوں نہیں جیسی آمدنی ویسا خرچ، آخر آپ کے اوپر سوالات کے بھی تو انبار ہیں، جسے دنیا کے گوشے گوشے سے مسلمانوں نے تمہارے کالے کرتوتوں پر وارد کئے ہیں، آپ کی تصانیف دیوار بنکر کھڑی نہ رہے گی تو اسے آگے بڑھنے کی قوت ہی کہاں، ہاں! ہمیں اس کے سامنے آنے یا پھاندنے کی ضرورت نہیں، مسلمان کی حیدری تلوار کی چمک ہی سے وہ منہدم ہوجاتی ہے______ کیوں فضول باتوں اور ڈینگوں میں اپنا وقت خرچ کرتے ہو، ہمیں فضول باتوں کے جواب کی فرصت نہیں!______ آپ کی پیش کردہ حدیث **من سمع الله بہ الخ** اتنی بڑی عبارت کا ترجمہ،، ریاکاری کرنے والوں کی عبادت بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی،، بتا رہے ہیں۔ بولئے کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے، کیا اس حدیث کا یہی مفہوم ہے؟ اس

حدیث شریف سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ریا بہت بری چیز ہے اور سرکار اقدس ﷺ کا اسے شرک اصغر فرمانا اس کے شدت عیب و نقص اور اس سے دور بھاگنے کی سخت تاکید کی ترغیب دلانے کی طرف اشارہ ہے، ریا کا شدت عیب ہونا اور ہے اور اس کے صاحب کی عبادت قبول نہ ہونا کچھ اور؟ کہاں کی حدیث کہاں پیش کئے؟ اسی پر حدیث دانی کا دعویٰ۔ تصانیف کی ریا ہے، اس سے قوم مسلم کے ایمان کی کشتی ڈوبتی رہتی ہے ــــــــــ

آپ لکھتے ہیں،، مشکل کشا، روزی رساں، حاجت روا، داتا، معاف کرنے والا، شفابخش یہ سارے الفاظ کی ذات پاک کی صفات ہیں معلوم ہے؟ یہ اللہ کی صفتیں ہیں،، واہ واہ سبحان اللہ، الفاظ اللہ کی صفتیں ہیں، یہ الفاظ حادثہ بالنقش و التلفظ کی صفتیں ہیں یا ان کی حقیقتیں اللہ کی صفتیں ہیں؟ بر تقدیر اول حادث کو اللہ کی صفت مان کر اللہ کو حادث مانے اور کافر ہوئے یا نہیں؟ ہر بار آپ کا قلم کیوں ایسا پھسل جاتا ہے، یہ بھی خیال نہیں کہ کسی لفظ کا اللہ کی صفت پر اطلاق ہونا اور ہے اور خود لفظ کا اس کی صفت بننا کچھ اور ـــــــ بر تقدیر ثانی صرف چند کا جواب دیجئے؟ آپ کے مولوی محمود حسن صاحب رشید احمد صاحب کو صفت سے متصف ہی نہیں بلکہ بانئ اسلام (خدا) کا ثانی لکھا ہے۔

زباں پر اہل ہوا کی ہے اعلی ھبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی

مرثیہ گنگوہی ص 6

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی وجسمانی

ص: 10

حاجت روا ہی نہیں بلکہ روحانی وجسمانی سب کے قبلہ حاجات کہہ رہے ہیں۔

ملاحظہ ہو ص ۱۲ مرثیہ گنگوہی۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

صرف ایک روزی رساں ہی کیا بلکہ مربی خلائق (جو رب العلمین کا ہم معنی

ہے) ساتھ ساتھ مولیٰ وہادی بھی۔ بار بار پڑھو؟ کھلے لفظوں میں ساری مخلوق کا پالنے والا تمہارا نابینا گنگوہی جی ہے اب تمہیں کس چیز کی فکر کہ تمہارے خدا (گنگوہی) ورسول (تھانوی) تمہاری گود میں اتر پڑے ہیں۔(ص:33)

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

مشکل کشا، شفا بخش، معاف کرنے والے ہی کیا بلکہ مردوں کو زندہ بھی کرتے تھے اور زندوں کو مرنے بھی نہ دیتے تھے، یہ اور بات ہے کہ جب زندوں کو مرنے ہی نہ دیا تو پھر مردے کہاں سے ہوئے؟ آپ اس کے بندہ خاص ہونے کے ناطے نمک حلال کیجئے پھر نشاندہی کریں کہ آنجناب نے زندہ کیسے کیا؟_____ آہ! حیرت تو یہ ہے کہ جناب خود ہی مر کر مٹی میں مل گئے_____ آپ حضرت مخدوم الکل مطاع العالم مولوی رشید احمد صاحب کیلئے اللہ کی صفت سے متصف کرتے ہیں کیا بقول آپ کے آپ نے اپنے نفس پر ظلم نہ ڈھایا؟ الٹے فتویٰ دوسرے پر_____

ہاں! ایک بات یہ بھی بتایئے کہ آپ نے کئی جگہ اپنے پرچوں میں شیطان و بیوقوف وغیرہ کہکر میری توہین کی اور کئی جگہ مجھے عالم بھی لکھ چکے_____ اور یہی گنگوہی صاحب فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ص 16 میں لکھتے ہیں،، علماء کی توہین وتحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے، جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو،، اب کہئے آپ نے اپنے تسلیم شدہ عالم کی توہین کر کے کافر ہوئے یا نہیں؟ برتقدیر اول توبہ کر کے مباحثہ میں آیئے؟ برتقدیر ثانی رشید احمد صاحب کا حکم بیان کیجئے؟ بینوا توجروا۔

ورنہ لائق توہین کو عالم کہکر جھوٹے ہوئے_____ اگر آپ کو یوں ہی گالی دینا ہے تو مجھے گالی دیجئے، لکھ کر چھاپئے، مجھے بہت خوشی ہے، مگر سرکار دوجہاں محبوب کبریا محشر کے دولہا، مسلمانوں کے آقا جناب محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خدارا گالی نہ دیجئے، برا نہ کہئے، جتنی دیر گالی بکنا ہو مجھے بکئے اتنی دیر تو تمہاری گالی سے میرے آقا محفوظ رہیں گے، ان کے نرم ونازک دل کو چوٹ تو نہ پہنچے گی_____ میری برائی بیان کیجئے بے ادبی وگستاخی جی بھر کے کیجئے مگر کسی اللہ والے ولی یا بزرگ کی شان میں ہرگز بے ادبی کے

الفاظ نہ استعمال کیجئے، اگر گالی اور گستاخی کرنے ہی میں زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے میں ہوں، اللہ والوں نے تو آپ کا کچھ نہیں بگاڑا ہے، اگر بگاڑا تو میں نے ہی آپ کو لا جواب کر کے بگاڑا، تو گالیاں وہ کیوں سہیں گے ــــــــ

خدا ہر جگہ موجود ہے،، سے متعلق فتاوی ہندیہ کی عبارت نقل کر کے بتایا تھا کہ اللہ تعالی کو ہر جگہ کے ساتھ متصف کرنے والے کو صاحب فتاوی ہندیہ کافر فرما رہے ہیں، فرماتے ہیں۔فلو قال از خدا ہیچ مکان خالی نیست یکفر۔پس اگر کسی نے کہا کوئی جگہ خدا سے خالی نہیں، تو کافر ہوجائیگا۔ان کے فتویٰ پر آپ توبہ پڑھتے ہیں، حالانکہ ان کے فتویٰ کے بعد اپنی عبارت (ہمارا خدا تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے) سے توبہ پڑھ لیتے، تو یہ توبہ آپ کا کام آتا، کم از کم آپ کے ذمے سے ایک کفر تو اٹھ جاتا۔اپنی عبارت کے بجائے ان کے فتوی پر توبہ نہ کرنے نے آپ پر دو توبہ لازم کیا،، ہر جگہ،، کے لفظ میں اتنی بلا تھی اور اس کے ساتھ موجود کے بجائے حاضر و ناظر کے الفاظ نے تو اس سے بھی زیادہ بلائیں آپ کو گھیرا ہے، اس کی طرف میں نے اشارہ بھی کر دیا تھا ــــــ جو شخص حاضر کے معنی جاننے والا ناظر کے معنی دیکھنے والا مراد لیکر اللہ تعالی کو حاضر و ناظر کہے تو وہ کافر نہ ہوگا بلکہ ناجائز (بزازیہ) لیکن جو شخص ان لفظوں کے حقیقی معنی مراد لیکر اللہ عزوجل کو حاضر و ناظر کہے وہ کفر سے نہ بچے گا۔حاضر کا مصدر حضر وحضور کا ہے، جس کا معنی اپنے وطن میں رہنا، صحرا سے شہر میں آنا ــــــ ناظر کا مصدر نظر سے جس کا حقیقی معنی موضوع لہ کسی شئ کو دیکھنے کیلئے نگاہ یا کسی چیز کو دریافت کرنے کیلئے بصیرت کو الٹنا پلٹنا، جس کو اردو میں گھورنا سوچنا کہتے ہیں، تو حاضر کا معنی حقیقی اپنے گھر میں قیام رکھنے والا ــــ صحرا سے شہر میں آنے والا ــــ ناظر کا معنی حقیقی گھورنے والا سوچنے والا اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ معانی اللہ تعالی کے لئے عیب ونقص ہے، لہذا علماء یوں کہتے ہیں، اللہ موجود ہے (بلا قید مکان) اللہ شہید و بصیر ہے (نہ حاضر و ناظر) ــــ

شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت میں علم غیب ذاتی کا بیان ہے، سرکار کے لئے ہمیں اس کا دعویٰ نہیں، لہذا یہ ہم پر حجت بھی نہیں، نیز علم غیب کی بحث کو بلا موضوع آپ نے کیوں چھیڑا۔کیا اپنے پیشواؤں کے راز کھولنے کہتے ہیں۔بسم اللہ اجازت دیجئے؟

______ آپ کے نزدیک تفسیر بالرائے کی کیا تعریف ہے؟اس آیت کریمہ میں حاضر وناظر کا معنی کرنا کسی تفسیر کے خلاف نہیں،ایک ساتھ جمع ہوجایئے کتاب کھولئے میں بھی دیکھتا ہوں______

پھرآپ وہاں شہید کی جگہ میں لفظ حاضراستعمال کئے ہیں۔دعائے جنازہ میں جو شاہد کالفظ ہےاس کا معنی آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ کے آخرالذکراقوال ہماری کسی بات کا جواب نہیں،نہ ہی ہماری کسی بات سے ٹکراتے ہیں،کیا آپ اس سے زبردستی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی مکان پہ مستقرہے۔ولاحولا ولا قوۃ الا باللہ_____ آفتاب کادورہ وحرکت طلوع وغروب کے ذکرکی یہاں ضرورت ہی کیا______

آپ مجہول ذات سے بحث ہی کیا،آپ کے اتنے سے مضمون کوجوکوئی دیکھ لے دم بخود رہ جائے،جیسے آپ کی ذات مجہول ویسی آپ کی بات مجہول۔اسی پر وکیل بنے، کس مردجواں کے ڈرسے اب تک پردہ نشیں رہے کب تک پردے میں رہیں گے،آخر کھل کرسامنے آنے میں شرمانے کی بات ہی کیا ہے،ہم توکوئی غیرنہیں آپ کے پڑوسی بھائی ہی ہیں،سوالات کی بوجھ نہ سہہ سکیں توتوبہ کیجئے،معاف کردیا جائے گا،کم ازکم ایک بارتوسامنے آکردیکھئے؟توبہ کے بعدمیں آپ کودینی بھائی سمجھ کر گلے لگاؤں گا۔

فقط

محمدظہورحسن رضوی

22/اگست 1984ء

نوٹ:تاکیدنامہ کواسی میں ملالیجئے۔

❑❑❑

{دیوبندی مناظر کی پانچویں جوابی تحریر}

786

اپنی بدعت سیہ پر اٹل رہو هو الضلال القدیم____ سنت سنیہ کونواجذ سے تھامو ذٰلک الفوز العظیم۔

نیم حکیم خطرۂ جان
نیم ملا خطرۂ ایمان

شاعر نے اس شعر میں کیا خوب فرمایا ہے، واقعی وہ لوگ کتنے عقل منداور تجربہ کار تھے اور صد فیصد شعر مذکور تم پر صادق آتا ہے______ رنگ بدلتے گرگٹ کی طرح تمہارا موضوع ہمیشہ بدلتا رہا ہے، حیرت ہے تمہارے خطوط پر جس میں مبالغہ ہی نہیں بلکہ دروغ گوئی کا طومار ہے، جاہل کو کون سمجھائے، ہمارے سوالات کچھ اور جوابات کچھ اور، یہی وجہ ہے کہ تمہاری گاڑی مسلسل دوماہ سے پٹریوں سے اترتی چلی جارہی ہے، اور تمہارے خطوط سے اس کا بھی ظہور ہوتا رہتا ہے کہ تمہاری سدھ بدھ اور عقل واقعی کھیت چرنے چلی گئی ہے؟_____ واہ رے جونپور کا قاضی! اپنے آپ کو اولولالباب کے زمرہ میں شمار کرنے والا شمس العلماء ___ قاعدہ بتاؤ___ تو وہ تمہارے نزدیک ابتدائی قاعدہ_____ صحیح معنی وتقاضوں کو بیان کرو تو وہ سارے بے موقع، بے ترتیب وفحش گوئی سے شحون کتابوں اور لغتوں کا حوالہ دو۔ تو جدید ترین اڈیشن ___ بعض ادباء (ادیب) کے متعلق کہا گیا تو ادبائ (ادیب) کا نام ڈر سے نہیں لکھا گیا، واہ رے زمانہ ساز تمہاری روشن دماغی وفہم وفراست کا کوئی جواب نہیں ____ الٹی کھوپڑی سے الٹی گنگا بہانے والے کی انشا پردازی کو تو دیکھئے۔ تمہاری عبارت نمبر (۱) کس میں سے نقل کئے ہو مجھے سب کا پتہ ہے، نمبر (۲) ہمیں کیا نہیں معلوم تیری صبح وشام اندھیرے اجالے سب میرے سامنے ہیں____: ہائے رے عاشق رسول ہونے کا دعویدار اپنے ایمان کا جنازہ

ہی نکال دیا۔تب ہی نہ آپنے آپ کو عالم الغیب سمجھ بیٹھا______ کیا بدھو جی _ کیا تمہارے نزدیک تمہارے قاعدہ سے یہ کلمہ کفر یہ نہیں نکلا۔قبل ازیں میں نے لکھا تھا۔میرا خدا ہر جگہ حاضر وناظر ہے وہ سب کی خبر جانتا ہے،تو کہنے والے پر کفر کا فتوی لگایا گیا تھا،اب تم ہی اس کا فتوی بتاؤ تمہارے نزدیک تم کو اس قاعدہ کے مطابق کیا ہونا چاہئے____ کب تک بھاگتے پھروگے،کب تک آنکھیں چراتے رہوگے،دنیا گول ہے پیارے چکر لگا کر راہ راست پر آنا ہی ہے، بے حیائی وکفر ومنافقت کی باتوں سے توبہ کرو_ یاغوث کا نعرہ تمہیں کو مبارک ہو___ تمہاری آگ تمہیں مبارک ہو۔ ؎

گالیاں دیکے آپ بگڑتے ہیں
واہ کیا منھ سے پھول جھڑتے ہیں

جس کا ایمان ویقین ٹھیک اس کو تمہاری آگ کی کوئی پرواہ نہیں،تمہاری فحش گوئی سے ہمارے پیر پھسلنے کو نہیں۔آؤ میدان مقابلہ میں آؤ،اور آگ لگا کے دیکھو،کیا ٹھکانہ کہیں تمہاری آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

بولا نہ کرائے یار ہر یک سے بگڑ کر
مل ڈالے گا طوطی سا منہ کوئی ہونٹ پکڑ کر

فروع کی باتوں سے منہ موڑنے والا سچا عالم کون؟ خود گریبان میں منہ ڈال کر فیصلہ کرلو پھر تم گنگا پار۔نہیں نہیں تم سے نہیں ہوگا،کیونکہ تمہاری عقل میں وہ عمق کہاں؟ _____ تم بدتمیزی کرو،تم بدزبانی کرو،تم گالیاں بکو،تم طعنہ دو،تم کافر کہو،یہ سب تمہارے نزدیک بالکل ٹھیک اور میں کہوں تو تمہاری پریشانی **اضعافا مضاعف**،اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے لگتے ہو،اور پھر ذاتیات پر حملہ کے بہانہ سے منہ موڑ کر بچ نکلنا چاہتے ہو_____ مجدد البدعات کا پیر مجدد الفتن والشرور مولوی۔بس ایک بار دھیدھرو جی کہکر پکارا تو برامان گئے۔

تمہاری عبارت:۔کئی دن تک اصل جواب کی انتظاری کی گئی۔اب تک تو انتظار کا علم تھا نہ معلوم انتظاری کیا بلا ہے۔اس کی دلالت کب ہوئی۔

تمہاری عبارت:۔ہم نے خود کسی لفظ کے علم فاعل اصطلاحی وعلم مفعول اصطلاحی

بننے کے وقت کی چند باتیں یاد دہانی کے طور پر بیان کیا تھا۔۔۔او بچارے۔ (بیچارے) یتیم العلم اب بھی نہیں معلوم ہوسکا کہ بیان کیا تھا،،صحیح ہے یا بیان کی تھیں۔ یہاں تک کہ یہ بھی خبرنہیں کہ قاعدہ مؤنث فیھا میں فعل متعدی میں علامت فاعل کوظاہر کرنا ضروری تھا،علامت مفعول کوچھوڑنے کی گنجائش تھی علامت فاعل کوترک کیوں کیا گیا۔

تمہاری عبارت:۔تین دن تک سوکھانے کے بعد۔سوکھانا ہے یا سکھانا بغیر واؤ۔

تمہاری عبارت:۔نہ کوئی بوجھا سکوگے۔کیا یہاں بھی واؤکے ساتھ ہی ہے یا بغیر واؤ کے۔ ذرا نئے اڈیشن کی عینک سے مطالعہ کرو_____اچھا مجددالبدعات کا روحانی فرزند خان صاحب پر عائد ہونے والا کفر کوتو ہٹاؤ۔گھبرانے کی بات نہیں،بات کچھ ایسی ہے،خان صاحب مولانا اسمعیل شہید مرحوم پرتبرا کرتے ہوئے الکوکبۃ الشھابیہ میں رقم طراز ہیں۔

مسلمانو! خداراان ناپاک وشیطانی کلموں کوغورکرو۔۔۔۔۔پادریوں،پنڈتوں وغیرھم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھوان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤگےمگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کرکے دیکھئے کہ کس جگر سے محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح شب و دشنام کے لفظ لکھ دئے،مسلمانو کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کواطلاع نہ ہوئی یا مطلع ہوکران سے ایذا نہ پہنچی،ہاں ہاں واللہ واللہ۔انہیں اطلاع ہوئی واللہ واللہ انہیں ایذا پہنچی،اورانصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں_____تمہید ایمان میں خان صاحب رقم طراز ہیں۔

کہ شفا شریف و بزازیہ وفتاوئ خیریہ میں ہے کہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جوحضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے۔اور جواس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے تو وہ بھی کافر۔نیز اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔

نہ کہ ایک کلام تکذیب یا تنقیص شان سید الانبیاء علیھم السلام میں صاف صریح نا قابل تاویل وتوجیہہ ہواور پھر بھی حکم کفر نہ ہواب تو اسے کفر نہ کہنا کفر کفر کواسلام ماننا ہوگا۔اور جوکفر کواسلام مانے وہ خود کافر۔

غرض کہ **رئیس الدجاجلہ امام المفترین والکذابین** نے حضرت مولانا اسماعیل شہید مرحوم کی طرف جو ناپاک کلمات منسوب کئے اور یہ بھی لکھا کہ انبیاء ملائکہ

قیامت جنت دوزخ وغیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے انکار کیا اورخان صاحب کے نزدیک مولانا اسماعیل شہید مرحوم نے معاذ اللہ خدا کو ناپاک گالیاں دیں، اسے جھوٹا اور ناقابل اعتماد ٹھہرایا اس کے لئے دنیا بھر کی خباثتوں کو ثابت کیا، اس کے باوجود خان صاحب کے نزدیک مولانا اسماعیل شہید مرحوم مسلمان ہی تھے۔

> فرماتے ہیں امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمارے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع کیا ہے۔

حالانکہ شفا شریف وغیرہ کے حوالہ سے خان صاحب کا فتویٰ گزر چکا، اس لئے خان صاحب سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو خان صاحب نے اس کے کفر کو اٹھانے کیلئے اپنی زندگی ہی میں یہ لچر تاویل کی کہ اسماعیل شہید مرحوم کی تمام عبارتوں میں تاویل ہوسکتی ہے۔ اوران کو ایسے معانی پر محمول کیا جاسکتا ہے جو موجب کفر نہیں، اس لئے ہم نے ان کی تکفیر میں احتیاط برتی اوران کو مسلمان کہا۔ ملاحظہ ہو (الموت الاحمر اور ملفوظات) خان صاحب کی اس تاویل کا لچر ہونا ہم خان صاحب کی تصریحات سے پیش کرتے ہیں، خان صاحب نے اپنی اکثر عبارات میں مولانا اسماعیل شہید مرحوم کے متعلق تصریح کی ہے کہ انہوں نے صریح شب ودشنام کے لفظ لکھ دیئے، تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کیا، غرض خان صاحب نے بار ہا اپنی عبارات میں اس کو واضح کیا ہے کہ شہید مرحوم کے اقوال ان کے نزدیک معانی کفریہ میں صاف صریح ہیں، اور خود خان صاحب ہی تمہید ایمان میں شفا شریف سے نقل کرتے ہیں۔ التاویل فی لفظ صریح لا یقبل۔ پس خان صاحب کے نزدیک شہید مرحوم کی عبارات معانی کفریہ میں صاف صریح ہیں، علاوہ ازیں کوکبہ شہابیہ میں خان صاحب کے الفاظ موجود ہیں،،۔

اورانصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں، اوراسی واسطے تو خاں صاحب نے قسمیں کھا کھا کر لکھا ہے کہ واللہ واللہ حضور کو ان گالیوں سے ایذا پہنچی، ورنہ اگر خان صاحب کے نزدیک شہید مرحوم کی عبارات میں تاویل کی گنجائش ہوتی اور اس کے گالی ہونے میں ان کو کچھ بھی شک ہوتا تو وہ ایسی قسمیں نہ کھا سکتے

تھے، بہر حال مجدد البدعات کی تصریحات شہادت دے رہی ہیں کہ ان کے نزدیک شہید مرحوم کی عبارات میں کسی تاویل وتوجیہ کی گنجائش نہ تھی، پس اقراری کفر سے بچنے کیلئے یہ تاویل کہ (چونکہ مولوی اسماعیل کی ان عبارات میں تاویل ہوسکتی ہے اس لئے میں نے ان کو کافر نہ کہا غلط اور محض غلط۔ جھوٹ اور محض جھوٹ ہے، اوراس کی وجہ سے وہ کسی طرح اقراری کفر کی دلدل سے نہیں نکل سکتے۔

الجھا ہے پاؤ یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

گھبرانے کی بات نہیں یہ مولانا شہید کی زندہ کرامت ہے، اگر رضا خانی برادری کے نزدیک خان صاحب کو کفر کی دلدل سے نکالنا مستعبد ہو تو ہم سے پوچھو ایک ہی جواب میں خان صاحب کفر کی دلدل سے نکل جائیں گے اور دولت ایمان بھی نصیب ہو جائے گی۔۔اور یقین جانو اس جواب سے مفر نہیں ______ ہاں صاحب نوک قلم پر ہمہ وقت جواب رہتے ہوئے اس لفاظی اور بے ہودگی کے ساتھ جواب دینے میں ایسی تاخر کیوں؟______ آخر میں ہم تمہارا مبلغ علم حدیث وقرآن میں اندازہ کر ہی چکے ہیں کبھی بھی تم نے حدیث وقرآن کی روشنی میں کوئی بات کہی اور کیسے کہو گے، بات اصل یہ ہے۔ کل اناء یترشح بما فیہ۔

کمر سیدھی کرنے کا نسخہ و ترکیب:۔

حلام کا بہت بہت شکریہ، انشاء اللہ تمہارے مرنے کے بعد یہ چالیس دن کا کورس پورے اطمنان کے ساتھ شروع کردون گا دریں اثنا دعائیں بھیجتے رہنا تاکہ جلد از جلد کمر سیدھی ہو جائے اور ڈنڈا لیکر تمہارے روبرو آکر تمہاری بھی کمر ٹیڑھی کرسکوں۔

تنبیہ:۔

اپنی ناشائستہ حرکات ولغویات سے اب بھی باز آجاؤ____ شرمانے کی بات ہی کیا ہے۔ ان اللہ لایستحی من الحق، فاسئلو اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔ انما شفاء الحی السوال۔ اب تک کی زندگی مستعار اگرچہ کبار علماء کی تکفیر ہی میں گزری اور اپنی عاقبت خراب کرنے کی نحوست مسلط رہی تو اب بھی تائب ہو کر بفحوائے التائب من

الذنب کمن لا ذنب لہ،مخلص مومن بن کر حدیث وقرآن کے صحیح مطالب کو سلف صالحین کے ارشادات وفرامین کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرو اور توشۂ آخرت تیار کرو، ورنہ۔

اذا انت لم ترحل بزادمن التقی　　ولاقیت بعد الموت من قد تزودا
فندمت علی ان لا تکون کمثلہ　　فترصدللامرالذی کان ارصدا

فقط محمد زین الدین
29/1984ء

❑❑❑

{مناظر اہل سنت کی چھٹی تحریر}

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

،،کس میں سے نقل کئے مجھے سب کا پتہ ہے۔اور ہمیں کیا نہیں معلوم تیری صبح شام الخ،،اس پر آپ نے لکھا ہے کہ،،اپنے آپ کو عالم الغیب سمجھ بیٹھا،،واہ خوب____اور آپ نے یہ کیسے جان لیا کہ ہم نے اپنے کو عالم غیب سمجھ کر ہی اس کو لکھا ہے، ہمارے دل کے ارادے کو آپ نے کیوں کر سمجھا، بولئے؟ آپ اپنے اوپر کیا فتوی لگاتے ہیں؟ غیب کا مفہوم آپ کے نزدیک کیا ہے، کیا ائمہ کرام وسلف صالحین نے غیب کی یہی تعریف کی جس کو آپ نے سمجھا؟ جلد پتہ دیجئے؟ محاورۂ اردو سے بالکل نابلد ہی رہے؟___ نقل کا پتہ لگنا، صبح وشام اندھیرے اجالے کا سامنے ہونا غیب کیونکر ہوا، نقل اور صبح وشام____ آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے غیب کیسے ہوگیا، کمال ہے، آپ نے دل کے سمجھنے کو سمجھ لیا جو سامنے نہیں بلکہ پوشیدہ اور چھپی ہوئی چیز! علاوہ ازیں اس سے قبل کی اپنی تحریر اتنی جلدی بھول گئے، یہ آپ نے کیا لکھا ہے کہ،، مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم اس سے بھی انکار کروگے،، حقیقۃً انکار کا تعلق دل سے ہوتا ہے، تو پھر میرے دل کی حالت سے پہلے ہی کیسے واقف ہوگئے؟ پھر یہاں کیوں غیب نہیں؟_____دوسروں کو کافر کہنے کی دھن میں جناب کہاں پہنچے، ہاں نار جہنم!_____یہ کورس پورا کرکے آئے بغیر کا نتیجہ ہے کہ آپ چت سوگئے جس کی کمر ٹوٹ گئی ہو، اس کو پھر پھسلنے کا احساس کب ہوگا____ آخر مادۂ حس بھی تو ہو______

سوکھا۔خشک! سوکھنا (واؤ معروف) خشک ہونا۔(فیروز اللغات بڑا اڈیشن ص ۶۳۹)

سوکھانا اسی کا متعدی ہے، آپ نومشق ہونے کی وجہ سے صرف بلا واؤ کے جانتے تھے، تو کم سے کم اسی پر محدود بھی نہیں سمجھتے؟_____ دوبارہ میری تحریر ملاحظہ

کیجئے،، بدتمیزی نہ کرو ورنہ اس کے بعد ایسی طرف سے ایسی ایسی آگ آئے گی جس کی خبر کسی کو نہیں، نہ کوئی مجھے بوجھا سکو گے،، بوجھانا بمعنی سمجھانا، منوانا نہ کہ بجھانا، یعنی تمہاری طرح بدتمیزی پر آجاؤں تو کسی کو خبر نہ ہو سکے گی نہ کوئی چپ کر سکو گے؟ ہم نے اول لفظ آگ اور آخر میں بجھانے کے بجائے قصداً بوجھانا لا کر آپ کو چکر میں ڈالنا چاہا تھا اور آپ اس میں آ بھی گئے۔ مگر آپ نے یہ نہ دیکھا کہ آگ یہاں حقیقی معنی میں نہیں کہ ادھر بجھانا ہی صحیح سمجھیں ـــــــ دیکھ لیا اس کے بعد ہی آپ پر ایسی آگ آئی جس کی خبر آپ کو نہ ہو سکی۔ یوں ہی جہاں بھی بظاہر کوئی غلطی سمجھ میں آئے تو وہ کوئی غلطی نہیں بلکہ کوئی راز ضرور پنہاں ہوتا ہے، مجھ سے پوچھے بغیر خود ہی خوب غور کر لیں، آپ کی ادبی غلطیوں کے انبار ہونے کے باوجود فروعی بحث پر ہم نہیں اترتے ـــــــ کوکبۃ الشھابیہ ص 31 / 32 کی عبارت بعینہ آپ نے کیوں نقل نہ کیا، کہیں کہیں سے نقل کرنے میں کیا حکمت ہے۔ خاص کر ملعون کلموں کو غور کرو،، کے بعد صرف۔۔۔۔۔ دیگر ان ملعون کلموں کو کس ڈر سے چھپایا گیا، کس جگہ سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے اسماعیل دہلوی کو مسلمان کہا، اٹھاؤ کتاب، سامنے آؤ۔ جھوٹ بولنے میں آپ کو غیرت ہونی چاہئے؟ اسماعیل دہلوی کو کفر سے بچانے کیلئے سرکار اعلی حضرت مجدد دین ملت شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالی عنہ کی اس عظیم احتیاط کا سہارا لینے میں حیا نہیں محسوس کرتے؟ ـــــــ کیا کافر کہنے سے زبان کو روکنا مسلمان بنانا ہے؟ اب کان کھول کر سنو! کسی عبارت کا کفریہ ہونا اور ہے اور اس کے قائل کو کافر نہ کہنا کچھ اور۔ اپ کو نہیں معلوم؟ احتمال تین قسم کا ہوتا ہے، احتمال فی الکلام۔ احتمال فی التکلم۔ احتمال فی المتکلم۔ یعنی قائل کے متعلق شبہ ہو کہ شاید وہ توبہ کر چکا ہے آپ کے ذہن میں ان تینوں میں سے صرف اگلے تیسرے ہی کی گنجائش تھی، پچھلے دو آپ کے خیال میں بھی نہ تھے، یا رہے تو ہوں گے مگر سنت ترک نہ کی کہ قطع وبرید جناب کا آبائی پیشہ ہے، یا عقل کی رسائی ان تک کہاں کہ۔

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے

اسماعیل دہلوی کا توبہ مشہور ہو جانے کی وجہ سے (اگرچہ وہ شہرت فی نفسہ غلط ہو) یہ بھی تو ایک احتمال ضعیف پیدا ہو گیا، اسی لئے سرکار اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی

اللہ تعالی عنہ نے اس کو کافر کہنے سے کف لسان کیا_____ احتیاط کی وجہ سے کف لسان کرنے والا اگر آپ کے نزدیک کافر ہےتو یہ دیکھئے آپ کے پیشوا رشید احمد گنگوہی اپنے فتاوی رشیدیہ کامل ص 49 میں لکھتے ہیں،،بعض ائمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کف لسان کیا ہے وہ احتیاط ہے،اب لگاؤ اپنا مسلم پیشوا نابینا گنگوہی پر کفر کا فتوی،امام اعظم یزید پلید کو کافر بھی نہ کہتے اور مسلمان بھی نہیں کہتے بلکہ شبہ کے سبب تکفیر سے کف لسان کرتے ہیں اس پر نتیجہ نکالنا کہ جب امام اعظم نے یزید کو کافر نہ کہا تو ضرور مسلمان کہا۔یہ کسی مجنوں کا قول ہوگا،اب تو آپ کو اوپر نیچے سب سمجھ میں آ گیا ہوگا،آپ کے یہ سب بکواس آپ کے اوپر سے کیا الزام ہٹا تا ہے کہ غیر متعلق بحثوں کو چھیڑ کر ہم سے جانکاری حاصل کرتے ہیں،تو بہ کرکے الزام ہٹائے بغیر بحث میں کیا مزہ آتا ہے۔

مقابل کی ذات اوراسکو پہچانے بغیر بحث کرنا عبث ہے،بلکہ علماء کے نزدیک عاقل کے یہاں خصم کی تعین کے بغیر بحث نہیں کی جائے گی،وہ قابل خطاب نہیں،وکیل صاحب! آپ اپنا نام اور مکمل پتہ بتائیے،آپ کا علم تو معلوم ہی ہے صرف قاصد کے پتہ سے کوئی کام چلنے کو نہیں _____ آپ جھک چکے ہیں آپ کا تمام مصالحہ ختم ہو چکا ہے،تمام دیو بندیوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں ___ وکیل کی سانس رک گئی ہے،کسی دیانت دار صحیح سالم وکیل کو پیش کیجئے جو کچھ دیر تک سہہ سکے۔نئے پرانے دونوں وکیل کا پتہ بتائے بغیر کچھ نہ بتایا جائے گا۔

تاکید نامہ کو بھی اسی میں ملا کر پڑھئے۔

فقط

محمد ظہور حسن رضوی

3/ستمبر 1984ئ

❑❑❑

{دیوبندی مناظر کی چھٹی جوابی تحریر}

مبسملاو حامداو مصلما

امابعد______ قدیم اور جدید دونوں خطوط کے جوابات مکمل ہفتہ روز کے بعد اکاذب کا دفتر کی صورت میں دستیاب ہوئے۔ **اذافاتک الحیاء فافعل ماشئت۔**

لچر و پوچ جواب تو یقیناً ہمہ وقت نوک قلم پر موجود رہتا ہے، اس لئے فی البدیہہ جواب دینے میں تاخیر نہیں کی گئی تھی، اور وزن دار ٹھوس جواب کیلئے (بزعم خود) اپنے محققین___**فی الحقیقة من الحقه** سے استغراض پر بھی وہی سفسطہ و سفاھت کا اظہار۔

واہ رے کاٹھ کا الو چوری اس پر سینہ زوری۔ الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے۔ وکیل کا دروازہ کھٹکھٹانے میں شرم نہیں آتی ہے، الٹے ہم ہی سے وکیل کا نام و پتہ پوچھتے ہو، کیا تم نے نہیں لکھا تھا، اصول مباحث کے قاعدے سے مدمقابل کا ہم پلہ ہونا لازمی ہے، اور یہ ساری باتیں کسی اچھے جانکار سے لکھوا کر بھیجو۔ پھر آج ہم جو کچھ لکھوا کر بھیج رہے ہیں اس پر جلن کیوں، کیا اسٹاک ختم ہو رہا ہے، اب تک تو ہم دیباچہ کے ربع تک بھی نہیں پہونچ پائے ہیں______ گھبراؤ نہیں تم جیسے الو کا وزن تھامنے کی قوت خدا کے فضل و کرم سے مجھ ہی میں ہے۔

دیکھو تم گرتے جاتے ہو پستی کی طرف
آگے آتا ہے گڑھا بعد اس کے تحت الثریٰ

پہلے تو مسئلہ کے متعلق استفسار کیا گیا تھا، تو ادب کی پناہ لی، جب ادب میں متواتر گرفت ہونی شروع ہوئی تو حدیث و قرآن کا سہارا لینے کی کوشش کرتے رہے، اور جب اپنے آپ کو حدیث و قرآن سے عاری پایا تو بغلیں جھانکتے پھرتے ہو، اور الٹے کہتے ہو کہ میرے پاس فضول بکواسی کیلئے فضول وقت نہیں، آخر تمہارا کونسا لمحہ قیمتی ہے اور تم اس قیمتی

لمحہ کو کس قیمتی کام میں لگاتے ہو،کبھی سوچے ہو،

بنا جو کچھ بن سکے جوانی میں

رات تھوڑی ہے اور بہت ہے سانگ

تمہارے ہفوات کا جواب دینا بالکل ہی بے سود اور غیر نافع ہے،سچ ہے **واضح العلم عند غیر اهله کمقلد الخنازیر** الخ۔تم نے حضرت شیخ الہند کے شعر پر اشکال کیا کہ مولانا گنگوہی کو مربی خلائق کہا گیا ـــــــ مربی رب العلمین کا ہم معنی کھلے لفظوں میں ساری مخلوق کا پالنے والا کہہ رہے ہیں، پرائمری اسکولوں کے مبتدی طلبہ معترض صاحب کی سخافت اور اردو دانی پر داد دیں،غرض کہ معترض بے بضاعت کے نزدیک کسی کو مربی کہنا اس کی خدائی کا اقرار کرنا ہے،اور **مفقو دالدیانة والامانة شیبره**۔کیا فیروز اللغات نئے اڈیشن میں مربی کا معنی اور بھی کچھ ہے یا نہیں۔ہاں تم ضرور دیکھ چکے ہو،مگر جاہل بجہل مرکب کو سمجھائے آخر تو کون۔علاوہ ازیں حدیث وقرآن سے توتم یکسر ناآشنا و جاہل،،لو ایک سبق مجھ ہی سے پڑھ لو،،مربی تربیت سے اسم فاعل ہے سمجھ میں آگیا بزاخفش اردو میں والدین کی سرپرستی،اتالیق یا شیخ کی تعلیم وتربیت کو عام طور پر تربیت کہا جاتا ہے،قرآن مجید میں یہ بھی محاورہ استعمال کیا گیا ہے،**وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا**۔کیا اولاد کے لئے والدین تربیت کنندہ ومربی نہیں ہوئے،تمہارے جملہ اعتراضات کے لچر و پوچ ہونے کیلئے یہی نمونہ کافی ہے۔جس سے تمہاری عقل کے عمق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔خدارا منافقت کو ترک کرو اور ہمارے مجوزہ نسخہ کو بلا ناغہ متواتر استعمال کرو۔انشاء اللہ جملہ امراض روحانیہ وجسمانیہ سے محفوظ و مامون رہو گے،مومن مخلص بن کر صدیقین وصالحین وشہداء کی رفاقت حاصل ہوگی۔

نسخہ:

شجر فقر وغیریت کی جڑیں لو اور انہیں تواضع وانکساری کی بوٹیوں کے ساتھ ملالو۔ اس میں انابت الی اللہ وتوبہ کے ھلڈے سے شامل کرلو،اس نسخہ کو تسلیم ورضاء کے کھرل میں ڈال کر قناعت وسیر چشمی کے ہاون دستے سے اچھی طرح پیس لو پھر سفوف کو ورع وتقویٰ کی دیگ میں چڑھادو اور اوپر سے ذرا آب شرم وحیا انڈیل دو، پھر عشق الٰہی کی آنچ

میں خوب جوش دیدو جب تیار ہوجائے تو اسے شکر و سپاس کے فنجان میں ڈال کر امید و بیم کے پنکھے سے ذراسی ہوا دے لو اس کے بعد ملعقہ بسملہ سے نوش کر کے حمد لہ کا ورد کرو______ فقط محمد زین الدین

7/ستمبر 1984

❑❑❑

{مناظر اہل سنت کی ساتویں تحریر}

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

لَاتُبَذِّرْتَبۡذِیۡرًا۔اِنَّ الْمُبَذِّرِیۡنَ کَانُوۡا اِخۡوَانَ الشَّیٰطِیۡنِ ط ______ وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوۡبِھِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَھُوۡہُ وَفِیۡۤ اٰذَانِھِمۡ وَقۡرًا ______ مطالبۂ حق پر منہ پھیر۔اَ وَلَّوۡ عَلٰۤی اَدۡبَارِھِمۡ نُفُوۡرًا ______ اظہار مجبوری کے باوجود اسی ایک مجبور کو نہ چھوڑا۔اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ______ تماموں سے نئے معروف سالم وکیل کا مطالبہ تھا،مگر لَاتَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ______ آپ نے خود اپنی مدد کو تلاش کیا،ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ بِہٖ عَلَیۡنَا وَکِیۡلًا۔جب کوئی مدد کو نہ پہنچا اپنی مجبوری کا احساس کرتا تھا،اصولاً کچھ بولنا منع تھا،نہ کئے تو یہ تو کفر کے ساتھ اب بھی جو آپ نے کودا۔فَمَنۡ تَبِعَکَ مِنۡھُمۡ فَاِنَّ جَھَنَّمَ جَزَآؤُکُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ______ لیجئے اب لیجئے؟اب تو سب ملکر سنئے،فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ ______ صرف گالی بکنا جواب نہیں،قانوناً مرد کو وکیل کا دروازہ کھٹکھٹانے میں شرم ہی کیا؟انجام سوچے بغیر پہلے وکیل بنکر اپنا دروازہ کھولے بیٹھے تھے،اوراب سوالات کے بوجھ سہہ نہ سکے اور جوابات سے لاجواب ہوئے تو ڈر سے اپنا دروازہ ہی بند کر لئے اور گھر کے اندر ہی رہکر بحث بحث چلائے تو دروازہ کھٹکھٹایا نہ جائیگا؟اور آپ اپنا دروازہ کھولکر سامنے نہ آئیں گے تو لوگ تحت وفوق کو کیوں کر سمجھیں گے اور یہ کیسے جانیں گے کہ کس نے یہ گمراہیت بکے۔تو یہ کس پر اترے،سزا کا وار کس پر رہے،ثالث تک بات کیوں کر پہونچے،اس وقت ساری محنت اکارت جائے ______

لکھوا کر بھیجنے میں نہیں بلکہ لکھ کر بھیجنے والے کی تعین سے کترنے مترنے پر جلن ہے،کیا جانے کب تک چپکے اندر بدلتے رہیں گے تو یہ تسلسل کب تک روکے گا ثالث کا پتہ کب دیا جائے گا اس کے بغیر کیسے بنے گی ______ جی ہاں!باادب بانصیب بے ادب

بے نصیب۔ باادب ہوں ادب سے بات کرتا ہوں، مسلمان ہوں قرآن وحدیث کا سہارا لیتا ہوں، آپ جو چاہے کیجئے، ہمیں کوئی سروکار نہیں۔

بے حیاباش ہرچہ خواہی کن مخالف قرآن وحدیث شومکراودلیل کن

مگر میرے ادب اور قرآن وحدیث سے سہارا لینے میں آپ کو چیڑ کیوں؟ سب تو آپ کی طرح بے ادب ومخالف قرآن وحدیث نہیں کہ بے ادبی اور مکر سے کام لے ـــــ میں نے کہاں لکھا ہے کہ صرف،، مربی،، رب العلمین کا ہم معنی ہے، بلکہ یہ کہا تھا کہ مربی خلائق (مع اضافت الی الجمع) رب العلمین کا ہم معنی ہے، مَنْ كَانَ فِيْ هَـٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ـــــ کیا بغیر اضافت لفظ جس معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، اضافت کے بعد بھی وہی معنی ملحوظ ہوتے ہیں یا دوسرے معنی میں؟ ـــــ آپ نہیں جانتے جاہل بجہل مرکب کو اور پھر سمجھائے تو کون؟ میں (محمد ظہور حسن)! رب بمعنی مربی اور عالم ماسواء اللہ کو کہتے ہیں، عالمین اس کی جمع ہے، خلق بمعنی مخلوق بھی ماسواء اللہ ہے، جس کی جمع خلائق سب جانتے ہیں تو یقیناً،، مربی خلائق،، (مع اضافت الی الجمع اور اضافت الی الجمع استغراق کا فائدہ دیتا ہے) رب العٰلمین کا ہم معنی ہوا ـــــ کون نہیں جانتا کہ رب بمعنی مربی بندہ پر بولا جاتا ہے، مگر جب اس کی اضافت خلائق کی طرف ہو تو ضرور رب العٰلمین کا ہم معنی ہی ہوگا۔ آپ نے مرثیہ گنگوہی نہ دیکھا؟ دیکھے تو ہوں گے مگر دیکھ کر بھول نہ گئے ہوتے تو غلط فہمی نہ ہوئی ہوتی، پھر سے ملاحظہ کیجئے؟

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

سراسر خلائق کے مربی (بالاضافت) مان رہے ہیں ـــــ اگر وہی تعلیم و سرپرستی کا معنی لینا ہے تو بولئے؟ والدین کی سرپرستی اور شیخ کی تعلیم کی وجہ جیسا مربی ان دونوں کو کہا جاتا ہے ٹھیک ویسا ہی خدائے تعالیٰ رشید احمد کا مربی تھا، یہ کیا کہہ رہے ہیں، خدا ان کا (گنگوہی کا) مربی ٹھیک ویسا ہی تمام مخلوقات کے مربی گنگوہی جی تھے، تبھی تو اگلے مصرع میں اللہ کی طرح نابینا گنگوہی جی کو مولیٰ وہادی کہہ رہے ہیں، یعنی جس طرح خدا ان کا مربی ہونے کی وجہ سے ان کا مولیٰ وہادی ہے، اسی طرح آپ کے جناب گنگوہی جی مربی خلائق ہونے کی وجہ سے آپ کے مولیٰ وہادی ہوئے، اگر نہیں تو پہلے مصرع بلکہ

پورے شعر میں تقابل کیوں کر باقی رہے گا۔

آچھا اب بتایئے: ـــــــ اللہ تعالیٰ مربی خلائق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس معنی کر؟ کیا جس معنی میں اللہ تعالی مربی خلائق ہے اسی معنی میں گنگوہی جی بھی؟ کیا مربی خلائق حقیقی بھی ہے اور غیر حقیقی بھی؟ غیر حقیقی نہیں تو آپ کے گنگوہی جی اور اللہ تعالی میں کیا فرق ہے؟ کیا اللہ تعالی کے مربی خلائق ہوتے ہوئے نابینا گنگوہی جی مربی خلائق ہو سکتے ہیں؟ یاد رہے کہ نیا شعر لکھ کر مجھ پر الزام دیں گے تو آپ پر سے الزام نہ اٹھے گا کہ الزام دینا الزام کو رفع نہیں کرتا۔ ـــــــ

یہی دھوکہ سب کا جواب کیسے ہوگیا؟ ـــــ علاوہ ازیں پرانے پرچوں کے سوالات کے جوابات کہاں گئے؟ کیا اپنی طرح سب کو فریب خوردہ سمجھ بیٹھے ہو؟ ـــــ میرے کس سوال کا جواب کیا ہے ـــــ تصفیۂ کیوں نہیں لکھتے ـــــ اور دیکھئے میں آپکے ہر ہر شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے صاف صاف جواب پیش کرتا ہوں ـــــ آپ صاف کیا کچھ بھی نہیں لکھتے؟ گالی کو برا سمجھنے کے باوجود بھی گالیاں دینے کو جواب سمجھ رہے ہیں، یہ آپ کے سوا آج تک کسی جاہل نے نہ سمجھا۔ کہیں آپ نے اللہ کو جاندار، بیچارے، مجبور، پریشان، شعور والا اور انسان کا باپ لکھا، کہیں اس کے لئے مکان اور مشکل کا پیش آنا وغیرہ وغیرہ مانا ـــــ تماموں کے بارے پوچھا بھی گیا مگر کچھ بولنا تو درکنار چھوئے تک نہیں، ان سب سے توبہ کئے بغیر سچے مسلمان کیوں کر بن جائیں گے، ورنہ کس صحابی تابعین سلف صالحین یا کسی مسلمان ہی کا ایسا عقیدہ تھا۔ ضرور لکھئے؟ **اوفو بالعهد** ـــــ کس کی انتظاری میں چپ ہیں، کیا وہابیہ دیوبندیہ ان پرانے عقیدۂ کفر کو اٹھائیں گے، جن کا پتہ آپ نے اپنی تحریروں میں جگہ جگہ دیا ہے۔ جیسے نماز روزے کے پردے سے لوگوں کو معلوم ہونے نہیں دیتے ـــــ اللہ کا عیبی ہونا ممکن، رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عطائی علم غیب سے انکار مگر اسی کو شیطان لعین کے لئے اقرار، بڑے بھائی، رسول اللہ کا خیال نماز میں آنا، بیوی سے مجامعت گاؤ، خر کے خیال سے برا۔ رسول کے خیال سے نماز باطل مگر گاؤ وخر کے خیال سے قبول ـــــ رسول اللہ چمار سے زیادہ ذلیل، خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں، گاؤں کا چودھری، حق شفاعت سے عاری وغیرہ

وغیرہ کلمات خبیثات (رسالہ یکروزی، براہین قاطعہ،تقویۃ الایمان،صراط مستقیم،حفظ الایمان،تحذیرالناس) جسے سنتے ہی مسلمانوں کے بدن کا رونگٹا کھڑا ہوجاتا ہے،اور بار بار ہزار بار لعنۃ اللہ علیہ کا ورد کرتے ہیں۔اکل ذٰلک کان سیۃ عند ربک مکروھا____اس میں بھی جھوٹ سے کام نہ چلے گا،حرف بحرف سب کا ثبوت میرے پاس موجود ہے۔

سنبھل کے قدم رکھنا اس مئے خانے میں ساقی

آپکو چپ میں ہی بھلا، جواب بند!_____ کل انسان اکرمنہ طیرہ فی عنقہ و نخرج لہ یوم القیمۃ کتباً یلقہ منشورا اقرۃ کتٰبک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیباً____ اللھم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذابِ الاخرۃ و عقائد الباطلۃ امین بجاہ سید المرسلین

فقط

محمد ظہور حسن رضوی

10/ستمبر 1984ھ

❑❑❑

{دیوبندی مناظر کی ساتویں جوابی تحریر}

786

الحمدالولیہ والصلوٰۃعلی اھلھا

آدمی را آدمیت لازم است　　عود گر بو نباشد ھیزم است

بہار وبنگال کے مسلسل گشت ووکلاء کے دروازے کھٹکھٹانے کے بعد بھی رنگ بدلتے گرگٹ کی طرح بے موقع قاعدہ بیانی یہ تمہاری اہلیت یا نااہلیت کی علامت ہے، وہ اہل علم و دانش پر مخفی نہیں، حدیث وقرآن کا بہانہ بنا کر انسانیت سے منحرف ہورہے ہو، پہلے انسانیت سیکھو ہدایت کی شاہراہ پر گامزن رہ کر دوسرے کی ہدایت کی فکر کرو، **ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاوقال اننی من المسلمین____** تمہارے گمراہ کن سوالات کے جوابات میں جوقیمتی اوقات ضائع ہوتے ہیں اس کا بے حد قلق وملال ہے، **لیکن من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان** کے تقاضہ پر عمل کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہوا احقاق حق کیلئے ہمہ وقت کمربستہ ہوں، تمہارے لچر سوالات جو تار عنکبوت سے بھی اضعف ہیں اس سے نہیں گھبراتا۔ باطل کی حمایت اگر تمہارا آبائی پیشہ ہے تو احقاق حق ہمارا بھی منشاء تخلیق ہے، **لکل فرعون موسیٰ______لاتزال طائفۃ من امتی منصورین علی الحق لایضرھم من خزلھم______**

آپ اپنے عیب سے ہوتا نہیں واقف کوئی　　جیسے بو اپنے دھن کی آتی ہے کم ناک ہے

کون مخالف حدیث وقرآن ہے، وہ علام الغیوب علیم بذات الصدور ہی زیادہ بہتر جانتا ہے____ خالق کائنات نے ہرانسان کو جداجدا دل اور الگ الگ دماغ دیا ہے، نتیجۃً خیالات مختلف ہیں، آراء میں اختلاف ہے، اس میں بھی ریب وشک نہیں کہ بعض اوقات مختلف آدمیوں کا ذرے واحد پر اتفاق بھی ہوجاتا ہے، لیکن اکثر اوقات آراء

مختلف ہونا بدیہی ہے، آمنا صدقنا علی الراس و العین۔ بلا چوں و چرا تسلیم کر لینا صرف مذہبی اصول ہی میں ہوتا ہے، مگر جیسے مضل مقتدا اور تمہارے ضال مقتدی مذہبی اصول سے منحرف ہو کر ضلالت کی گھنگھور گھٹا میں بہکے پھرتے ہیں، یتھون فی الارض کا مصداق بنتے ہیں ــــــ کیا تمہارے الٹ پلٹ لکھ دینے سے تمہارے جوابات درست کہلائے جائیں گے ــــــ اگر عقل سے پیدل تمہاری الٹی کھوپڑی یہی کہتی ہے تو کہتی رہے، مگر ہمارے علمی سوالات کے تم نے جوابات کہاں دیئے، کہاں چھپائے رکھے ہو، شرم نہیں آتی، اذا فاتک الحیاء فافعل ما شئت۔ اب بھی میرا پہلا خط تمہارے پاس موجود ہوگا نظر ثانی کر لینا، بات کہاں تھی کہاں پہنچا دی، بات کا بتنگر بناتے ہو اور ہم ہی پر الزام ــــــ مسلمانوں کی تو یہ صفت ہوتی ہے۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز   تو قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز   نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

نفرت کا بیج بوتے ہو تشتت و افتراق کو شب و روز کا مشغلہ بنا رکھے ہو، مخالف فرمان باری تعالیٰ ہو۔ و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا۔ جماعت قائم کرنے کے بجائے مسجد ڈھوڑا لنے کا حکم کرتے ہو، اور ارئیت الذی ینھیٰ عبداً اذا صلی۔ و من اظلم ممن منع مسجد اللہ ان یذکر فیھا اسم و سعی فی خرابھا کی وعید شدید کا مورد بن کر جھنم دار البوار لایصلھا الا الفجار کا سامان تیار کرتے ہو ــــــ تم نے یا تمہارے روحانی آباء واجداد نے دین کی کون سی خدمت کی ہے، ذرا گن کر دکھاؤ، احادیث و قرآن کی کون سی خدمت کی، ہمارے روحانی آباء واجداد نے کتب حدیث پاک کی شرح تحریر فرمائیں، کتب درسیہ پر حواشی لکھے جن سے استفادہ کرنا تمہارا ناگزیر ہے۔

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم   اذا جمعتنا یا جریر المجامع

کلمہ مربی کے استعمال باضافت و بغیر اضافت میں جو تم نے گوہر افشانی کی ہے، وہ تم ہی کو مبارک ہو، اور مفقود البصیرت و البصارت مختصر مطول البلاغۃ الواضحۃ وغیرہ کی ورق گردانی کی ہوتی، مثال سنو! اور سمجھو مثال کہیں دور کی نہیں قرآن پاک کی آیت ہے

جس کی اشاعت ہمارا فرض منصبی ہے۔ اس کی خدمت ہماری شب وروز کا مشغلہ ہے، تمکوتو اس قرآن وحدیث میں غور وفکر کا موقع ہی کب ملتا ہے، اگر ملتا ہے تو قبر پرستی، الزام تراشی اور کافر سازی ولفاظی کا، آیت سنو اور غور کرو۔ **یوم تقوم الساعة یقسم المجرمون مالبثوا غیر ساعة** ۔ایک ہی جملہ میں فاعل واقع ہونے والی ساعت سے کیا مراد ہے، اور دوسری ساعت جو غیر کا مضاعف الیہ واقع ہے اس کا مصداق کیا ہے، اے وہ مولوی کہ **لیس فیه الا القبل و القالو الجنگ و الجدال** تم بھلا کیا سمجھو گے جاؤ گشت لگا کر اپنا مرجع الیہ ہی سے حل کرو، یہ کس کی مثال، خوئے بدرا بہانہ بسیار۔ اگر غلطی پر گرفت کی جائے تو کہا جائے کہ راز پنہا ں ہے، سبحان اللہ تمہاری عبارت اگلے مصرے، دودو جگہ سے مصرعہ کا عین بھی دیدہ ودانستہ ترک کیا گیا یا اتنی ہی صلاحیت ہے۔ **الظاهر هو الثانی کل اناء یترشح بما فیه** _____ دعائیں تم نے لکھا ہے، **اللهم احفظنا من کل بلاء الدنیا و عذاب الاخره و عقائد الباطله** ۔

کیا الباطلہ صفت الف و لام کے ساتھ اور موصوف معری عن الالف والام۔ سبحان اللہ مدعی قواعد دانی کی صحیح دانی جیسے موصوف الف و لام سے خالی ویسے ہی قواعد عربیہ سے کاتب الحروف بھی بالکل عاری، اس نے حق بات ایک بھی نہ مانی، جس کی سمجھدانی میں سمائی ہے گوبردانی۔

فقط

محمد زین الدین

16/ستمبر 1984ئ

❑❑❑

{مناظر اہل سنت کی آٹھویں تحریر}

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ۔ مِنْ وَّلِیٍ مِنْ بَعْدِہٖ۔ وَتَرَ الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُ الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ اِلٰی مَرَدٍمِنْ سَبِیْلِ ـــــــــ مگر کوئی سبیل نہیں، اَلَا اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُقِیْم۔ آپ کی قسمت کا لکھا ہے وہاں کوئی مددگار بھی نہیں، وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَصِیْر۔ اور دنیا میں بھی کوئی ساتھی نہیں۔ وَمَا لَھُمْ فِی الْاَرْضِ وَلِیٍّ وَلا نَصِیْر۔ پس ظالم کا ہر جگہ شیطان ہی ساتھی، جواب کے نام پر صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بن گئے لَایَرْجِعُوْنَ کا نقاب چہرے میں ڈالے، انسان کو آپ نے اللہ کا بیٹا کہا، فتوی سنایا گیا، اللہ کو عیبی کہا، عقیدہ بتا دیا گیا، مگر نہ آپ نے توبہ ہی کیا نہ کوئی اب تک جواب دے رہے ہیں، بولئے، اب آپ کے کفر اقراری پر کیا شبہ رہا، بلکہ مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ۔ کا جلوہ سامنے آیا، مسلمان برادری سے بائیکاٹ کا دریا چلایا ـــــــ آپ کا کوئی مددگار بھی نہیں، آپ کی صلاحیت کا دم بھی ٹوٹ گیا۔ اسی کمر ٹوٹنے کی بیماری میں دم بھی ٹوٹ گیا، دم گھٹ کر مرنا آپ کے نصیب میں لکھا تھا، گھٹن میں کمی کروا اپنی نقل اٹھاؤ میرا پرچہ ملاؤ دونوں کی ایک ایک سطر کو دہراؤ اپنے آگے پیچھے سے جوڑ و جلدی موت ہوگی، پرچہ بھیج کر الٹی چھوڑی گلے میں نہ لگاؤ، دم نکلتے تکلیف ہوگی، صرف گالی نہ دو حق کی گولی گرم پانی سے کھا کر دماغ درست کرو پھر پڑھو۔

ھاں۔ ہماری اہلیت کی علامت دانش پر مخفی نہیں؟ آپ پر ہے، حدیث و قرآن کے دلائل کو بہانہ کہنا کسی بے لگام کا کام ہے، حدیث و قرآن سے آدمی انسانیت (سے) منحرف ہوتا ہے یا حدیث و قرآن کے خلاف سے، یہ بھی اہل علم پر مخفی نہیں، آپ پر ہے، قرآن و حدیث کے خلاف سے انسانیت حاصل کرنا آپ کا کام ہے، ایسی انسانیت کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں، کیا قرآن و حدیث میں انسانیت کی تعلیم نہیں کہ ان کے سوا اپنی نئی کتابوں سے انسانیت سیکھنے کہتے ہیں، سارے مسلمان تو قرآن و حدیث ہی سے

انسانیت سیکھتے ہیں مگر آپ سارے مسلمانوں کے خلاف اپنے ان تصانیف سے انسانیت سیکھنے کہتے ہیں، جن میں حیوانیت اور نئے مذہب کی تعلیم ہے ـــــ آپ ہمیں انسانیت سیکھنے کے بعد دوسرے کے ہدایت کی فکر میں رہنے کہتے ہیں، کیا دوسرے کے ہدایت کی فکر میں رہنا انسانیت نہیں؟ انسانیت تو اسی میں حاصل ہوگئی، آپ اپنی ہی طرح یہی چاہتے کہ جب خودتو بہ کرکے ہدایت پا نہ سکے تو دوسروں کو بھی ہدایت یافتہ بننے نہ دو؟ اپنے تو جائیں گے ہی دوسروں کو بھی جہنم کا ساتھی بناؤ، اسی میں آپ کو انسانیت نظر آتی ہے، توبہ! آپ کو بہکی بہکی سی باتیں کرنے میں حیا چاہیئے؟ حیا کی دعا بھی آپ کے لئے بیکار جاتی ہے، معلوم ہوتا ہے اللہ نے بے حیائی آپ کی قسمت میں لکھا ہے، سب جان گئے کہ آپ کے کہے ہی کے مطابق کم از کم ہمیں طلب ہدایت کا ایک فائدہ تو ہوا، اور آپ کو تو یہی دونقصان نے ہر طرح کے نقصان میں پہونچایا۔ **فمن یھدی من اضل اللہ**۔ جس کو خدا مارے اس کو کون بچائے، مان لیجئے آپ میں انسانیت ہے مگر اسلامیت نہیں، اور ہم میں انسانیت نہیں مگر اسلامیت تو ہے، تو دونوں میں بہتر کون ہوا، یہ وہی سمجھ سکتا ہے جس میں انسانیت اور اسلامیت دونوں ہو، مگر آپ نہیں، یہ بھی آپ کی انسانیت کا پتہ دیتا ہے ـــــ اس کا (انصاف) فیصلہ اہل انصاف پر چھوڑتا ہوں، آپ تو سمجھ نہیں سکتے! پہلے ہی آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ظہور سے بحث کرتے ہوئے کبھی صحیح نہیں بولنا ہے۔ اگر راستہ کہیں گھیر ہی لیا تو جھوٹ سے جان چھڑائی جائے گی، مگر یاد رکھئے گالی ہمیں دے سکتے ہیں لیکن عوام کو آپ دھوکہ نہیں دے سکتے گالی دینا آپ کے ہار کی نشانی ہے ـــــ **ذالک اضعف الایمان** کے تقاضے پر عمل کرنا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں مگر اس فریضہ پر عمل نہیں کرتے یہ کوئی کمال نہیں، کمال تو جب ہوتا کہ فریضہ سمجھ کر اس میں عمل بھی کرتے، عمل تو اس کے برخلاف ہے ـــــ احقاق حق کیلئے تو نہیں احقاق حق کی وجہ سے کمر بستہ ساتھ ساتھ پس پشت دست بستہ بھی ہیں، اور آپ کے اعمال نامے کی یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں۔ کھلے عام مناظرہ کو امن وچین کے خلاف بھی کہتے ہیں اور صحیح جواب کے تقاضے سے گھبراتے بھی، تو پھر آپ کیلئے احقاق حق کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ صرف زبانی کمر بستہ کا دعویٰ کرنے ہی سے حق واضح ہوجائے گا، آپ کی گمراہیت مٹ جائے گی اقراری کفر سے بری ہوجائیں

گے یاتو یہ کرنا تھا یا جواب دینا تھا،آپ کہتے ہیں،، احقاق حق ہمارا بھی منشاء تخلیق ہے۔لکل فرعون موسیٰ،،اگر کوئی کہے کہ ہم بھی مانتے ہیں کہ جس طرح احقاق حق فرعون کا بھی منشائے تخلیق تھا تو یوں ہی آپ کا بھی ہے،مگر اس منشاء کے مطابق عمل نہ کرنے اور احقاق حق کو بجا لانے میں فرعون کے مثل ہیں جب آپ جواب بھی ہمیں دینے ، کھلے عام مناظرہ کو بھی تیار نہیں ہوتے تو منشاء تخلیق پر آپ کا عمل کیونکر ہوا؟ بولئے ۔منشائے تخلیق کے مطابق نہ چلکر آپ نے اپنی فرعونیت کا اقرار کیا یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہمیں کوئی انکار بھی نہیں،لکل فرعون موسیٰ______

آپ کہتے ہیں،،کون مخالف حدیث وقرآن ہے وہ علام الغیوب علیم بذات الصدور ہی زیادہ بہتر جانتا ہے،،اوراسی کے چار سطر بعد ہی ہمیں مضل اور میرے ماننے والوں کو ضال (گمراہ) لکھا،ضال مضل ضرور مخالف قرآن وحدیث ہوتا ہے توضرور آپ نے مجھے اور میرے ماننے والے کو مخالف قرآن وحدیث جانا اور منہ سے علام الغیوب علیم بذات الصدور ہونے کا اقرار کیا اور خدائی کا دعویٰ کیا۔حالانکہ اس سے پہلے کی تحریر میں شاہ عبدالعزیز صاحب جس کی فارسی عبارت کے حوالے غیر اللہ کیلئے علم غیب ماننے کو کفر بتایا اور اتنی جلد اپنے علام الغیوب کا اعلان کیا،اور اپنے فتویٰ سے کافر ہوگئے،اگر آپ علام الغیوب نہیں تو پھر میرے اور میرے ماننے والے کا مخالف حدیث وقرآن ہونا کیوں کر جانا؟ آپ کے مسلک میں تو سرکار دانائے غیوب کسی کے دل کی بات جان نہ سکیں،مگر آپ ضرور علیم بذات الصدور بن جائیں تو اس میں آپ کی وسعت علم سرکار سے زیادہ ہوئی اور آپ لوگ شیطان کی وسعت علم بھی سرکار سے زیادہ مانتے ہیں (براہین قاطعہ) تو آپ میں اور شیطان میں کیا فرق ہوا۔بینوا توجروا

نیز علام الغیوب (خدا) کے سوا مخالف حدیث وقرآن کو کوئی نہیں جانتا لازماً نتیجہ نکلا کہ موافق قرآن وحدیث کو بھی خدا ہی جانتا ہے،لہذا آپ اپنا موافق قرآن وحدیث ہونا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کر سکتے ، چہ جائے کہ گالی گلوج کا پرچہ بھیج کر، ورنہ رہی استحالہ!اب تک تو آپ نے بیکار بحث کیا ہے آئندہ سے بھی اپنا موافق شریعت ہونا ثابت نہیں کر سکیں گے،سمجھئے؟ ظہور ہوں ظہور،کھائی پی سب کو اگلوا لونگا______

آپ سمجھیں نہ سمجھیں عوام مخالف وموافق کوخوب جانتی ہے، وہ آپ کی اور آپ کے نابینا گنگوہی جی کی طرح اندھی نہیں کہ دن چمکتے سورج کا انکار کردیگی۔ اللہ تعالیٰ مخالف کوبھی جانتا ہے اور اس کے منھ سے اس کا اقرار بھی کروالیتا ہے، آپ کی ایک تحریر خود اپنی ہی دوسری تحریر کا مخالف ہوتی ہے، یہی آپ کے مخالف ہونے کی دلیل کافی ہے۔ انسان کا جدا دل الگ دماغ اور آراء کا مختلف ہونا کیا اس بات کی دلیل ہے کہ ہرنتھو خیرے کا اختلاف تسلیم کرلیا جائے گا؟ اور آپ دیوبندیت پر ہی چلیں گے آپ کو معلوم نہیں، بلا چوں چرا تسلیم نہ کرنا بھی تو مذہبی اصول میں ہی ہے، نہیں تو پھر آپ میرے اختلاف کرنے کو کیوں نہیں بلا چوں چرا تسلیم کرلیتے، یہ آپ نے مذہبی اصول کے خلاف کیوں کیا؟ آراء کا مختلف ہونا بدیہی ہے مگر ہر رائے کا مقبول ہونا کب بدیہی ہے، کہ امنا صدقنا ہو، کچھ سمجھتے بھی ہو، کسی اختلاف کا بدیہی ہونا اور ہے اور ایک کیلئے اس کے ہر پہلو پر عمل کرنا کچھ اور۔ مجتہدین کے اختلاف کو مقلدین کے خلاف پر ڈالتے؟ اس کی کیا دلیل خدا کے مربی خلائق ہوتے ہوئے آپ کے رشید احمد کو مربی خلائق تسلیم کیا جائے گا______واہ کیا دلیل! چونکہ مختلف آراء تسلیم کئے جاتے ہیں، اسی لئے گنگوہی جی کا مربی خلائق ہونا اگرچہ خدا سے مختلف مگر تسلیم کرلیا جائے گا، توبہ! توبہ!

گرہمیں ملاہمیں افتاء   کارافتاء خراب خواہد شد

مانتا ہوں اراء کا اختلاف بلا چوں وچرا تسلیم کرلینا صرف مذہبی اصول میں ہی ہوگا، مگر کیا اسلامی مذہبی اصول میں بھی اسے تسلیم کرلیا جاتا ہے، تو پھر یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کے اختلاف کیوں نہ تسلیم کیا گیا، انہیں مسلمان کیوں نہ کہا گیا، **اختلاف العلماء رحمة**۔ وہاں کیوں نہ صادق آیا، اختلاف المجتہد حق پر قیاس کو قیاس مع الفارق کیوں کہا جائے گا؟______اور قرآن جیسے قطعی دلیل کو کیوں بھیجا جب ہر ایک کو قبول کیا جائے گا۔ فیصل کی ضرورت ہے______اگر یہی مذہبی اصول ہے تو اور کسی دوسرے اصول کی ضرورت ہی نہ رہی، پس جو چاہے کرتے جایئے صحیح ہوتو ٹھیک! اختلاف ہوتو کہہ دیجئے کہ اختلاف کو بلا چوں وچرا تسلیم کرنا صرف مذہبی اصول میں ہی ہوتا ہے______ کاش! آپ اپنے اس اصول پر ہی عمل کر دکھاتے، اور میرے کئے اختلاف کو

تسلیم کر لیتے تو بحث کا دروازہ ہی بند ہو جاتا کہ لوگ اچھی طرح جان لیتے اور آپ کی صحبت سے پرہیز کرتے آپ کو بار بار شرمندگی سے نجات مل جاتی ______ آپ پر لازم ہے کہ میرا جواب صحیح ہے تو اس کو مانئے مختلف ہے تو اپنے اصول کو مان کر بلاچوں و چرا اس اختلاف کو تسلیم کیجئے؟ ہر حال آپ کے اگلے پچھلے دونوں دروازے بند ______

جب میرے گھر کے چاروں طرف ضلالت ہی ضلالت پچھم جاؤں تو ضلالت، پورب جاؤں تو مرکز ضلالت، دکھن ضلالت اتر ضلالت۔ ضلالت کے بیچ میں گھیر کر ایمانی مشعل جلائے، ضلالت کی گھنگھور گھٹاؤں کو دور کرنا ہی ہوگا، میرے آقا محمد رسول اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے بھی ابتدائے اسلام میں اللہ کے گھر میں مشعل جلائے اور چاروں طرف سے ظلمات وضلالت کو دور کیا، آقا کرے غلام کیوں چھوڑیں ______

کیا آپ کے الٹ پلٹ کہہ دینے سے میرے جوابات نادرست بن جائیں گے، اگر کہا جائے آپ کے سوالات ہی الٹ پلٹ ہیں تو جوابات کیوں نہ الٹ پلٹ ہوں گے، تو آپ کے منہ میں تالا لگ جائے گا، مگر اہل خرد کی درخواست اہل خرد سے ہے، شا کی سے شکایت کیا ______ آپ نے پوچھا ہے کہ تم نے جوابات کہاں دیئے کہاں چھپائے رکھے ہو شرم نہیں آتی۔ تو سنئے ہم نے جوابات اپنے پرچے میں تمہارے ہاتھ پر دیئے، تم اپنی بند پیٹی میں چھپائے رکھے ہو۔ نکال کر دیکھ لینے میں شرم کیوں آتی ہے، میری شرم دیکھ کر آپ کو کیا فائدہ؟ میری شرم تو آپ اپنی پیٹی میں چھپائے رکھے ہیں، اس میں تمہیں مزہ آرہا ہے، لو چابی لو اپنا تالا کھولو جواب نظر آجائے گا، جواب اپنی گود میں ہی لیکر دیکھو اپنا دل خوش کرو؟ جواب دیکھ نہیں پاتے یہ زندہ جھوٹ ہے، **مَن كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعمٰى،** ______ اپنے ہی کے دوسرے پرچے میں نظر ثانی کر لیجئے؟ غیر متعلق بحث کس نے چھیڑی، دیکھئے پھر سے دیکھئے، سب ملکر دیکھئے، بار بار دیکھئے، آپ تر کی بتر کی کیسے جوابات پائے، پاتے جارہے ہیں، اس پرچے کے ہر ہر سطر میں

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے　　　　کہ عدو کے سینے میں غار ہے

آچھا آپ یہ تو بتائیے کہ صرف اپنے ہی مغالطہ اور سوالات کے جوابات لیں

گے یا میرے سوالات کے بھی جواب دیں گے۔آپ سے سوال کا جواب تصفیۂ پوچھا گیا بولئے آپ نے میرے کس سوال کا کیا جواب دیا،مرثیہ گنگوہی کے اس ناپاک شعر سے متعلق میرے بے شمار ایرادات آپ پر تھے،اس میں سے ایک کا جواب بھی آپ نے بالتعین نہ دیا۔جواب کے نام سے آپ کو سانپ سونگھ جاتا ہے،اور وہی بے جوڑ بے موقع دوایک آیت یا حدیث (میرا دیکھ کر) لکھ مارا،اور اسے ہی میری حدیثوں کا اور آیتوں کا جواب سمجھ لیا،اگر اسی کا نام حدیث دانی ہے،تو ایک جاہل سے جاہل آپ سے زیادہ حدیث جانتا ہے،اور جہاں چاہے جس بات کے ثبوت میں جی چاہے پیش کردیتا ہے،تو کیا وہ عالم ہوجائے گا؟ یا جاہل ہی جاہل رہے گا،کیا قرآن کی ہر آیت اور ہر حدیث ہر ہر بات کیلئے ثبوت ہے_____میں نے پہلے ہی کہا تھا ہم پلہ چاہئے ورنہ بحث نہ ہوسکے گی_____

میری پیش کردہ آیتیں تو آپ کی حرکت آپ کے ہم نواؤں کی مرمت پر پوری پوری صادق آتی ہیں،اس کا یہ کیا جواب کہ دوایک آیت یا حدیث جہاں چاہے لکھ دیئے، کیوں یہ قرآن وحدیث پر تہمت دینا نہیں؟ اچھا یہ تو بتائیے کہ آپ کی اس ذلیل حرکت ہی کے جواز کا کیا ثبوت قرآن وحدیث میں مل سکتا ہے؟ تلاوت کیجئے________

آپ نے یہ بھی پوچھا ہے کہ آپ کے روحانی آباء واجداد نے دین کی کون سی خدمت کی گن کر دکھاؤ______ کتنا تک گناؤں؟______ دین کی تمام تر خدمتیں تو ہمارے ہی آباء واجداد نے کی ہیں،یہ اصحاب ستہ،اصحاب تفاسیر جلالین صاوی، بیضاوی،اصحاب فقہ،ہدایہ،فتح القدیر،شامی،اصحاب اصول فقہ،اصول الشاشی، نورالانوار،حسامی،توضیح تلویح،اور صاحب فقہ اکبر شرح فقہ اکبر،شرح عقائد نسفی،خیالی وغیرھم علمائے حق کون ہیں،ہمارے ہی روحانی آباء واجداد تو ہیں،ان میں سے کسی کا عقیدہ عقیدۂ وہابیہ دیوبندیہ کے مطابق نہیں تھا،ان میں کے کسی مصنف نے بھی کہیں خدا (کا) جھوٹ بولنا ممکن نہ مانا،اسے عیبی نہ جانا،انسان کو خدا کا چہیتا بیٹا،مجبور، جاندار،حادث فانی نہ کہا____ ___ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم کے علم کو جانوروں پاگلوں اور بچوں کے علم سے تشبیہ نہ دیا،شیطان کے علم کو سرکار کے علم سے نہ بڑھایا،چمار

سے زیادہ ذلیل، گاؤں کا چودھری، خاتم النبین (آخری نبی) ہونے کا انکار نہ کیا، نہ ہی نماز میں رسول اللہ کے خیال کو گائے گدھے، مجامعت زوجہ کے خیال سے برا کہا، رسول اللہ کے کلمے کو چھوڑ کر اشرفعلی کا نیا کلمہ پڑھایا پڑھایا وغیرہ وغیرہ کلمات خبیثات، کیا ان علمائے حق میں سے کسی کا عقیدہ ایسا تھا، بولئے؟ میں کہتا ہوں نہیں! اور ہرگز نہیں! یہ تمام برے ناپاک عقائد تقریباً دوسو سال سے آپ کے پیشوائے وہابیہ و دیوبندیہ نے ہندوستان میں پھیلایا ہے، اور اب تک جملہ وہابیان و دیوبندیان اسی کو مانتے اور لکھ کر چھاپتے ہیں، مگر ان علمائے حق جن کی مذکورہ دینی مسلم الثبوت کتابیں ہیں کوئی بھی آپ کے ان برے ناپاک، گندہ عقائد کو نہ مانا، نہ کہیں لکھا۔ نہ ان پر چلنے کو کہا، اور ہم بھی ان عقائد کو نہیں مانتے نہ لکھ کر چھاپتے، نہ ان پر چلتے اور نہ ہی چلنے کی ترغیب دیتے ہیں تو ہمارا عقیدہ اور ان کا عقیدہ بالکل برابر ہوا اور انہیں کے کتابوں پر ہم چلتے، تو ضرور یہ حضرات ہمارے پیشوا ہوئے، آپ ہم سے جلتے ہیں تو در پردہ ان بزرگان دین سے جلتے ہیں، ہمیں گمراہ کہتے ہیں تو (معاذ اللہ) در پردہ انہیں بزرگ ہستیوں کو گمراہ کہتے ہیں ، اور اپنی شرم بچانے کیلئے ان علماء کا نام لیکر اپنی گردن چھوڑاتے ہیں، مگر یاد رکھئے شرح فقہ اکبر میں ہے فرماتے ہیں کہ جو عالم کو عویلم صیغہ تصغیر کے ساتھ یاد کرے تو وہ کافر ہے، جب عالم حق کو تصغیر کے ساتھ یاد کرنے میں آدمی کافر ہو جاتا ہے، تو گمراہ ماننے پر تو سب سے بڑا کافر ہو جائے گا____مَنْ قَالَ لِعَالِمٍ عُوَيْلِمٌ اَوْ لِعَلْوِيٍّ عُلَيْوِيٌّ اَیْ بِصِيْغَةِ التَّصْغِيْرِ فِيْهِمَا لِلتَّحْقِيْرِ كَمَا قَيَّدَهٗ بِقَوْلِهٖ قَاصِدًا بِهِ الْاِسْتِخْفَافُ كَفَرَا--

آپ کے مترجمین نے قرآن کی کیا خدمت کی، آپ سے زیادہ معلوم ہے، دیکھئے اور لکھ کر اپنے گلے کا تعویذ بنائیے-

پارہ 9 رکوع 18 آیت۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ ترجمہ محمود الحسن دیوبندی:۔ اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے،،

مکر کو داؤ سے تعبیر کیا گیا، جو نہ صرف لغوی مفہوم کے خلاف بلکہ اس سے شکوک وشبہات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

پارہ11 رکوع8 آیت:۔قُلِ اللّٰہُ اَسرَ عُ مَکرًا۔
ترجمہ محمود الحسن:۔،، کہہ دے کہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلے،،
زیر آیت مکر کا معنی حیلے کیا ہے، جس کی خدا سے نسبت کسی طرح بھی جائز نہیں______
پارہ13 رکوع12 آیت:۔وَقَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلِلّٰہِ الْمَکْرُ جَمِیْعاً۔ترجمہ مذکور______اور فریب کر چکے ہیں وہ جو ان سے پہلے تھے، سو اللہ کے ہاتھ میں ہے سب فریب،، اس آیت میں بھی مکر کو فریب کے معنی میں لیکر سارا (فریب) خدا کی ذات پاک کو سونپ دیا گیا، اس طرح عام لوگ یہ مفہوم سمجھ سکتے ہیں کہ سب سے بڑا فریب کار خدائے قدوس ہے، وَالعِیَاذُبِاللّٰہِ تَعَالٰی، ان کے سوا بہت سی آیتوں میں خدا پر عیب لگایا ہے۔
پارہ16 رکوع16 آیت:۔وَ قَضٰی اٰدَمُ رَبَّہ فَغَویٰ۔
ترجمہ عاشق الٰہی میرٹھی______اور آدم نے نافرمانی کی اپنے رب کی اور گمراہ ہوئے۔
مولوی عاشق الٰہی میرٹھی کے ترجمہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے دو باتیں منسوب ہوگئی ہے، (۱) نافرمانی (۲) گمراہی۔ اور دونوں افعال عصمت انبیاء کے خلاف ہیں۔
پارہ19 رکوع6 آیت:۔قَالَ فَعَلتُھَا اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْن۔
ترجمہ تھانوی۔ موسیٰ نے جواب دیا کہ (واقعی) اس وقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور بڑی غلطی ہوگئی تھی،،
ضلالت کا ایک معنی راہ سے بے خبر ہونے کے ہیں، اس آیت میں ضآلین کا لفظ ان ہی معنوں میں استعمال ہوا ہے، مگر تھانوی جی نے اسے،، بڑی غلطی،، کا مفہوم دیدیا اس طرح موسیٰ علیہ السلام کی عصمت پر حرف آ گیا۔
پارہ26 رکوع6 آیت:۔وَاستَغفِرْ لِذَنبِکَ وَلِلمُومِنِینَ وَالمُومِنَات۔
محمود الحسن،، اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کیلئے،،
ترجمہ تھانوی۔ آپ اپنی خطاء کی معافی مانگتے رہئے سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کیلئے بھی،، آپ کے محمود الحسن اور تھانوی جی نے اپنے ترجموں میں ایسے الفاظ استعمال کئے کہ حضور سرکار کائنات ﷺ کو معاذ اللہ خطا کار بناڈالا______ان

مترجمین نے لفظ کے لغوی معنی جان لینے کا نام قرآن دانی رکھ لیا ــــــــــ نہ جانے مفسران کرام نے اتنی تفسیریں اس کے لئے کیوں لکھیں ــــــــ ذرا غور تو کیجئے؟ ان غیر محتاط تراجم کے مطالعہ سے ایک عام مسلمان یا ایک غیر مسلم کیا تأثر لے سکتا ہے، یہی کہ اللہ سبوح وقدوس فریب کار اور حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم بلکہ انبیاء علیہم السلام کا دامن بھی خطاؤں سے پاک نہ تھا، کیا یہ تراجم دشمنان اسلام کے ہاتھ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ایک مضبوط ہتھیار تھما دینے کے موجب نہ ہوں گے؟ کیا ان تراجم سے اللہ کے عیبی نہ ہونے اور عصمت انبیاء کے مسلمہ عقیدے مجروح نہ ہونگے، یہ ہے آپ کے آباء واجداد کی دینی قرآنی خدمت ــــــــ

اگر خدمت دین اسی کا نام ہے تو پھر آپ کے روحانی آباء واجداد سے زیادہ تو عیسائی، شیعہ، رافضی وغیرہ نے کی ہیں، عیسایوں رافضیوں نے تو آپ لوگوں سے زیادہ تراجم اور دینی کتابیں لکھی ہیں۔ آپ اسی میں فخر وکمال کرتے ہیں تو آپ سے زیادہ کمال تو عیسایوں نے دیکھایا (دکھایا) ہے تو کیا ان کا کفران خدمتوں سے اٹھ جائے گا، یا توبہ کرنا ہوگا ــــــــ

بولئے؟ البلاغۃ الواضحہ میں کس جگہ یہ لکھا ہے کہ کسی مخلوق کو مربی خلائق ماننا درست ہے؟ اور مربی خلائق کا لفظ رب العلمین کا ہم معنی نہیں اور نابینا گنگوہی جی مربی خلائق ہے ــــــــ بے ثبوت حوالہ پیش کرنے میں آپ کو کیوں شرم نہیں آتی، سوالات کے جوابات ہضم کر گئے اور ڈکار بھی نہ لئے، دو سطر لکھنا نہیں آتا، چلے نام کیلئے قلم گھمانے، اگر قلم پکڑنا نہیں آتا تھا تو اپنے موکلیں کو صاف سنا دیتے کہ ہم سے پار نہیں لگے گا ــــــــ اگر اپنے نام کے شہرت کی ہوس ہے تو اپنا نام کالی سیاہی سے جلی قلم میں لکھ کر ہاٹ بازار اور چوڑاہوں میں لٹکا دیجئے؟ ہم بھی آپ کو مولوی مشہور صاحب کہکر پکارا کریں گے، آپ کے سر سے مجہول کا پردہ بھی اٹھ جائے گا، تو لوگ آپکی طرف مائل ہوجائیں گے، کمائی میں اضافہ بھی ہوتا رہے گا، بحث میں آپ کو خواہ مخواہ ذلت ہو رہی ہے ــــــــ

آپ کہتے ہیں،، تم کو تو اس قرآن و حدیث میں غور وفکر کا موقع ہی کیا ملتا

ہے،اگر ملتا ہے تو قبر پرستی،الزام تراشی اور کافرسازی ولفاظی کا،،مولوی عبدالرحیم صاحب! قرآن کی شان تو تبیانا لکل شئی و تفصیل کل شئی، ہے پھر بھی آپ ہر وقت اس میں غور وفکر کرنے کہتے ہیں،قرآن کو مغلق مانتے ہیں ظاہر نہیں جانتے ـــــ ـــــ احترام قبر اور قبر پرستی میں فرق نہیں سمجھ پاتے،اظہار کفر اور کفرسازی میں امتیاز نہیں کر پاتے اور دوسروں کو بلاثبوت قبر پرستی اور کفرسازی کا الزام لگاتے ہیں؟ چلو! اپنے گھر کی خبر لو۔آپ کے اسیر مالٹا محمود الحسن دیوبندی گنگوہی جی کی قبر کعبہ شریف میں پہونچکر تلاش کرتے ہیں۔

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے جوق وشوق عرفانی

مرثیہ ص؛13

جناب! یہ کتنی بڑی قبر پرستی ہے؟ ـــــ!! آپ کے امام الوہابیہ ملا اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان ص96 میں لکھتے ہیں۔

،،اللہ آپ ہی ایک ایسی باؤ(ہوا) بھیجے گا،کہ سب اچھے بندے جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا مرجائیں گے،آگے لکھتے ہیں، ـــــ سو وہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا،، ـــــ یعنی وہ ہوا چل گئی،اچھے ایماندار بندے مرگئے، تمام کافر ہی رہ گئے،،

دیکھا آپ نے آپ کے پیشوا کی کیسی کافرسازی ہے کہ پوری دنیا کو کافر کہہ رہے ہیں،جس میں آپ اور تمام وہابیان دیوبندیان بھی ہیں، بلکہ آپ کے اسماعیل صاحب تو بڑے کافرساز کہ خود کو بھی کافر ہی بتا رہے ہیں، کیوں کہ جب وہ ہوا چل گئی تو یہ جناب دنیا ہی میں زندہ موجود تھے،اور اب تک دونوں ہی ان کی اتباع کرتے ہیں۔

آپ لوگ خود سب سے بڑے قبر پرست اور کافرساز ہوتے ہوئے بھی دوسروں کو الزام دینے میں کچھ بھی شرم وحیا نہیں کرتے، صحیح ہے ن۔ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن ـــــ بوجھ کیا چکی کا پاٹ ـــــ آیت کریمہ،یَومَ تَقُومُ السَّاعَۃ۔اور

مربی خلائق سے کیا نسبت؟ یہ قیاس مع الفارق ہے، آپ مغالطہ میں پڑے ہیں____ معلوم ہوتا ہے آپ کے پاس سمجھ نام کی کوئی چیز نہیں، الم گلم بولتے چلے جاتے ہیں _____ جب روئے بدرا آئینہ بیکار ______ تو ضرور کہے گا۔ خوئے بدرا بہانہ بسیار ______ مصرع کا عین کا سر صاف ظاہر نہ ہونے کا جس کو آپ کی عین دیکھ نہ سکی تو آپ کا سر کیوں صاف چکرا گیا، آپ کو یہیں اٰمَنَّا صَدَّقنا عَلٰی الرَّاسِ وَ العَین پر ایمان لانا چاہئے تھا، اور میرے راس عین کو اپنی عین سے دیکھ کر راس (سر) سے سمجھتے؟ معلوم ہوتا ہے آپ عین کا کورا، راس کا کوڑ ہیں، یا بے ایمانی عین (چشمہ) غیر تصدیقی راس کو بہا لے گئی ہے ______!! اب سے ایمانی عین تصدیقی راس پیدا کیجئے؟ تا کہ جنت راس آئے اللہ آپ کیلئے عین (چشمہ) بہائے ______ عقائدالباطلہ (برتقدیر حذف موصوف) کے مرکب اضافی بننے میں کیا استحالہ ہے کہ توصیفی ہی مانا جائے گا، (آپ جیسے) اقوام باطلہ کے عقائد کیوں نہ مراد لئے جا سکتے ہیں۔

کہیں آپ نے جنگ (غیر عربی) کو الف لام کا محل بنایا ہے کہیں املا میں غلطی (بالخصوص عربی میں) کہیں نمبر شمار میں (ہ) کی جگہ (ذ) لکھ مارا۔ بے شمار اغلاط جس کا شمار کرنا ناممکن پھر بھی ہم نے وقت کی بربادی کے ڈر سے فروعی بحث کو نہ چھیڑا اور قلم ناسخ سمجھ کر چھوڑ دیا۔

کیا یہ بھی کوئی اعتراض کرنے کی بات ہے، اصل بحث سے جان چھڑانے کیلئے یہ سب بیکار بحث کو کیوں چھیڑتے ہو، تمہیں تو کوئی قتل کرتا نہیں، کہہ دو کہ مجھ سے نہ ہو سکے گا، معاوضہ ہی کا ڈر ہے تو خدا رازق ہے، اس پر بھروسہ رکھو، حلال روزی کہیں بھی مل جائے گی، پیٹ ہی کیلئے اپنی غیرت کیوں گنواں رہے ہو۔

ہر بار میرا سوال بھول جاتے ہو؟ کیوں؟ نوٹ کرو؟ کیا خدا کا بیٹا ہے؟ اللہ کوئی جاندار ہے؟ اس کے پاس شعور ہے؟ خدا عیبی ہوسکتا ہے؟ کیا شیطان کا علم رسول اللہ سے زیادہ ہے؟ کیا سرکار خاتم النبین نہیں؟ وہ چمار سے زیادہ ذلیل ہیں؟ وغیرہ وغیرہ کلمات خبیثات۔ اپنے گلے کی ہڈی کو چھڑاؤ؟ سوال کا جواب دیئے بغیر کپرے نہ چھوٹیں گے _____ یہ کوئی وعظ کی مجلس نہیں کہ جاہل عوام کو سامنے بیٹھا کر جو سوزق زق بق بق

کرتے جائیں گے،عوام بیٹھی سنتی جائے گی۔

مولوی جی! یہ تو میدان مباحثہ ہے!______نئے خرافات سے پر نیا پرچہ بھیجنے پر الٹے آپکے منھ میں مارا جائے گا اس کا جواب وہی کافی ہے، افسوس کہ آپ مناظرہ کی محفل میں ایسی حرکت کرتے تو پبلک آپ کے چہرے اور سر کے بال نوچے بغیر نہ چھوڑتی ____جب آپ لوگ کسی بات کا جواب دے ہی نہیں سکتے تو نئی نئی بات پھیلا کر پبلک میں فساد کیوں پھیلا رہے ہیں، پیسے کی لالچ میں انگریزی پالیسی کیوں چلا رہے ہیں، مگر یاد رکھئے دوسرے کے مارنے کے چکر میں خود بھی مر جائیں گے، انگریز خود ہی آپ پر مسلط ہو جائے گا، چت کر کے چھوڑے گا______ ہندوستان آپ ہی جیسے پیسہ خوروں کی وجہ سے فساد میں گھر کر برباد ہو جائے گا، اللہ ہندوستان کو آپ لوگوں کے فساد سے بچائے۔

وَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا بِمَا عَمِلُو______(پ25 شروع)

❑❑❑

مسلسل علاج کے بعد

کُلُّ نَفس ذَائِقۃُ المَوت

786/92

محترمی موکل صاحبان بمعرفت قاصد صاحب ______ ہدیہ سلام مسنون

گزارش ہے کہ آپ حضرات نے جو وکیل الدین نامی پرانے دل کے مریض کو میرے اسلامیہ اسپتال میں علاج کے لئے بھیجا تھا----سچائی کی دو گولیوں کو برداشت نہ کرسکا، کمر کا بھی مریض ہوگیا، اس کا بھی نسخہ بنا کر دیا، اسے بھی اگل دیا، رفتہ رفتہ سکھنے لگا ہڈی پسلی نکل آئی مہربانی کا آلہ لگا کر دیکھا ہر جوڑ پہ بے ایمانی کا گھن لگ گیا تھا، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی الغرض مومن کامل بنانے کے علاج میں اپنے اقراری کفر کے ساتھ ہی مارا گیا، موکل حضرات کو معلوم کہ بہت جلد اپنی لاش گھر اٹھا لے جائیں، اور اس کی ہڈی پسلی گوشت پوست کو بے ایمانی کے کفن میں لپٹ کر فِی نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدِینَ فِیھَا کی مرگھٹ میں لے جا کر جلا دیں ______ اور بے ایمان کی شکست کا نعرہ لگاتے ہوئے گھر واپس ہوجائیں۔ مَن یُّضلِلِ اللہُ فَلَاھَادِیَ لَہ۔ فقط

برہان الدین غفرلہ

محمد آباد روڈ الہ آباد سیٹی رضا منزل کے سامنے۔ پن نمبر ______ 786 بکس نمبر 92 ______

نوٹ

امید کہ اپنے مردہ کو بہت جلد لے جا کر اسلامیہ اسپتال کو گندگی سے محفوظ رکھیں گے۔

محمد ظہور حسن رضوی

آباد پور

23/ستمبر 1984ئ
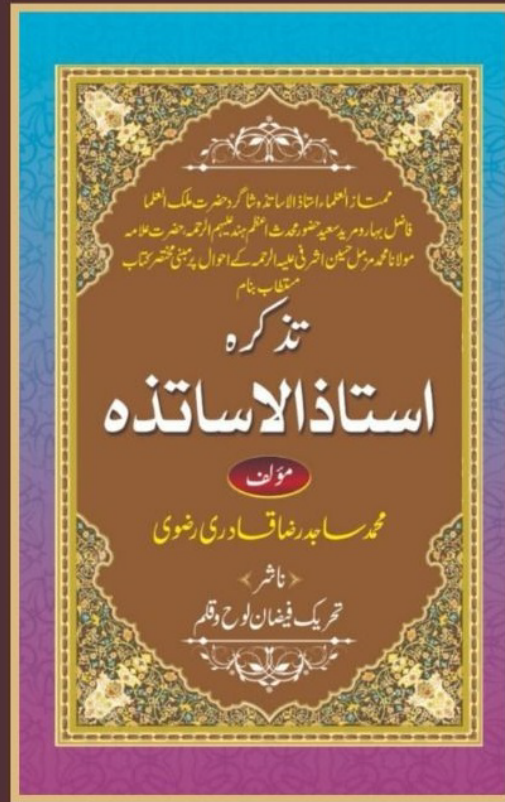
Nashir

Tehreek-e-Faizane Lauh wa Qalam

Jaganath pur (Belwa), Abadpur Barsoni,

Katihar, Bihar - 855102